UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234419
UNIVERSAL
LIBRARY

۱۱۹۹

یہ عجایب کتاب تصنیف حضرت

ابوالفدا اسمٰعیل بادشاہ ملک حماۃ کا اردو ترجمہ ہے موسوم بہ

تاریخ ابوالفدا اردو

جلد دوم

مطبوعہ مطبع افغانی شہر امرتسر ملک پنجاب

در سنہ ۱۳۱۱ ہجری مطابق سنہ ۱۹ عیسوی

باہتمام

نیاز علی خاں سوداگر تاجر کتب مالک

مطبع افغانی المرتسر حال بازار مکان نمبر ۱۱۵۲

تاریخ ابوالفدا اردو

انسان کو شرف جمیع حیوانات بفضل عقل کے سبب سے ہے کیونکہ وہ عقل کے وسیلے سے بہت امور مخفیہ و بعیدہ کو معلوم کر کے اونکے نتایج نیک بد کا انتظام کر لیتا ہے جس سے اپنی ذات اور دیگر مخلوقات کو نہایت فائدہ پہنچتا رہتا ہے چونکہ یہ کام بہت دیدہ اور نہایت مہلت طلب ہے اور عمر و طاقت بشری اوسکے مقابلہ میں نہایت کم ہے اس وجہ سے تمام امور کا تجربہ و عمل ہر شخص بذات خود نہیں کر سکتا بلکہ ایک دوسرے کے اقوال و افعال کے دید شنید سے نمونہ حاصل کر کے بہت ترقی کر سکتا ہے چنانچہ اسی سبیل سے آجکل وجود ہ ترقی ہو چکی ہے اور اگر زمانہ کی آب و ہوا اچھی ہے جیسا کہ آجکل دنیا کے اکثر حصوں میں ترقی کی رفتار نہایت تیزی پر ہے تو کچھ عرصہ میں ایسی بڑی ترقی کی امید ہے جو اس زمانہ کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہے پس ہمیشہ انسانوں کے تمام افعال و اقوال و رسوم و طریق معاشرت کی یادداشت آیندہ زمانہ کے انسانوں کیواسطے نہایت مفید و ضروری ہے یادداشت تجربات طبعیات کو علم حکمت اور حساب کے تجربات کو ہندسہ اور ہیئت و فلکیات کو علم ہیئت و نجوم کہتے ہیں اسیطرح ہر فن کے متعلق یادداشت کا کوئی نام مقرر کیا جاتا ہے۔ ایک خاص اعلیٰ طبقہ کے اشخاص جو کمال عقل و طاقت بشری کی وجہ سے بہت لوگوں پر غالب ہو کر کسی حصہ دنیا پر کچھ عرصہ کے لئے قابض حاکم اور پیشوا رہے ہیں اونکے حالات کو علم تواریخ کہتے ہیں۔ چونکہ ایسے اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے افعال و اقوال سے جنس انسان کو ہمیشہ سخت تعلق ہے اور اونکے حالات میں اونکے زمانہ کے اکثر حالات بھی معلوم ہو جاتے ہیں اسلئے علم تواریخ کی ضرورت و فوائد کا اندازہ نہیں ہو سکتا بشرطیکہ حالات صحیح و قرین عقل نمونہ کے قابل ہوں لیکن غلط بیانات کی تاثیر برعکس نقصان ہے اسواسطے ہر ایک قدیم زمانہ کے لوگوں نے بیشمار کتب علم تاریخ مختلف زبانوں میں تصنیف کی ہیں جنمیں سے ہزاروں موجود ہیں اور ہزارہا اسطرح سے نایاب ہو گئی کہ خود غرض جابروں کی جہالت اور متعصب بے انصافوں کے ظلم اور طول زمانہ کے حوادث و انقلابوں سے بالکل تلف ہو گئی ہیں کتاب تاریخ ابوالفدا جو سرگذشت عالم کا دریا اور امور دینی و دنیوی کا رہنما ہے اوسکے دلپذیر اور عبارت دلچسپ ایسا کہ گویا غذائے روح اور قوت ایمان ہے اور عبرت و نصایح کا سرچشمہ ہے تحقیقات اسکی یہ کہ آج ہزار برس واقعات کا جدا جدا نام رکھیں اور واقعات ایسے صحیح درج کیے ہیں جنکی میزان ملاحظہ میں موفق نہیں آسکتا نہایت صحیح و معتبر عجیب مفید عام کتاب ہے یہ کتاب ۷۳۲ھ کے زبان عربی میں تصنیف ہوئی تھی اور نام اوسکا **المختصر فی اخبار البشر** رکھا گیا اور ۱۵۲۹ء میں فارسی زبان میں ترجمہ ہوا اوسکا نام **خلاصۃ الاخبار** رکھا گیا اور ۱۸۴۶ء میں مولوی کریم الدین نے بمدارس سررشتہ تعلیم پنجاب زبان اردو میں اسکا ترجمہ کیا اور نام اسکا **ریاض الاخبار ترجمہ تاریخ ابوالفدا** رکھا اب ۵۰ سال کے بعد درمیان ۱۳۱۵ ہجری نبوی مطابق ۱۸۹۹ء کو راقم نے اسکو بڑی محنت سے طبع کر کے پبلک کتاب تصنیف کی ہوئی حضرت ابوالفدا اسمعیل بادشاہ ملک حماۃ کی ہے جو نہایت عادل سخی و شجاع و عاقل و فاضل علوم مختلفہ اور مصنف بہت سی کتب تواریخ و علوم مشکلہ و فنون عجیبہ و صنایع مفیدہ کا ہے۔ مدت دراز تک سلطنت کر کے ساٹھ برس کی عمر میں اپنی پیشگوئی کے مطابق درمیان ۷۳۲ھ ہجری نبوی کے ملک حماۃ میں رہی ملک بقا ہوئے۔ بادشاہ موصوف نے لاکھوں روپیہ کے خرچ اور سالہا سال کی محنت سے اسکو تصنیف کیا تھا کتاب کے دیباچہ میں یہ سب حالات درج ہیں۔ یہ کتاب مستطاب باوجود ایسے اوصاف کے ایسی نایاب تھی کہ اہل ہند اسکے فوایدسے بے بہرہ تھے راقم کی کوشش بلیغ سے اسکی تین جلدیں چھاپی گئی ہیں جس قدردان کو اسکا شوق ہو یہ موقعہ غنیمت جانکر راقم سے بارسال قیمت و محصول کے طلب فرمائیں

جلد اول جس میں تواریخ قدیمہ پیدایش آدم سے زمانہ عرب متعربہ تک کے صحیح ترتیب وار حالات ہیں قیمت فی جلد عہ محصول ۴ر

جلد دوم جس میں پیدایش محمد الرسول اللہ کے زمانہ سے لغایت ۱۳۲ ہجری تک کے صحیح مفصل ترتیب وار سالانہ حالات عجیب قیمت فی جلد عہ محصول ۴ر

جلد سوم جس میں ابتدائے ۱۳۳ ہجری شروع سلطنت بنی امیہ سے ۴۰۰ ہجری سلطان محمود غزنوی کے عہد تک کے صحیح مفصل ترتیب وار سالانہ حالات ہیں قیمت فی جلد عہ محصول ۴ر

راقم **نیاز علی خاں سوداگر تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر**

مختصر فہرست مضامین کتاب تاریخ ابوالفدا اردو جلد اول و دوم و سوم کی

اور مفصل فہرست مضامین کامل کتاب کے شروع پر جُدا شامل ہوگی

پہلی جلد کی فہرست کے ہر سطر کے اخیر میں اون سالوں کی تعداد ہے جو زمانہ ماقبل سنہ ہجری نبوی کے گذرے ہیں۔

مضامین مختصر جلد اول

	صفحات کتاب سے تک	
حالات حضرت بادشاہ مصنف وعجیب کیفیت تالیف وتصنیف کتاب ہذا	صفحہ ۱ سے ۶ تک	۰
مقدمہ کتاب علم تواریخ واقوال مورخین کی تشریح واختلافات کے بواعث		
وطریق مطابقت آنہا وقیاس وحساب	۷ سے ۱۵ تک	۰
دس اقسام سنہ ہائے مروجہ اقوام دُنیا کا عجیب نقشہ اور طریق مطابقت وفوائد ہر یک کے	۱۶	۰
فصل پہلی تواریخ قدیمہ پیدائش حضرت آدم سے زمانہ نوح تک کے ترتیب وار حالات	۱۷ سے ۲۰ تک	۶۲۱۶
حضرات نوح وحضرت ہود وصالح اور اونکی اولاد ونسل وزمانوں کے حالات	۲۳ سے ۳۰ تک	۴۵۷۴
حضرات ابراہیم خلیل اللہ ولوط واسماعیل واسحاق ویعقوب ویوسف وغیرہم کے جملہ حالات	۳۱ سے ۴۶	۳۳۲۳
حضرات موسیٰ ویوشع ویونس وبنی اسرائیل اور اونکی بادشاہتوں کے جملہ حالات ۔	۴۷ سے ۷۹	۲۳۴۸
حضرات عیسیٰ ابن مریم وذکریا ویحییٰ وغیرہ اور اونکے زمانوں کے مفصل حالات	۸۰ سے ۸۹	۴۹۴
ترجمہ ہوا توریت وکتب سماویہ وویرانی بیت المقدس وبربادی سلطنت یہود	۹۰ سے ۹۴	۱۳۶۹
فصل دوسری بادشاہان فارس کی چار طبقات اور ہر طبقہ کے سلاطین کے حالات	۹۵ سے ۱۱۲	۱۰۰۰
سکندر وفیلبس وملوک طوائف ودیگر شاہان فارس کے حالات	۱۱۳ سے ۱۴۲	۶۵۲
فصل تیسری مصر کے فرعونوں اور یونان کے بادشاہوں اور روم سے قیصر وحالات انکے	۱۴۳ سے ۱۶۲	۳۱۰
فصل چوتھی آغاز سلطنت عرب اور اونکے سلاطین وقبایل ورسوم ولڑائیاں	۱۶۳ سے ۱۹۶	۱۰۰
فصل پانچویں ممالک دنیا کی کل مذاہب وسوم مختلفہ مروجہ کی پیدائش وعقایدہ وحالات مختصر	۱۹۷ سے ۲۶۰	زمانہ محمدی تک

مختصر فہرست مضامین جلد دوم

محمد رسول اللہ کی ولادت وپرورش اور نسب نامہ مفصل وغیرہ تاریخی حالات	۱ سے ۷ تک	۵۳ سے ۲۹ تک
رسول اللہ کا تجارت ملک شام اور بی بی خدیجہ سے نکاح اور کمر اخیر کعبۃ اللہ	۸ سے ۱۰	۲۸ سے ۲۴ تک
محمد رسول خدا کا کار رسالت پر مامور ہونا اور سب سے پہلے مسلمانوں کے جملہ حالات	۱۱ سے ۱۵	۱۳ سے ۱۰ تک
قوم قریش کا مسلمانوں کو ایذا رسانی اور وفات ابوطالب وبی بی خدیجہ اور ہجرت اول	۱۶ سے ۱۹	۹ سے ۲ تک
شب معراج اور بیعت اول ودوم اور انصار وصحابہ کے ابتدائی حالات	۲۰ سے ۲۳	اکیسواں سال قبل ہجرت
ہجرت رسول اللہ ودوست اونکے ۔ اور تواریخ سنین مروجہ عالم کی شرح ومقابلہ	۲۴ سے ۲۸	اول سال ہجری
مسلمانوں کا برادرانہ عہد وتبدیل قبلہ نماز کا وجنگ بدر ودیگر غزوات	۲۹ سے ۳۴	سنہ ۲ ہجری
غزوات جنگ بدر ثانی وجنگ احد وجنگ بر جیع ودیگر حدیث حارث	۳۵ سے ۴۷	سنہ ۳ ہجری
جنگ خیبر وبیعت رضوان وصلح قریش وبی بی عایشہ پر تہمت زنا	۴۸ سے ۵۳	سنہ ۷ ہجری
فتح مکہ معظمہ ورسول اللہ کے قاصدوں کا اطراف کے بادشاہوں کے پاس جانا	۵۴ سے ۶۰	سنہ ۸ ہجری
غزوات جنگ بنی حزیمہ وجنگ حنین وطایف وتبوک وحج الوداع وغیرہ	۶۱ سے ۷۰	سنہ ۹ ہجری
وفات رسول خدا وتکفین وتجہیز وعمر وحلیہ واوصاف واخلاق حضرت کے کل حالات	۷۱ سے ۷۵	سنہ ۱۱ ہجری

	صفحہ کتاب	سنہ ہجری
تعداد ازواج واولاد واصحاب وحنیان وبتیار وغزوات رسول اللہ کے حالات ومدارج	۷۹ سے ۷۹	سنہ ۱۱ ہجری
خلافت ابوبکر صدیق اور انتظام اور اون کی وفات کے حالات	۸۰ - ۸۶	سنہ ۱۳ ہجری
خلافت حضرت عمر فاروق اور اونکے عدل وفتوحات ممالک وشہادت کے حالات	۸۷ - ۹۶	سنہ ۲۴ ہجری
خلافت حضرت عثمان اور انتظام اور اونکی شہادت کے حالات	۹۷ - ۱۰۵	سنہ ۳۵ ہجری
خلافت حضرت علی اور انتظام وجنگ ہا وشجاعت وفضایل وشہادت اونکی	۱۰۶ - ۱۲۶	سنہ ۴۰ ہجری
خلافت امام حسن اور اونکی شہادت وبنی امیہ کی خلافت	۱۲۷ - ۱۳۶	سنہ ۴۱ ہجری
خلیفہ معاویہ کی حکومت وحالات اور اوسکی وفات	۱۳۷ - ۱۳۸	سنہ ۶۰ ہجری
خلافت یزید ابن معاویہ وشہادت امام حسین وغیرہ حالات	۱۳۹ - ۱۴۴	سنہ ۶۱ ہجری
یزید کی حکومت اور وفات اور اوسکے بیٹے کی خلافت ووفات	۱۴۵	سنہ ۶۵ ہجری
خلافت مروان وعبدالملک عبداللہ وقتل مروان وغیرہ	۱۴۶ - ۱۵۰	سنہ ۶۶ ہجری
خلافت مصعب عبدالملک ولید ووفات کے حالات	۱۵۱ - ۱۵۶	سنہ ۶۸ ہجری
خلافت سلیمان وعمر اور اونکی حکومت ووفات کے حالات	۱۵۷ - ۱۶۰	سنہ ۹۷ ہجری
خلافت یزید ثالث وہشام اور اونکی وفات وغیرہ حالات	۱۶۱ - ۱۶۵	سنہ ۱۰۱ ہجری
خلافت ولید ومروان ابن محمد اخیر خلفائے امیہ کے حالات	۱۶۶ - ۱۷۳	سنہ ۱۲۶ ہجری
خلافت ولید ومروان وغیرہ کا قتل عام وخاتمہ خلافت بنی امیہ کی	۱۷۴ - ۱۷۶	سنہ ۱۳۲ ہجری

مختصر فہرست مضامین جلد سوم

خلافت سلاطین عباسیہ کا آغاز خلیفہ سفاح ومنصور وغیرہ سلاطین کے حالات	۱ سے ۴	سنہ ۱۳۲ ہجری
سلطان محمد وابراہیم وامام جعفر صادق وغیرہ کے حالات وامام ابوحنیفہ وابومسلم وغیرہ	۵ - ۹	سنہ ۱۴۳ ہجری
خلافت مہدی وہادی رشید کے حالات وقتل امام موسیٰ کاظم وسادات	۱۰ - ۱۹	سنہ ۱۵۹ ہجری
خلافت یعنی سلطنت مامون رشید وطاہر کے حالات ووفات اکثر بزرگان اسلام	۲۰ - ۳۸	سنہ ۲۱۸ ہجری
باد شہابت معتصم وعباس عجیب مرض المرگ وسیرت مامون رشید ودیگر فتوحات وحالات	۳۹ - ۴۳	سنہ ۲۱۹ ہجری
سلطنت شاہ واثق وجعفر متوکل ومنتصر ومستعین ومہتدی اور اون کا خاتمہ	۴۴ - ۶۰	سنہ ۲۲۸ ہجری
سلطنت خلیفہ معتمد علی اللہ ونصر ویعقوب واحمد وغیرہ سلاطین کے حالات	۶۱ - ۷۲	سنہ ۲۵۶ ہجری
سلطنت خمارویہ ومعتضد ومکتفی باللہ ومقتدر وزیادت اللہ وفتوح افریقہ	۷۳ - ۸۱	سنہ ۲۸۲ ہجری
سلطنت سادات بنی فاطمہ کہ عبید اللہ ومہدی وعبداللہ شیعی وغیرہ کے حالات	۸۲ - ۹۰	سنہ ۲۹۷ ہجری
سلطنت سادات کا خاتمہ اور خلیفہ قرامطہ وغیرہ بادشاہان ومکہ معظمہ میں فساد	۹۱ - ۱۰۹	سنہ ۳۰۷ ہجری
سلطنت بنی بویہ کا آغاز وقاہر باللہ کا زوال وبنی کاذب کا قتل وفتوح افریقہ	۱۰۲ - ۱۰۶	سنہ ۳۲۲ ہجری
سلاطین بغداد وشام وخلیفہ اخشید ومرداویج کا جلوس وقتل وغیرہ کے واقعات	۱۰۷ - ۱۱۷	سنہ ۳۳۴ ہجری
سلطنت سامانیہ شاہ نصر ابوالی یزید وسیف الدولہ وناصر الدولہ ومنصور وعلوی وغیرہ	۱۱۸ - ۱۲۶	سنہ ۳۳۲ ہجری
سلاطین روم پر فوج کشی وفتح اسلام وجمر اسود کا پھر لیکر مکہ میں رکھنا اور جنگہائے عظیم	۱۲۷ - ۱۳۲	سنہ ۳۳۸ ہجری
غلبہ روم اہل اسلام وغیرہ پر وخلافت ملک اندلس وسلطنت سیف الدولہ وناصر الدولہ	۱۳۳ - ۱۴۸	سنہ ۳۵۱ ہجری
فتح اہل اسلام روم کو قتل شاہ روم وخلافت معز الدولہ وقمرعوبہ وجنگ شام	۱۴۸ - ۱۵۰	سنہ ۳۶۵ ہجری
خلیفہ رکن الدولہ کا ایران پر غلبہ اور افتگین کا دمشق پر اور بختیار کا بغداد پر	۱۵۱ - ۱۶۰	سنہ ۳۶۷ ہجری
خلفائے بغداد ومصر وعراق وکوفہ وغیرہ کے حالات اور سلجوقیان کی غزنی پر حکومت اور سلاطین بخارا وخراسان کے حالات وابتدائے دولت مروان	۱۶۱ - ۱۶۸	سنہ ۳۸۱ ہجری
سلاطین کیانیہ بہاء الدولہ اور یمین الدولہ یعنی سلطان محمود غزنوی کے غصب سلطنت وفتوحات خراسان وہندوستان کے حالات	۱۶۹ - ۱۷۶	سنہ ۳۸۸ ہجری تک

تمام شد جلد سوم

مطبوعہ مطبع افغانی امرتسر باہتمام نیاز علی خاں تاجر کتب مالک مطبع مذکور

اصل عربی زبان سے

تاریخ ابوالفدا کا ترجمہ اردو

جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان ہے محمد مصطفےٰ کا

بیان ہے پیدائش محمد مصطفےٰ صلعم اور شرافت بیت طاہرہ آنجناب کا واضح ہو کہ محمد رسول اللہ صلعم کے والد کا نام **عبداللہ** ابن عبدالمطلب ہے حضرت عبداللہ کی پیدائش اصحاب فیل کے آنیسے پچیس ۲۵ برس پیشتر ہوئی تھی عبدالمطلب اونکے باپ حضرت عبداللہ کو بہت پیار کرتے تھے اور باعث اسکا یہ تھا کہ یہ لڑکا اونکی اولاد میں سب سے خوبصورت اور پارسا سیرت تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ والد رسول اللہ صلعم بموجب ارشاد اپنے باپ عبدالمطلب کے بطور مسافرت کہیں گئے تھے جبکہ مقام یثرب کے پاس پہنچے بتقاضائے پیغام اجل طایر روح اونکا اس مقام سے بعالم بالا پرواز کر گیا اور محمد مصطفےٰ اون ایام میں دو مہینے کے تھے بعض کہتے ہیں کہ حمل ہی میں تھے بہر تقدیر عبداللہ مذکور درمیان مکان حارث ابن سرافتہ العدوی کے جو کہ عبدالمطلب کا ماموں تھا مدفون ہوئے۔ بعضے کہتے ہیں کہ درمیان مکان نابغہ کے جو بنی نجار کا تھا اوسمیں دفن کیے گئے۔ اور میراث میں اونہوں نے پانچ اونٹ۔ ایک لونڈی حبشہ مسماۃ برکت جسکی کنیت ام ایمن ہے جنہے رسول مقبول کو گود میں کھلایا تھا چھوڑی تھی۔ اور والدہ رسول مقبول کی جو کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کی بیوی تھی اونکا

نام **آمنہ** ہے۔ یہ آمنہ بنتی ہے **وھب** بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب ابن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر کی۔ اس فہر کا نام قریش بھی ہے۔ عبد المطلب نے وہب مذکور سے جو بنی زہرہ کا سردار تھا خواہش کرکے اپنی بیٹی عبد اللہ کی شادی کی تھی اول سے محمد مصطفےٰ صلعم بارہ ربیع الاول کو درمیان اوس سال کے جبکہ اصحاب فیل نے کعبہ پر چڑھائی کی تھی پیدا ہوئی اور اصحاب فیل بعد گذرنے نصف ماہ محرم ۴۲ نوشیروانی کے اوس سال میں کہ جس میں پیغمبر خدا پیدا ہوئے آئے اور قبلہ اسکندر کو دارا پر آٹھ سو کیاسی برس گذر چکے تھے اور ابتدا سلطنت بخت نصر کو ایکہزار تین سو ستر برس ہو چکے تھے بیان کتاب دلایل النبوۃ کی جو حافظ ابی بکر احمد البیہقی الشافعی کی تصنیف ہے یہ لکھا ہے کہ تین روز ولادت محمد کے اونکی جد بزرگوار ایک ذبیحہ کرکے تمام قریش کی دعوت کی۔ جب سب قریش جمع ہو چکے اوسوقت کہنے لگے کہ اے عبد المطلب جس لڑکے کی خاطر تو نے ہماری ضیافت کی ہے اوسکا کیا نام رکھا اونہوں نے جواب دیا کہ بیٹے اوس لڑکے کا نام **محمد** کہا ہے قریش بولے کہ اپنے کنبے کے ناموں پر نام نہ رکھا۔ عبد المطلب نے در جواب اونکے یہ بیان کیا کہ لفظ محمد کے معنے بہت سراہا گیا اسلئے میں نے یہ نام رکھا تا کہ خدا آسمان پر اور بندے زمین پر اونکی حمد کریں اور ہر ایک کے منہ سے محمد نکلے۔ روایت ہے حافظ ابی بکر مذکور سے یہ روایت حضرت **عباس** تک پہنچی ہے حضرت عباس فرماتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ ناف بریدہ اور مختون پیدا ہوئے تھے۔ یہ حال عبد المطلب دیکھکر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ امر بیٹے کی عزت اور فوقیت پر دلالت کرتا ہے۔ روایت کی ہے حافظ مذکور نے جسکی سند مخزوم بن ہانی المخزومی تک پہنچی ہے وہ اپنے باپ کی زبانی روایت کرتا ہے کہ جبکہ رسول مقبول اس جہان میں پردہ شکم سے جلوہ آرا ہوئے اوسوقت کسریٰ کے محل کو ایسی حرکت ہوئی کہ اوسکے چودہ کنگورہ گر پڑے۔ اور وہ آگ فارس کی جو ہزار برس سے جلتی تھی اور کبھی افسردہ نہ ہوئی تھی یکبارگی ٹھنڈی ہو گئی اور بحیرہ ساوہ کا پانی سوکھ گیا۔ اور موبذان قاضی فارس نے ایک خواب مہیب دیکھا کہ کوئی عربی گھوڑا ایک شتر قوی کو کھینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور شہر دجلہ ٹوٹ کر تمام اوسکے بلاد میں پھیل گئی ہے یہ وقت صبح کسریٰ بہت مضطرب اور بیقرار ہوا یا الٰہی یہ کیا خواب ہے چنانچہ اوسنے موبذان قاضی فارس سے دریافت کیا۔ اس قاضی کو آئندہ شے ہونے والی کا بھی علم تھا اوسنے سوچ بچار کر کہا کہ جہان پناہ تعبیر اس خواب کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی شخص عرب کے ملک میں فرزند پیدا ہوا ہے اوسکے ظہور کی یہ بشارت ہے یہ سنکر کسریٰ نے ایک نامہ **نعمان**

بن المنذر کو لکھا۔ اس نامہ کا مضمون یہ ہے کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ کوئی شخص عالم و فاضل عرب سے اسطرح کا جو میں اوس سے سوال کروں وہ میری تشفی کر دے میرے پاس روانہ کرد۔ نعمان نے **عبد المسیح** بن عمرو بن حنان الغسانی کو بھیجدیا اوسکے سامنے کسریٰ نے سب حال خواب کا اور محل کا ہلنا۔ اور کنگروں کا گر جانا بیان کیا اور کہا۔ کہ اسکا جواب شافی مجھکو دو۔ اوسنے عرض کی کہ جہاں پناہ میرا ماموں مسمی سطیح جو نواح شام میں رہتا ہے اوسکو اس علم میں مہارت تامہ ہے۔ کسریٰ نے حکم دیا کہ اپنا اوسکے پاس جاکر سب بیان کرو جو ناویل و تعبیر وہ بیان کرے اوسکی جلد اطلاع کرو۔ چنانچہ عبد المسیح بارادہ ملاقات سطیح ملک شام میں گیا مگر افسوس کہ جب وہ اپنے ماموں سطیح کے پاس پہنچا وہ حالت نزع میں تھا۔ اوسنے جاکر سلام کیا اور مزاج پرسی کی وہ مطلق جواب نہ دیسکا۔ تب عبد المسیح نے چند شعر در باب ناکامی اور عدم مقصود براری کے پڑھکر سنائے۔ سطیح نے وہ شعر سنکر آنکھیں کھولکر دیکھا تب عبد المسیح نے کہا کہ میں شتر تیز رفتار پہ سوار ہو کر آپ کی ملاقات کیواسطے آیا تھا اور مجھکو بادشاہ بہاسان نے بہ سبب حرکت کرنے اوسکے ایوان کے اور سرد ہو جانے آگ فارس کے واسطے تعبیر خواب موبذان کے بھیجا ہے اوسنے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ کوئی عربی گھوڑا اشتر قوی کو کھینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور نہر دجلہ کو عبور کر تمام اوسکے شہروں میں پھیل گیا ہے۔ لیکن بہ سبب شامت طالع کے آپ سے ملاقات اسوقت نہ ہو سکی کہ آپ کوئی دم کے مہمان ہیں اوسنے کہا عبد المسیح جبکہ قرضدار بہت ہو گئے تب ڈوانٹنے والا پیدا ہوا اسو واسطے آگ فارس کی بجھ گئی اور نہر سماوہ۔ اور بحیرہ ساوہ دونوں کا پانی سوکھ گیا اب ملک شام نہ تیرا میرا۔ اوسی کے خاندان کے بادشاہ اور بادشاہزادیاں راج کرینگی۔ اور جو آنیوالا ہے بیشک آویگا۔ یہ کہکر سطیح مر گیا۔ اور عبد المسیح نے کسریٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر جو اوس نے کہا تھا سب سنایا۔ راوی کہتا ہے کہ میرے سامنے کی بات ہے کہ چودہ بادشاہ ہوئے اور ایسا انقلاب عظیم اس عرصہ قلیل میں ہوا کہ کہا نہیں جاتا چنانچہ دس بادشاہ تو چار برس کے عرصہ میں حکومت کر چکے تھے کتاب عقد میں ہے کہ سطیح نزار بن معد بن عدنان کے زمانہ میں موجود تھا جسنے میراث کی تقسیم درمیان بنی نزار کے کی تھی۔ مراد بنی نزار سے مضر اور اوسکے بھائی ہیں۔ در باب شرافت جناب رسول خدا اور اہل بیت جناب کی روایت ہے حافظ بیہقی سے اوسکی سند حضرت عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچی ہے حضرت عباس فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے پیغمبر خدا صلعم سے عرض کی کہ قریش جب آپس میں ملتے

ہیں تب بہت بشاش ہوکر ہنسی و خوشی سے ملتے ہیں۔ اور یا حضرت جب ہم سے ملتے ہیں تو منہ بنا لیتے ہیں یہ بات سُنکر جناب رسول خدا صلعم کو بہت غصہ آیا اور آپنے ارشاد کیا کہ قسم ہے اوس شخص کے کہ جسکے ہاتھ میں جان ہے محمد کی کبھی وہ شخص مومن نہ ہوگا جب تک محبت خالصاً واسطے اللہ کے اور رسول کے نہ کریگا۔ ایک روایت حضرت عمرؓ سے ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم چند شخص رسول اللہ کے صحن خانہ میں کھڑے تھے ایک عورت وہاں سے گذری کسی نے کہا کہ یہ عورت پیغمبر خدا کی بیٹی ہے ابوسفیان کہنے لگا کہ محمد بنی ہاشم میں ایسے ہیں جیسے پھول درمیان خوشبو کے۔ یہ بات وہ عورت سُنتی ہوئی چلی گئی اوس نے جاکر رسول اللہ صلعم کو سب باتیں سُنائیں۔ آپ یہ سُنکر خفا ہوئے اور غصہ میں بھرے ہوئے باہر آئے اور آپنے ارشاد کیا کہ افسوس ہے اون لوگوں پر جنکی مجھ تک باتیں پہنچی ہیں۔ سنو خدا تعالیٰ سات آسمان پیدا کرکے جو اُن میں سب سے بلند تھا اوسکو پسند کیا۔ اور اون آسمانوں میں جسکو اپنی پیدائش سے چاہا بسایا۔ پھر دنیا پر اپنی پیدائش پیدا کی۔ اور اون میں سے آدمیوں کو برگزیدہ کیا اور پسندیدہ بنایا۔ پھر تمام آدمیوں پر عرب کو شرافت دی۔ اور عرب میں خصوصاً قبیلہ **مضر** کو برگزیدہ کیا۔ اور اوس قبیلہ میں سے خاص قریش لوگ بزرگ بنائے اور قریش میں سے بنی ہاشم اور تمام بنی ہاشم میں سے مجھکو پسند کیا۔ اس روایت سے شرافت جناب رسول خدا کی اظہر من الشمس ہے اور ایک روایت حضرت **عائشہ** سے بھی ہے۔ وہ فرماتی ہیں سُنا میںنے رسول خدا سے اونکو حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے محمد صلعم میں تمام زمین مشرق مغرب تک پھرا ہوں کوئی قبیلہ یا قوم خاندان بنی ہاشم سے بہتر میںنے نہیں پایا۔

بیان ہے پیغمبر خدا صلعم کے نسب کا

واضح ہو کہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد کا حال ہم لکھ چکے ہیں یعنی جو لوگ کہ پیغمبر خداؐ کے نسب نامہ میں داخل ہیں اون کا نام اور جو خارج ہیں اونکا نام بھی مذکور ہو چکا ہے اب ہم نسب نامہ جناب رسولؐ خدا کا علی التواتر اور پے بہ پے ایک طرف سے ذکر کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ **ابوالقاسم محمدؐ** بیٹا عبداللہ کا۔ وہ بیٹا عبدالمطلب کا وہ بیٹا ہاشم کا۔ وہ

بیٹا عبد مناف کا۔ وہ بیٹا قصیٰ کا۔ وہ بیٹا کلاب کا۔ وہ بیٹا مرہ کا۔ وہ بیٹا کعب کا۔ وہ بیٹا لوی کا۔ وہ بیٹا غالب کا۔ وہ بیٹا فہر کا۔ وہ بیٹا مالک کا۔ وہ بیٹا نضر کا۔ وہ بیٹا کنانہ کا وہ بیٹا خزیمہ کا۔ وہ بیٹا مدرکہ کا۔ وہ بیٹا الیاس کا۔ وہ بیٹا مضر کا۔ وہ بیٹا نزار کا۔ وہ بیٹا معد کا۔ وہ بیٹا عدنان کا۔ معلوم رہے کہ نسب رسول خدا کا عدنان تک بالاتفاق ہے اس میں کچھ گفتگو نہیں۔ اور یہ بیشک ہے کہ عدنان حضرت **ابراہیم** خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں لیکن وہ پشتیں جو کہ درمیان عدنان اور اسماعیل علہ کے ہیں اونکی تعداد میں اختلاف ہے بعضوں نے چالیس آدمی شمار کئے ہیں اور بعضے سات کہتے ہیں اور **ام سلمہ** یعنی زوجہ رسول اللہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ یوں فرماتے تھے کہ عدنان بیٹا ہے اد کا۔ اور وہ بیٹا ہے زید کا۔ وہ بیٹا برا کا۔ وہ بیٹا ہے اعراق الثری کا۔ اسلئے ام سلمہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں۔ اور برا بنت۔ اور اسماعیل۔ اعراق الثری یہ پیچھے سے بڑھائے گئے ہیں اور بیہقی نے یوں ذکر کیا ہے کہ عدنان بیٹا اد کا۔ وہ بیٹا المقوم کا۔ وہ بیٹا ناحور کا۔ وہ بیٹا تارح کا۔ وہ بیٹا یعرب کا۔ وہ بیٹا یشجب کا۔ وہ بیٹا نابت کا۔ وہ بیٹا اسمعیل کا۔ وہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ کا۔ اب ہم وہ بیان کرتے ہیں کہ جو ان النسابہ کے درمیان شجرۃ النسب کے ذکر کیا ہے اور وہی مذہب مختار ہے وہ یہ ہے کہ عدنان بیٹا اد کا۔ وہ بیٹا ادد کا۔ وہ بیٹا الیسع کا۔ وہ بیٹا الہیسع کا۔ وہ بیٹا سلامان کا وہ بیٹا حمل کا۔ وہ بیٹا قیذار کا۔ وہ بیٹا اسماعیل علہ کا۔ درمیان ابراہیم کے اول جلد میں بیان ہو چکا ہے اوسکے اب پھر ذکر کرنیکی کچھ حاجت نہیں۔ بیہقی بیان کرتا ہے کہ ہمارا استاذ ابوعبداللہ الحافظ کہتا تھا کہ نسب رسول اللہ کا عدنان تک صحیح ہے۔ اور ماورا عدنان کے غیر معتبر ہے ۔

بیان دودہ پلانے رسول اللہ صلعم کا

مخفی نہ رہے کہ دایہ اول رسول خدا جنے بعد حضرت کی والدہ کے دودہ پلایا اوسکا نام **ثویبہ** ہے۔ یہ ابی لہب کے یعنے رسول اللہ صلعم کے چچا کی کنیزک تھی۔ اس لونڈی کے ایک بیٹا مسمی مسروح۔ اوسکا دودہ رسول خدا اور آپکے چچا حضرت حمزہ کو اور ابا سلمہ ابن عبدالاسد مخزومی کو پلایا کرتی تھی۔ اسلئے یہ دو شخص پیغمبر خدا کے رضاعی بھائی تھے۔

بیان دودہ پلانے دایہ حلیمہ سعدیہ کا رسول خدا کو

پوشیدہ نہ رہے کہ عرب کا دستور یہ تھا کہ بدوی عورتیں اپنے جنگل کی رہنے والیاں درمیان مکہ معظمہ کے دودہ پلانے کی تلاش میں آیا کرتی تھیں چنانچہ اوسی عادت قدیمہ پر چند عورتیں بخواہش دودہ پلانے کے مکہ میں آئیں سب کو بچے واسطے پرورش کے مل گئے مگر دایہ حلیمہ کو کوئی بچہ سوائے محمدؐ کے نہ ملا بات یہ ہے کہ رسول خدا اون ایام میں یتیم تھے اسلئے کوئی دایہ اونکو دودہ پلانا اختیار نہ کرتی تھی کیونکہ وہ اپنے بھلے کی امید لڑکے کے باپ سے رکھا کرتی تھی اور جو عورت خود رانڈ ہوتی تھی اوسکو جانا کرتی تھیں کہ یہ کیا سلوک کریگی لہذا یہ حلیمہ بنت ابی ذویب بن الحارث السعدیہ نے حضرت کی والدہ سے یعنی آمنہ سے آپکو لیکر دودہ پلانا شروع کیا اور اپنے ہمراہ اونکو لئے ہوئے مادیہ بنی سعد کو جہاں وہ رہتی تھی چلی گئی۔ خدا تعالےٰ نے اوس عورت کو ایسی برکت بخشی کہ کبھی اوسکو ایسی فراغت نصیب نہ ہوئی تھی۔ جب آپنے دودہ چھوڑ دیا۔ تب ایکروز حضرت کو مکہ میں لائی۔ اور آپکی والدہ ماجدہ سے درخواست کی کہ حضرت کو تا حین بلوغ میرے پاس رہنے دے کیونکہ مجھکو اس لڑکے سے کمال الفت ہے اور مکہ میں وبا کا بہت زور شور رہتا ہے جب حضرت کی والدہ نے دیکھا کہ کسی طرح پنڈ نہیں چھوڑتی اونہوں نے بھی اجازت دیدی وہ دایہ حضرت کو ہمراہ لیکر بادیہ بنی سعد کو پھر گئی حضرت نے اوس دایہ کے پاس رہنا اور پرورش پانا شروع کیا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلعم اپنے بھائی رضائی کے ساتھ جنگل میں گئے تھے کہ ناگاہ وہ دایہ حلیمہ کا بیٹا اپنی ماں کے پاس مضطرب آیا اور آکر کہنے لگا کہ اوس لڑکے قریشی کا دو آدمی سفید کپڑے والوں نے لٹا کر پیٹ پھاڑ ڈالا۔ یہ خبر دایہ حلیمہ سنکر معہ اپنے خاوند کے مضطرب الحال بھاگی گئی وہاں جاکر جو دیکھا تو حضرت صحیح سالم کھڑے ہیں بروقت استفسار کے حضرت نے بیان کیا کہ دو آدمی آئے تھے اونہوں نے لٹا کر میرا پیٹ پھاڑ ڈالا تھا حلیمہ کا خاوند بولا کہ میں تو یہ جانتا ہوں کہ اس لڑکے کو جنون ہوگیا ہے تو اوسکو ہمراہ لیجا کر اوسکے کنبے میں چھوڑ آ۔ دایہ حلیمہ کو بھی خوف ہوا۔ حضرت کو اپنے ہمراہ لیکر اونکی والدہ آمنہ کے پاس آئی حضرت کی والدہ نے ارشاد کیا کہ آج تیرے دل میں کیا مہر آئی جو تو میرے بیٹے محمدؐ کو اپنے ساتھ بارادہ چھوڑ جانے کے لائی تجھکو تو

اس لڑکے سے نہایت محبت تھی۔ دایہ حلیمہ نے سب حال بیان کیا۔ آمنہ نے فرمایا تو بھولی ہے اسکو نہ جنون ہے نہ کوئی دیو چمٹا ہے نہ کوئی شیطان کو اوسپر دخل ہوسکتا ہے کیونکہ میرا بیٹا ایسا ہی رتبہ والا ہے۔ رضاعی بھائی حضرتؐ کے یہ ہیں۔ عبداللہ۔ انیسہ۔ اور جذابہ جو کہ موصوف الصفات اسیمہ اپنے کے تھی۔ یہ تینوں لڑکے دایہ حلیمہ سعدیہ کے پیٹ سے اور حارث بن عبدالعزیٰ کے تخم سے تھے اور یہ حارث مذکور رضاعی والد پیغمبر خدا کا ہے۔ جن ایام میں کہ پیغمبر خدا صلعم حضرت خدیجہ سے نکاح کرلیا تھا اون ایام میں دایہ حلیمہ اونکے پاس آئی تھی اور کہنے لگے کہ بسبب قحط سالی کے ہم لوگ بہت تنگ ہیں حضرتؐ نے یہ حال اپنی بیوی خدیجہؓ سے بیان کیا اوس نے چالیس گوسفند اوسکو دیں۔ اور ایک دفعہ دایہ حلیمہ معہ اپنے شوہر حارث مذکور کے بعد نبوت رسول خدا صلعم کے آئے تھے اور وہ دونو بشرف اسلام مشرف ہوکر چلے گئے تھے جبکہ دایہ حلیمہ حضرت کو اونکی والدہ کے سپرد کرگئی تب جناب رسول مقبول نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں رہنا شروع کیا جب اونکی عمر چھ برس کی ہوئی اوسوقت یکبارگی یہ حادثہ عظیم برپا ہوا کہ حضرت کی والدہ درمیان ایک گانوں ابواء کے جو درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب دوان کی ہے بقضا و رضا الٰہی فوت ہوئیں اور اونکے اس جا آنیکا یہ سبب تھا کہ آمنہ اپنی بھائیوں سے جو قبیلہ بن عدی بن النجار سے ہیں حضرت کی ملاقات کروانے کو آئی تھی بعد مراجعت کے راہ میں انتقال فرمایا۔ بعدازاں حضرت کو اونکے دادا عبدالمطلب پرورش کرتے۔ ہے بعد دو برس کے وہ بھی گذر گئے۔ اوسوقت حضرت کی عمر آٹھ برس کی تھی۔ حضرتؐ کے چچا ابوطالب بن عبدالمطلب خبر گیر حضرتؐ کے ہوئے ابوطالب حقیقی بھائی عبداللہ والد رسول اللہؐ کا تھا ذکر ہے کہ ایک دفعہ ابوطالب پیغمبر خدا کو اپنے ہمراہ ملک شام کی طرف کسی تجارت میں لے گئے تھے جبکہ شہر بصریٰ میں داخل ہوئے (یہ وہ شہر ہے جو شام میں واقع اور یہ وہ بصرہ نہیں جو عراق کا ایک مشہور شہر ہے) تب عمر حضرت کی تیرہ برس کی تھی۔ اس شہر میں عبدالمطلب کی ملاقات ایک راہب مسمی بحیرا سے ہوئی اوس راہب نے ابوطالب سے کہا کہ اس لڑکے کو بحفاظت تمام اپنے ہمراہ لیکر اولٹا چلا جا اور یہودیوں سے ڈرتا رہ ایسا نہ ہو کہ اس بچہ کو مار ڈالیں۔ کیونکہ یہ تیرا بھتیجا ہونہار ہے۔ چنانچہ ابوطالب نے حضرت کو اپنے ہمراہ لے کر بعد فراغ تجارت کے مکہ کو مراجعت کی کہ جب پیغمبر خداؐ جوان ہوئے اوسوقت کے یہ اوصاف

اونکے ہیں کہ صاحب مروت اور ذی حلم اور سب آدمیوں سے زیادہ فصیح اور سچے اور امین اور پارسا ایسے تھے کہ آپکے ہمعروں میں اور کوئی شخص ایسا نہ تھا چنانچہ تمام قوم میں حضرت بہت بڑے امین مشہور تھے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسے امور صالحہ اور نیک چلن اون میں جمع کئے تھے کہ نسب میں معزز اور مکرم تھے۔ جبکہ ایک لڑائی درمیان فجار اور قریش کے یعنے حضرت کے چچاؤں سے جو ہوئی تھی اوسوقت حضرت کی عمر چودہ برس کی تھی۔ یہ ایک لڑائی درمیان قریش کی۔ اور کنانہ اور ہوازن کی ہوئی تھی۔ فجار اسواسطے کہتے ہیں کہ قوم ہوازن نے حرم کی ہتک عزت کی تھی اسوقت سے اونکو فجار کہا کرتے تھے اس جنگ میں اول حملہ قریش اور کنانہ پر ہوا۔ بعد ازاں قوم ہوازن پر ہوا مگر فتح قریشیوں کی ہوئی ۔

بیان اوس سفر کا جو حضرت نے واسطے سوداگری خدیجہ بنت خویلد کے کیا تھا

واضح ہو کہ حضرت خدیجہ خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصے بن کلاب کی بیٹی ہے یہ سوداگر بھی بڑی عزت والی اور بڑی مالدار قوم قریش میں تھی جبکہ اوس نے زبانی لوگوں کے یہ سُنا کہ محمد مصطفےٰ بہت سچے اور امین آدمی ہیں حضرت کو بُلا کر اون سے کہا کہ آپ میرے واسطے ملک شام کو بطور تجارت تشریف لیجائیے اور ہمراہ اپنے میرا غلام میسرہ لیجئے۔ منظور فرمایا۔ اور جو اسباب اس جا سے لاد کر لے گئے تھے جاتے ملک شام میں بیچ ڈالا۔ اور اوسکے عوض اور خرید کر کے مکہ معظمہ کو مراجعت فرمائی۔ چنانچہ معہ اسباب محمولہ مملوکہ خدیجہؓ کے ہمراہ اوسی غلام کے مکہ میں تشریف لائے اوس غلام نے جو جو کرامتیں وہاں دیکھی تھیں سب اپنی مخدومہ کے سامنے حرف بحرف بیان کیں اور کہا کہ اکثر ایسا دیکھنے میں آیا کہ بوقت شدت گرما دوپہر کے وقت دو فرشتے جناب رسالت مآب کو سایہ کر لیتے تھے۔ بیوی خدیجہ نے یہ باتیں سنکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست اپنے نکاح کی کی۔ حضرت نے بعوض مہر بیس اونٹ کے بیوی خدیجہ سے نکاح کر لیا یہ عورت اول زوجہ رسول مقبول کی تھی تا حین حیات اس بیوی کے حضرت کا نکاح دوسری کسی بیوی سے نہیں ہوا اور وقت نکاح حضرت خدیجہ کی عمر پیغمبر خدا کی پچیس ۲۵ برس کی تھی۔ اور بیوی خدیجہ کی

چالیس برس کی تھی اور وہ بیوی بیوہ تھی تمام پیغمبر خدا کی بیویوں میں سوائے عائشہ صدیقہ کے کوئی باکرہ نہ تھی اور یہ خدیجہ اول سب سے پیغمبر خدا پر ایمان لائی ہیں بعد اونکے نبی ہونے کے دس برس تک آپ کی صحبت میں رہیں اور تین برس قبل ہجرت پیغمبر خدا کے حضرت بیوی خدیجہ نے وفات پائی

بیان سے تعمیر کعبہ کا جو پھر کرنے سے قریش نے کی ہے

کہتے ہیں کہ بعد وفات اسمعیل کے اونکا بیٹا نابت متولی خانہ کعبہ کا ہوا اوسکے بعد جرہم کیونکہ عامر بن الحارث جرہمی کہتا ہے کہ ہم لوگ بعد نابت کے خانہ کعبہ کے متولی ہوئے اور ہم لوگ اوس خانہ بزرگ کا طواف کیا کرتے تھے جس حال میں کہ کوئی مکہ میں نہ رہتا تھا ہم وہاں رہا کرتے تھے مگر گردشات زمانہ اور بدنصیبی نے ہمکو ہلاک کیا کیونکہ جرہم نے خدا سے بغاوت اختیار کی اور سب محارم کو حلال جان لیا اسواسطے وہ ہلاک ہوئے اور پھر خانہ کعبہ کا متولی قبیلہ خزاعہ ہوا۔ اونکے بعد قریش ہوئے جبکہ قریش لوگ خانہ کعبہ کے متولی ہوئے اونکے وقت یہ تجویز ہوئی کہ خانہ کعبہ کو بلند بنانا چاہیئے اسلئے اون لوگوں نے بنا اول کو مسمار کر کے پھر نئے سرے سے تعمیر کرنی شروع کی جبکہ حجر الاسود تک تعمیر پہنچی اوسوقت تمام قبایل عرب میں اختلاف ہوا کیونکہ ہر ایک قبیلہ یہ سبب عزت اور بزرگی حجر الاسود کے خواہاں اس بات کا تھا کہ میں حجر الاسود کو اوسکے مقام پر رکھوں آخرش یہ تجویز ٹھہرائی کہ کل کے روز بوقت صبح اول سب سے جو شخص حرم کے دروازہ سے یہاں آوے اوسکو حکم اور منصف بناؤ وہ شخص جسکو حکم کرے وہ اس حجر کو اوسکے مقام پر رکھے پیغمبر خدا اول سب سے حرم کے دروازہ کو آئے حضرت کو سب نے حکم بنایا حضرت نے یہ حکم دیا کہ ایک چادر مضبوط بچھا کر اوسپر حجر الاسود رکھکر ہر ایک قبیلہ ایک کونہ اوس کپڑے کا پکڑ کر برابر اوٹھاؤ تاکہ سب مساوی رہیں۔ سب کو یہ رائے پسند آئی چنانچہ یونہی کیا حضرت نے بروقت پہنچے حجر الاسود کے اوسکے موضع پر اپنے ہاتھ سے وہ پتھر اوسکے مقام پر رکھا بعد ازاں تعمیر ہو چکی اور کعبہ شریف طیار ہو گیا پہناوا ان لوگوں کا اوسوقت میں یہ تھا کہ کتان کے کپڑے سفید مصریوں کے طور پر پہنا کرتے تھے بعد ازاں چادروں کا رواج شروع ہو گیا مگر سب سے اول حجاج ابن یوسف نے چادر پہنی ہے اوسوقت عمر حضرت کی جبکہ قریش نے آپکو حکم اور منصف بنایا تھا پینتیس برس کی تھی یعنی پانچ برس بیشتر رسالت سے یہ معاملہ ہوا

بیان سے رسول ہونے محمد مصطفےٰ صلعم کا

واضح ہو کہ محمد مصطفےٰ چالیس برس کی عمر میں عہدہ رسالت پر ممتاز ہو کر خلق اللہ کو ہدایت فرمانے لگے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اونکے واسطے شریعت ناسخ عنایت فرمائی جس سے تمام شرایع ماضیہ کو منسوخ کر دیا۔ ابتدا رسالت میں جناب سرور کائینات کو رویا صادقہ دکھلائی دیا کرتے تھے۔ اور چونکہ جناب سرور خدا تعالیٰ کو بہت دوست رکھتے تھے اور خدا تعالیٰ اونکو چاہتا تھا اسلئے درمیان جبل حرا کے ہر سال میں ایک مہینہ مراقبہ اور خلوت فرماتے تھے۔ چنانچہ اوس عادت قدیم پر پیغمبر خدا اُس سال میں کہ رسول ہوئے درمیان ماہ مبارک رمضان شریف کے جبل حرا کو واسطے اعتکاف کے موالبخانہ کے تشریف لے گئے۔ جبکہ وہ رات آئی جس میں خدا تعالےٰ نے اپنے محبوب کو خلعت فاخرہ رسالت کا پہنایا اوس رات کو یہ وارد ات ہوئی کہ حضرت جبرئیل اپنے پیغمبر خدا کی خدمت میں تشریف لائے اور کہا کہ اقرأ یعنی پڑھ۔ آپنے ارشاد کیا کہ میں کیا پڑھوں حضرت جبرئیل علیہ نے فرمایا کہ اقرا باسم ربک الذی خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔ چنانچہ حضرت نے بموجب ارشاد کے یہ پڑھا ترجمہ پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے جس نے پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے۔ پڑھ اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنیوالا ہے جسنے سکھایا ساتھ قلم کے سکھایا آدمی کو جو کچھ نہیں جانتا۔ بعدازاں جب نبیؐ پہاڑ میں تشریف لے گئے اوسوقت آسمان سے یہ آواز آئی کہ اے محمدؐ تو رسول ہے اللہ کا اور میں جبرئیل ہوں۔ حضرت نے جبرئیل کو اوس مقام پر کھڑے سے رہ کر خوب ملاحظہ کیا۔ پھر محمد مصطفےٰ بیوی خدیجہؓ کے پاس آئے حضرت نے جو مشاہدہ کیا تھا وہ سب حال بیان کیا۔ بیوی خدیجہ کہنے لگے کہ قسم ہے مجھکو اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں خدیجہ کی جان ہے میں امید رکھتی ہوں اور بہت خوش ہوں اس بات سے کہ آپ اس امت کے نبی ہوویں چنانچہ بیوی خدیجہؓ۔ ورقہ ابن نوفل اپنے چچازاد بھائی کے پاس جسنے کہ کتابوں کو خوب پڑھا تھا اور یہودیوں اور عیسائیوں سے حضرت کی نبوت کی خبر جانتا تھا تشریف لے گئیں اور سب حال نبی محمد مصطفےٰ کا اوس سے بیان کیا۔ ورقہ نے کہا سبحان اللہ اے خدیجہ قسم ہے مجھکو خدا تعالےٰ کی اگر تو سچی ہے تو البتہ وہ رازدار جو مثل موسیٰ ابن عمران کے ہے بیشک نبی ظاہر

ہوا اور وہ امت کا نبی ہے حضرت خدیجہ نے یہ حرف بحرف پیغمبر خدا سے بیان کیا کہ ورقہ یوں کہتا ہے جبکہ پیغمبر خداؐ اعتکاف پورا کر چکے تب خانہ کعبہ کے طواف کو تشریف لے گئے اور ایک ہفتہ تک حضرتؐ طواف میں رہے۔ بعد ازاں گھر کو تشریف لائے پھر حضرت پر متواتر وحی کا آنا اور نازل ہونا شروع ہوا۔ سب سے اول بیوی خدیجہ مسلمان ہوئیں اسواسطے اس بیوی کی بزرگی حدیث سے بھی ثابت ہے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مردوں میں سے بہت مرد کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سوا چار عورتوں کے کوئی کامل نہیں ہوئی یعنی آسیہ جورو فرعون کی مریم بنت عمران۔ خدیجہ بنت خویلد۔ چوتھی فاطمہ بنت محمدؐ۔

بیان ہے اوس شخص کا جو سب سے اول مسلمان ہوا

واضح ہو کہ جناب خدیجہ رضی اللہ کے اول ایمان لانے اور مسلمان ہونے میں سب کو اختلاف نہیں مگر اختلاف اونکے بارہ میں ہے کہ بیوی خدیجہ کے بعد کون اول ایمان لایا۔ صاحب سیرۃ اور بہت سے اہل علم بیان کرتے ہیں کہ مردوں میں سے اول حضرت علی ابن ابی طالب نو برس کی عمر میں سب سے اول مسلمان ہوئے اور بعضے دس برس کی عمر بیان کرتے ہیں۔ اور ایک قول ہے گیارہ برس کے ثابت ہے قبل مسلمان ہونے کے حضرت مرتضیٰ علیؓ پیغمبر خدا کے گھر تشریف کہا کرتے تھے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جبکہ عرب میں قحط پڑا اور سوفت ابوطالب بسبب کثیر العیال ہونے کے بہت تنگ تھے محمد مصطفےٰ نے اپنے چچا عباسؓ سے یہ کہا کہ آپ کا بھائی ابوطالب چونکہ کثیر العیال ہے آپ ہمراہ میرے تشریف لے چلیے ہم دونوں اونکو ہلکا کر دیں اور اونکے بوجھ کو تقسیم کر لیں چنانچہ حضرت عباس اور پیغمبر خدا تشریف لے گئے اور ابوطالب سے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپکا بوجھ ہلکا کریں ابوطالب نے کہا کہ عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور جسکو چاہو لیجاؤ پیغمبر خداؐ نے حضرت علیؓ کو لیا۔ اور حضرت عباسؓ نے حضرت جعفرؓ کو اپنے ہمراہ لیا۔ اسواسطے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کرتے تھے تا حین دعوے رسالت آنحضرتؐ کے چنانچہ جسوقت حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نبی ہوں خدا کا۔ حضرت علیؓ اولاً ایمان لائے۔ اور جعفر حضرت عباس کے پاس رہا کرتا تھا۔ آخر کو وہ بھی مسلمان ہوا حضرت علیؓ نے ایک شعر عربی اپنے اول مسلمان ہونیکا کہا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ

مسلمان ہیں ہوا ہوں سب سے پہلے درآنحالیکہ نابالغ تھا لڑکا۔ صاحب السیرۃ لکھتا ہے کہ بعد علی مرتضیٰ رضؓ کے زید بن حارثہ غلام رسول اللہ کا جسکو حضرتؐ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا وہ مسلمان ہوا بعد اوسکے ابوبکر صدیق ایمان لائے۔ نام انکا عبداللہ ہے اور یہ بیٹے ہیں ابی قحافہ کے جنکا نام عثمان ہے اور کنیت ابو قحافہ اور بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے اول ابوبکر صدیق مسلمان ہوئے۔ بعد اونکے حضرت عثمان ابن عفان اور عبدالرحمن ابن عوف۔ اور سعد ابن ابی وقاص۔ اور زبیر ابن العوام۔ اور طلحہ ابن عبیداللہ۔ یہ لوگ بہ سبب تحریک کے ابوبکرؓ کے اور بہ سبب فہمایش حضرت ابوبکر کے جو اونکو اپنے ہمراہ پیغمبر خدا کے پاس لایا مسلمان ہوئے تھے یہ لوگ اولین مسلمانوں میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔ پھر ابو عبیدہ مسلمان ہوئے جنکا نام عامر بن عبیداللہ بن جرّاح ہے اور عبید بن الحارث اور سعید ابن زید ابن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ یہ چچا کا بیٹا حضرت عمر ابن الخطاب کا ہے اور عبداللہ ابن مسعود اور عمار بن یاسر یہ مسلمان ہوئے۔ واضح ہو کہ تین برس تک پیغمبر خداؐ دعوت طرف اسلام مخفی کرتے رہے مگر جبکہ یہ آیت نازل ہوئی کہ وانذر عشیرتک الاقربین یعنے ڈرا اپنے کنبے والوں کو جو قریب تر ہیں کے ہیں اوسوقت حضرتؐ نے بموجب حکم خدا کے اظہار کرنا دعوت کا شروع کیا۔ بعد نازل ہونے اس آیت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے ارشاد کیا کہ اے علی ایک پیمانہ کھانے کا میرے واسطے تیار کر۔ اور ایک بکری کا پیر[1] اوسپر چھوا لے۔ اور ایک ٹوکرا کا قسم دودھ کا میرے واسطے لا اور عبدالمطلب کی اولاد کو میرے پاس بلا کر لا تاکہ میں اون سے کلام کروں اور سناؤں اونکو وہ حکم کہ جسپر جناب باری سے مامور ہوا ہوں۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وہ کھانا ایک پیمانہ بموجب حکم تیار کر کے اولاد عبدالمطلب کو جو قریب چالیس آدمی کے تھے بلایا اون آدمیوں میں حضرتؐ کے چچا ابوطالب اور حضرت حمزہ اور حضرت عباس بھی تھے۔ اوسوقت حضرت علیؓ نے وہ کھانا جو طیار کیا تھا لاکر حاضر کیا۔ سب کھاپی کر سیر ہو گئے حضرت علیؓ سے ارشاد کیا کہ جو کھانا ان سب آدمیوں نے کھایا ہے وہ ایک آدمی کی بھوک کے موافق تھا۔ اس اثنا میں حضرتؐ چاہتے تھے کہ کچھ ارشاد فرمائیں کہ ابولہب جلد بول اوٹھا اور یہ کہا کہ محمدؐ نے بڑا جادو کیا یہ سنتے ہی تمام آدمی الگ الگ ہو گئے تھے چلے گئے پیغمبر خداؐ کچھ کہنے نہ پائے یہ حال دیکھ کر جناب رسالت مآبؐ نے ارشاد کیا کہ اے علی دیکھا تو نے اوس شخص نے کیسی سبقت کی مجھکو بولنے ہی نہ دیا۔ اب پھر کل کو

[1] بکری کے ایک پستان سے مراد ہے۔

طیار کر جیسا کہ آج کیا تھا اور پھر اونکو بلاکر جمع کر چنانچہ حضرت علیؓ نے دوسرے روز پھر موافق ارشاد آنحضرت کے وہ کھانا طیار کرکے سب لوگوں کو جمع کیا جب وہ کھانے سے فراغت پا چکے اوسوقت رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ تم لوگوں کی بہت اچھی قسمت اور نصیب ہے کیونکہ ایسی چیز میں اللہ کی طرف سے لایا ہوں کہ اوس سے تم کو فضیلت حاصل ہوتی ہے اور آیا ہوں تمہارے پاس دنیا اور آخرت میں اچھا خدا تعالیٰ نے مجھکو تمہاری ہدایت کا حکم فرمایا ہے کون شخص تم میں سے اس امر کا اقتدا کرکے میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ بنا چاہتا ہے اوسوقت سب موجود تھے اور حضرت پر ایک ہجوم تھا اور حضرت علیؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپکے دشمنوں کے نیزہ مارونگا اور آنکھیں اونکی پھوڑوں گا اور پیٹ چیرونگا اور ٹانگیں کاٹوں گا اور آپ کا وزیر ہونگا۔ حضرت نے اوسوقت علی مرتضیٰؓ کی گردن پر ہاتھ مبارک رکھکر ارشاد کیا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے تمہارے درمیان اسکی سنو اور اطاعت قبول کرو۔ یہ سنکر سب قوم کے لوگ ازروئے تمسخر کے ہنسکر کھڑے ہوگئے اور ابوطالب سے کہنے لگے کہ اپنے بیٹے کی بات سن اور اطاعت کر یہ تجھے حکم ہوا ہے۔ اسیطرح بہت مدت گذر گئی کہ پیغمبر خداؐ وہیں رہتے تھے اور احکام الٰہی اونکو پہنچاتے تھے لوگ بھی اونکے کلام کو کچھ رد نہ کرتے تھے جب تک کہ حضرت نے اونکے بتوں کو عیب نہ لگایا جب حضرت نے اونکے خداؤں اور بتوں اور معبودوں کے عیب اور نقصان بیان کرنے شروع کئے اور اونکے اباواجداکو کافر ٹھہرایا اور گمراہ بتایا اوسوقت سب آدمی حضرت کے دشمن ہوگئے اور کینہ و بغض رکھنے لگے مگر جو مسلمان ہوگیا۔ اور ابوطالب حضرت کا چچا بہت خفا ہوا۔ یہ معاملہ جسوقت ہوا تب اشراف قوم قریش سب جمع ہوکر ابوطالب کے پاس آئے وہ لوگ یہ تھے۔ عتبہ اور شیبہ یہ دونوں بیٹے ربیعہ بن عبد مناف کے تھے۔ اور ابوسفیان بن امیہ بن عبد الشمس۔ اور ابوالبختری بن ہشام بن حارث بن اسعد۔ اور اسود بن المطلب بن اسعد۔ اور ابوجہل بن ہشام بن المغیرہ۔ اور ولید بن المغیرۃ المخزومی چچا ابی جہل کا۔ اور نبیہ اور منبہ یہ دونو شخص حجاج سہمیان کے بیٹے تھے۔ اور عاص بن وایل السہمی اسکو ابوعمرو بن عاص بھی کہتے ہیں۔ یہ لوگ ابوطالب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپکے بھتیجے نے ہمکو معیوب ٹھہرایا ہے اور ہمکو کمینے اور گمراہ بتلایا ہے اور ہمارے باپ دادوں کو کہتا ہے کہ وہ لوگ کافر تھے۔ یا تو آپ اوسکو منع کردیجئے والا نہ جو ہم سے ہوگا ہم کرینگے

تو اوس سے دست بردار ہوجا۔ ابوطالب نے اون لوگوں کو حکمت عملی سے رد کر دیا۔ مگر رسول اللہ ہدایت خلق سے باز نہ آئے جسطرح پہلے کہ آپ ہدایت فرماتے تھے اوسطرح پر ہدایت فرماتے رہے دوسری دفعہ پھر وہ لوگ مجتمع ہوئے اور ابوطالب سے وہی تقریر اول بیان کی اور کہا کہ اگر تو اوسکو نہ روکیگا تو ہم تجھکو اور اوسکو دونوں کو سمجھ لیں گے اور فریقین میں سے کسی نکسی کا خون بالضرور ہوجائیگا۔ ابوطالب محمد مصطفےٰ صلعم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ اے بھتیجے تجھکو آدمی ایسا ایسا بیان کرتے ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ تو ایسی باتوں سے باز آ۔ پیغمبر خدا نے دریافت کیا کہ میرا چچا بے سہارا ہے ڈر گیا حضرت نے ارشاد کیا کہ اے چچا اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ میں شمس کہدیں اور بائیں ہاتھ میں چاند یعنی بہر حال بھی کر گذریں تب بھی یہ طریقہ راست اور کار ہدایت خلق کا نہ چھوڑوں گا اور حضرت اوسوقت آبدیدہ ہوئے اور ابوطالب بھی رویا۔ بعد ازاں چلنے کے ارادہ سے کھڑا ہوا اور پکار کر پیر کہا کہ اے بھتیجے اب بھی میری بات قبول کر اور کہدے کہ میں یہ بات ہرگز نہ کرونگا خدا کی قسم کبھی تجھکو کسی کے سپرد نہ کرونگا بعد ازاں یہ ہوا کہ ہر ایک قبیلہ نے سخت اور عذاب دینا ہر ایک شخص کو جو مسلمان ہوتا تھا شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حوالہ کر دیا کہ اپنے چچا سے باز رہے۔

ذکر اسلام حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ و اسلام ابوجہل کا

راوی یوں روایت کرتا ہے کہ رسول خدا جبل صفا پر تشریف رکھتے تھے کہ ابوجہل بن ہشام کا بھی وہاں گذر ہوا۔ اوس نے حضرت کو اوسجا دیکھکر گالی دی حضرت نے اوس سے کچھ کلام نہ کی۔ اوسوقت حضرت حمزہ شکار کیلئے گئے تھے جبکہ وہ گھر میں آئے عبداللہ بن جدعان کی کنیز نے حضرت حمزہ سے بیان کیا کہ ابوجہل نے آج اپنے بھتیجے محمد کو گالی دی تھی یہ بات سنکر حضرت حمزہ کو بہت غصہ آیا کمان اپنے گلے میں ڈالے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کرنے چلے گئے اوسجا ابوجہل بھی لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا انکو ملگیا حضرت حمزہ نے وہ کمان اوسکے سر پر اوٹھا کے ماری اور کہا کہ تو محمد کو گالی دیتا ہے اور حالانکہ ہم اوسکے دین پر ہیں یہ حال دیکھکر چند حمایتی ابوجہل کے بنی مخزوم کے قبیلہ سے حضرت حمزہ پر اوٹھے ابوجہل بولا کہ تم لوگ کچھ نہ کہو کیونکہ میں نے اپنے چچا کے بیٹے محمد کو سخت گالی دی ہے یہ سبب تھا حضرت حمزہ کے مسلمان ہونیکا چنانچہ حضرت حمزہ کامل

مسلمان ہو گئے اور قریش کے نزدیک یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ کو بہ سبب حضرت حمزہؓ کے مسلمان ہونے کے بزرگی اور افتخار حاصل ہوا۔

بیان ہے حضرت عمرؓ کے مسلمان ہونے کا

واضح ہو کہ عمر ابن الخطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ دشمن صعب پیغمبر خداؐ کا تھا۔ راوی یوں بیان کرتا ہے کہ پیغمبر خداؐ فرمایا کرتے تھے کہ اے بار خدا اسلام کو معزز اور مکرم کر دو شخصوں سے یعنے عمر ابن الخطاب اور ابی الحکم بن ہشام یعنی ابوجہل سے چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو ہدایت کی تو وہ مسلمان کامل ہوئے۔ اس شخص کا حال قبل مسلمان ہونیکے یہ تھا کہ ہاتھ میں تلوار لیے ہوئے بارادہ قتل جناب محمد مصطفےٰ ص کے پھرا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک روز پیغمبر خدا کے قتل کا ارادہ کر کے ہاتھ میں تلوار لیکر چلا جاتا تھا کہ راہ میں نعیم بن عبد اللہ الحمام ملے اونہوں نے پوچھا کہ اے عمر کیا ارادہ رکھتا ہے حضرت عمر بولے کہ نبیؐ کو قتل کر دونگا نعیم نے بیان کیا کہ اگر تو نے محمدؐ کو قتل کر ڈالا تو عبد مناف کی اولاد تجھکو بھی زندہ نہ چھوڑیگی اس حرکت سے باز آ۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنی بہن اور چچازادوں کو یعنے سعید بن زید اور جناب کو جو مسلمان ہو چکے ہیں پھر کر مرتد کر لے۔ یہ حال سنکر عمرؓ راہ ہی سے پھر کر اونکے گھر گئے وہ سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے۔ اونہوں نے کچھ کھڑکے ہو کر سنا جب یہ گھر میں گئے اوسوقت اونہوں نے وہ صحیفہ چھپا لیا اور چپکے ہو رہے۔ عمرؓ نے پوچھا کہ تم کیا پڑھتے تھے وہ انکار کر گئے اونہوں نے بہ سبب غصہ کے اپنی بہن کے ایک تھپڑ بہت سخت مارا اور کہا کہ مجھکو دکھا تو کیا پڑھتی تھی بہن اونکی یہ خوف کرتی تھی کہ اگر اسکو صحیفہ دیدوں گی تو شاید یہ گم کر دے پھر دستیاب نہ ہو سکے اور جناب حضرت عمرؓ سے ڈر کر چھپ گیا تھا جسوقت حضرت عمرؓ نے یہ کہا کہ میں پھر تجھ کو دیدونگا تو مجھکو دکھلا دے وہ کہا پڑھتی تھی اوسوقت اونکی بہن نے دیا۔ عمرؓ چونکہ پڑھا لکھا آدمی تھا پڑھکر کہا کیا خوب باتیں (اس میں) لکھی ہوئی ہیں میں بھی مسلمان ہونگا جناب نے جب یہ سنا اوسوقت وہ باہر آیا حضرت عمرؓ نے جناب سے پوچھا کہ رسول کہاں تشریف رکھتے ہیں اونہوں نے کہا کہ ایک مکان درمیان صفا کے ہیں پیغمبر خدا اوس مکان میں ہمراہ قریب چالیس مرد اور عورتوں کے بیٹھے ہوئے تھے۔ اونہیں حضرت حمزہؓ اور ابوبکر صدیق رضؓ اور علیؓ ابن ابی طالب بھی موجود تھے کہ ناگاہ

عمر ابن الخطاب بھی وہاں جا بیٹھے گئے کہ اونکی گردن میں تلوار لٹکی ہوئی تھی جاتے ہی اونہوں نے اجازت گھر میں آنے کی چاہی پیغمبر خدا نے اجازت دی جب اندر گئے اوسوقت پیغمبر خدا کھڑے ہوئے اور عمر بن الخطاب سے معہ کپڑوں چمٹ گئے اور بعد معانقہ کے ارشاد کیا کہ اے عمر کس ارادہ پر آئے ہو آپ ہمیشہ تا قیام قیامت لڑتے ہی رہو گے حضرت عمر نے اوسوقت عرض کی کہ یا رسول میں مسلمان ہونے اور خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لانیکو آیا ہوں یہ سنکر پیغمبر خدا بہت خوش ہوئے اور آپ نے تکبیر کہی اور حضرت عمر ابن خطاب کامل مسلمان ہوئے۔

بیان سے ہجرت اوّل کا

یہ وہ ہجرت ہے جس میں مسلمان درمیان زمین حبشہ کے جا رہے تھے واضح ہو کہ قریشوں نے جب اصحاب رسول اللہ کو بہت تنگ کرنا اور ایذا دینا شروع کیا اوسوقت پیغمبر خدا نے یہ ارشاد کیا کہ جس کسی کے کہنہ نہ ہو اوسکو اختیار ہے وہ حبشہ کیطرف چلا جائے چنانچہ اول بارہ شخص جنمیں ایک عثمان ابن عفان معہ اپنی جورو رقیہ دختر نیک اختر رسول مقبول کے۔ اور ایک زبیر ابن العوام۔ اور ایک عثمان ابن مظعون۔ اور عبداللہ بن مسعود۔ اور عبدالرحمن ابن عوف تھے ہجرت کرکے دریا پار ہو کر زمین حبشہ میں طرف بادشاہ نجاشی کے گئے اور وہاں جاکر قیام کیا بعد اونکے جعفر ابن ابی طالب نے ہجرت کی پھر اکثر مسلمان ہجرت کرکے حبشہ میں جا بسے کہتے ہیں کل وہ مرد جو ہجرت کر گئے تھے تراسی تھے اور عورتیں اٹھارہ یہ تعداد سوا اون بچوں کے ہے جو ہمراہ تھے اور جو وہاں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں قریش نے عبداللہ ابن ربیعہ۔ اور عمرو بن العاص کو اوہوڑی واسطے انعام نجاشی کے دیکر روانہ کیا اور مسلمانوں کو اوسے طلب کیا نجاشی نے کچھ التفات نہ کی اور اوہوڑی واپس کی اور مسلمانوں کو اونکی خواہی کیا اوسوقت عمرو بن العاص نے کہا کہ آپ ان مسلمانوں سے یہ تو پوچھیے کہ یہ حضرت عیسےٰ کے حق میں کیا کہتے ہیں چنانچہ نجاشی نے پوچھا کہ تم لوگ حضرت عیسیٰ کو کیا کہتے ہو مسلمانوں نے جواب دیا کہ جو خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ کے حق میں فرماتا ہے وہ ہے ہم بھی کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ عیسےٰ مسیح کلمہ ہے اللہ کا ڈالا اوس کلمہ کو طرف مریم کنواری کے نجاشی نے کہا کہ سچ کہتے ہیں جبکہ یہاں قریش کی دال نہ گلی اوسوقت عمر ابن العاص۔ اور عبداللہ

ابن ربیعہ دونوں مایوس ہو کے چلے آئے۔ مگر قریش نے دشمنی میں کچھ کمی نہ کی کیونکہ جب اون لوگوں نے دیکھا کہ اسلام بڑھا چلا جاتا ہے اور تمام قبایل عرب میں پھیل گیا اوسوقت آپس میں یہ عہد کیا کہ بنی ہاشم اور اولاد عبدالمطلب سے سب عقد موقوف کرنی چاہیں یعنی نکاح اور بیچ بو پار کبھی نہ کرینگے اس امر کا ایک اقرارنامہ لکھکر واسطے تاکید اپنے نفسوں کے کعبۃ اللہ میں رکھ آئے۔ اور بنی ہاشم میں کافر اور مسلمان منافق مجتمع ہو کر ایک گروہ کفار کا مقرر ہوا جنکا سردار ابی طالب تھا اور ابولہب عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب بھی مع اپنی جورو ام جمیل بنت حرب کی جو ابوسفیان کی بہن تھی اپنی دشمنی اظہار کرنے کے واسطے قریش کے ہمراہ ہوا یہ وہ عورت ہے جسکا نام خدائیتعالیٰ نے قرآن شریف میں **حمالۃ الحطب** رکھا ہے اسواسطے کہ وہ کانٹے لاکر رسول اللہ کی راہ میں بہ سبب عداوت کے بچھایا کرتی تھی۔ اور دیگر وہ بنی ہاشم کا علیحدہ رہ گیا جنکے ہمراہ رسول کریم تین برس تک اس دشواری میں رہے۔ اس اثنا میں مہاجرین حبشہ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل مکہ سب مسلمان ہوگئے ہیں وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور تینتیس ۳۳ مرد وہاں سے آئے جب قریب مکہ کے پہنچے اوسوقت اونکو دریافت ہوا کہ یہ خبر جھوٹ تھی چنانچہ سب کے سامنے ظاہر ہو کر یہ کہ میں نہ گھسے۔ مگر رات کو چھپکر آئے اونمیں سے عثمان ابن عفان اور زبیر بن العوام اور عثمان ابن مظعون اول آئے تھے۔

بیان ہے خراب ہوجانے اقرارنامہ کا

راوی کہتا ہے کہ آیات در جناب ورکا بینات نے اپنے چچا ابوطالب سے ارشاد کیا کہ اے چچا میری خدا تعالےٰ نے اوس اقرارنامہ پر جو قریش نے درمیان خانہ کعبہ کے آویزاں کیا تھا دیمک مسلط کی کہ اوس نے سوائے نام خدا کے اوس اقرارنامہ میں کچھ نہیں چھوڑا سب چاٹ گئی۔ ابوطالب یہ بات سنکر قریشوں کے پاس گیا اور اس حال سے اونکو اطلاع کی اور یہ اقرار کیا کہ یہ بات میرے بھتیجے نے کہی ہے اگر درست ہوئی تو ہماری قطع رحم کرنے سے باز آؤ اور اگر جھوٹ نکلے تو بیشک اپنے بھتیجے کو تمہارے سپرد کردونگا چنانچہ اونہوں نے وہ بات راست پائی اسلئے وہ لوگ اور زیادہ قساوت قلب اور بدی کے درپے ہوئے اور ایک گروہ قریش نے اوس عہد اقرارنامہ کو توڑ ڈالا اور بنی عبدالمطلب سے متفق ہو گئے۔

بیان ہے فوت ہونے ابوطالب کا

ابوطالب درمیان ماہ شوال دسویں سال نبوت میں بیمار ہوکر فوت ہوا۔ واضح ہو کہ جبکہ ابوطالب بہت سخت بیمار ہوا اوسوقت پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اے چچا اگر تو میرے سامنے کلمہ شہادت کا کہہ لے تو دن قیامت کے میں تیری شفاعت بیشک کراؤنگا۔ ابوطالب نے جواب دیا کہ اے بھتیجے اگر مجھکو خوف ننگ و عار کا نہ ہوتا تو بیشک میں کلمہ شہادت کہتا کیونکہ قریش لوگ کہیں گے کہ اوس نے موت سے ڈر کر کلمہ شہادت کہا ہے۔ اور حضرت عباسؓ سے ایک روایت کی گئی ہے کہ بروقت وفات کے ابوطالب ہونٹ ہلاتا تھا۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کان لگا کر سنا اور اوسنے کہا کہ قسم خدا کی اے بھتیجے وہ کلمہ جسکے کہنے کیواسطے تو مجھکو کہتا تھا میں نے کہہ لیا اسوقت رسول اللہ نے اللہ کی حمد کی اور فرمایا الحمد اوس خدا کو جسنے اے چچا تجھکو ہدایت نصیب کی یہ روایت حضرت عباسؓ سے منقول ہے مگر مشہور یہ ہے کہ وہ کافر مرا ہے۔ مگر چند اشعار ابوطالب سے یہ دریافت ہوتا ہے کہ اوسنے رسول اللہ کی تصدیق کی ہے۔ اون اشعار کا ترجمہ یہ ہے ترجمہ شعر ہدایت کی تو نے مجھکو اور میں نے جان لیا کہ تو سچا ہے اور امین ہے۔ اور جانا میں نے کہ دین محمدی تمام دینوں میں بہتر ہے قسم ہے خدا کی نہ پہنچینگے سب طرف تیری جب تک کے گاڑی نہ جاویں مٹی میں اور عمر ابوطالب کی کچھ اوپر اسی برس کی تھی۔

بیان ہے وفات حضرت خدیجہ زوجہ مطہرہ پیغمبر خدا کا

مخفی نہ رہے کہ بعد وفات ابوطالب چچا رسول خدا کی بیوی حضرت کی یعنی خدیجہؓ نے بھی تین برس قبل ہجرت نبویؐ کے مرحلہ پیمائے ملک عدم کی اختیار کی جناب سرور کائنات کو بسبب نے ابوطالب اور خدیجہؓ کے بہت رنج لاحق حال ہوا اور خصوصاً قریش کی اشرافوں مثل ابولہب بن عبدالمطلب اور حکم بن العاص۔ اور عقبہ بن ابی معیط ابن ابی عمرو بن امیہ جو قرب و جوار رسول کریم کے مقام سکونت رکھتے تھے۔ حضرت کو انواع اور اقسام کی تکلیف اور رنج دیتے تھے یعنی بروقت نماز خوانی اور عبادت خدا کے حضرتؐ کے اوپر اشیاء ناپاک ڈال دیتے اور حسد اور کینے سے طعام سرور کائنات کے میں اشیاء غیر طاہرہ ملا دیا کرتے۔

بیان ہے رسول اللہ کے سفر کرنیکا طرف طائف کے

بعد وفات ابو طالب چچا پیغمبر خدا کے جب قریش بہت ایذا دینے لگے اور رسول اللہ کو شدت سے ستانے لگے اسوقت حضرت طائف کو باین ارادہ تشریف لے گئے کہ شاید وہ لوگ خدا ترسی کے میری مدد اور حمایت کریں اور خدا اونکو ہدایت نصیب کرے چنانچہ طایف میں جاکر ایک جماعت شرفاء قوم ثقیف یعنی مثل مسعود اور حبیب کے جو عمر کے بیٹے تھے اپنے پاس بلاکر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور رسالت اونکے سامنے اظہار کیا اونکو ہدایت طرف خدا کے کرنے لگے۔ ایک شخص نے ان مذکورین بالا میں سے یہ کہا کہ آپکے سوا اور کسی پیغمبر کو بھی خدا ملا ہے یا نہیں۔ دوسرا بولا کہ خدا کی قسم میں تجھ سے کبھی کلام نہ کرونگا کیونکہ اگر تو رسول اللہ ہے جیسا کہ تو دعوی کرتا ہے تب تو تجھ سے ڈرتا ہوں کیونکہ تیرے کلام رد کرنے سے خوف آتا ہے۔ اور اگر خدا پر تو نے بہتان بندی کی ہے تو تجھسے کلام کرنا روا نہیں پس بہر تقدیر میں کبھی نہ بولوں گا حضرت وہاں سے ناامید و مایوس ہوکر کھڑے ہوگئے اور اونکے غلام اور کم بخت لوگ یعنے کمینے اوس قوم کے حضرت کو پکار پکار کر برا بھلا کہنے لگے چنانچہ ایک انبوہ کثیر آپ پر ہوگیا اوسوقت حضرت نے دیوار کے نیچے مقام لیا اور جناب باری میں یہ التجا کی کہ ایخداوند میں ضعیف بے حیلہ بے وسیلہ ہوں رحم کر دے تمام آدمیوں کو مجھپر اے بڑے مہربان اور رحم کرنیوالے تو پروردگار ناقتوں کا اور حامی کمزوروں کا میرے سر پر قایم ہے اور تو خوب جانتا ہے کہ جن لوگوں نے مجھکو آزردہ کیا ہے اگر تو مجھپر خفا نہ ہو تو مجھکو کچھ پرواہ نہیں۔ بعدازاں رسول اللہ مکہ معظمہ کو تشریف لائے اور قوم قریش اور زیادہ مخالف اور دشمن ہوگئے تھے۔

بیان ہے ظاہر کرنے رسول اللہ کا اپنی نفس کو عرب پر

جملہ عادات رسول کریم سے ایک عادت حضرت کی یہ تھی کہ درمیان مواسم حج کے پیغمبر خدا آظاہر ہوتے اور تمام قبایل عرب کے ہر ایک قبیلہ کو بنام و نشان اونکے پکار کر یہ ارشاد کیا کرتے کہ اے اولاد فلاں شخص کی میں رسول ہوں اللہ کا بھیجا ہے مجھکو خدا نے پاس تمہارے میں یہ کہتا ہوں کہ عبادت کرو خدا کی اور اوسکو وحدہٗ لاشریک سمجھو اور جسکو تم پوجتے ہو سو اوسکی پرستش سے دست کش ہو اور مجھپر ایمان لاؤ میری تصدیق کرو آپکا یہ مقولہ تھا۔ اور حضرت کا چچا ابولہب یہ منادی کرتا کہ اے لوگو یہ محمدؐ تمکو نئی راہ سکھلاتا ہے اور بدعت و گمراہی کیطرف بلاتا ہے یہ چاہتا ہے کہ پرستش لات اور عزا کی

چھوڑا دے کوئی اسکا کہا نہ مانیو۔ یہ مقولہ ابولہب کا ہے۔ واضح ہو کہ ابولہب آنکھ سے بھینگا تھا اور سر پر اوسکے میڈھیاں بالوں کی تھیں۔

بیان ہے ابتدا حال انصار کا

جب مشیت ایزدی مقتضی اس بات کی ہوئی کہ اپنے دین کو مستقیم اور نبی کریم کو معزز و مکرم کرنا چاہیے اوسوقت پیغمبر خدا موافق عادت قدیم کے درمیان موسم حج کے قبایل عرب پر ظاہر ہوئے ابھی حضرت عقبہ ہی کے پاس تھے کہ آپ کی ملاقات چند آدمیوں سے ہوئی جو کہ قبیلہ الخزرج اور رہنے والے شہر یثرب کے تھے۔ واضح ہو کہ شہر یثرب میں دو قبیلے رہتے تھے یعنی الاوس۔ اور الخزرج۔ یہ دو قبیلہ ایک باپ کی اولاد سے ہیں اور مسکن قدیم انکا یمن ہے ان دونوں قبیلوں میں لڑائی اور جنگ برپا ہوا کرتی تھی۔ اور یہ دونوں قبیلے دو فرقہ یہود یعنی قریظہ۔ اور النظیر سے جو کہ نسل ہارون ابن عمران کے ہیں عقد مرافقت رکھتے تھے۔ وہ آدمی چھ تھے حضرت نے اونکے سامنے حقیقت اسلام کی بیان کی اور قرآن شریف پڑھکر سنایا وہ ایمان لائے اور حضرت کی تصدیق کرکے مسلمان ہوئے بعد ازاں جبکہ وہ شہر یثرب میں پہنچے اپنے بھائی بندوں سے رسول اللہ کا ذکر کرنا اور اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ پھر تمام گھروں میں رسول اللہ کا ذکر ہو گیا۔

بیان شب معراج کا

مخفی نہ رہے کہ صاحب السیرۃ کہتا ہے کہ معراج رسول خدا کو قبل از موت ابی طالب کے ہوا۔ اور ابن الجوزی نے یہ نقل کیا ہے کہ بارہویں برس نبوت کے بعد موت ابی طالب کے حضرت کو شب معراج ہوئی اور اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ ہفتہ کی رات سترہویں تاریخ رمضان شریف کے تیرہویں برس ہجری میں ہوا یا کہ ماہ ربیع الاول۔ یا ماہ رجب میں۔ اور اسمیں بھی اختلاف علماء کا ہے کہ رسول خدا جسم سمیت گئے تھے یا آپکو خواب صادق ہوا ہے مذہب جمہور کا یہی ہے کہ جسم سمیت تشریف لے گئے تھے۔ مگر بعض کا مذہب یہ ہے کہ حضرت کو رویا صادق ہوا اس مذہب کا موید قول حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ہے وہ فرماتے ہیں کہ نہ گم ہوا تھا جسم مبارک رسول خدا کا بلکہ سیر کروائی خدا تعالےٰ نے روح رسول خدا کو۔ اور معاویہ

سے بھی یہ روایت ہے کہ شب معراج خواب میں ہوئی اور بعض یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا بجسم مبارک بیت المقدس ہی تک تشریف لیے گئے تھے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ سیر روحانی تمام آسمانوں کی حضرت نے کی بہر تقدیر جتنے اختلاف تھے وہ سب ہمنے لکھدیئے۔

بیان ہے اوس بیعت کا جو اوّل مرتبہ ہوئی

واضح ہو کہ جب نیا سال شروع ہوا پیغمبر خدا واسطے ادا رمناسک حج کے تشریف لیے گئے اولاً حضرت نے بارہ مردوں سے ملاقات کی بارہ آدمی انصار میں سے ہیں اونہوں نے حضرت سے مثل عورتوں کے بیعت کی اور ابھی لڑائی اونپر فرض نہ ہوئی تھی۔ یہ جو ہمنے لکھا ہے کہ مثل عورتوں کے بیعت کی اس سے یہ مراد ہے کہ اس عہد پر بیعت ہوئی کہ خدا کا کوئی شریک نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اپنی باتوں پر عورتوں نے بیعت کی تھی۔ جب وہ بیعت کر چکے حضرت نے مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد العلا واسطے تعلیم قرآن شریف اور طریقہ اسلام اونکے سائے مامور کیا۔ جب مصعب ہمراہ اسعد ابن زرارہ کے جو کہ ایک اونہی چھ بیعت کرنیوالوں میں سے تھا جنہوں نے درمیان عقبہ کے حضرت کی بیعت کی تھی داخل ہوئے تو اولاً اپنی ظفر کے احاطہ میں گئے ان لوگوں کا سردار سعد بن معاذ تھا جو کہ رشتہ میں پھوپھی زاد اسعد بن زرارہ کا بھی تھا۔ اور اسید بن حضیر بھی اس قبیلہ کا سردار شمار کیا جاتا تھا۔ اسید بن حضیر نے جو ایک نئے طور کا مذہب دیکھا تو غیض میں آکر اپنا حربہ ہاتھ میں لیکر آیا اور مصعب اور اسعد کو کہنے لگا کہ تم لوگ ضعفا قوم کو کیا پہلے پہلے نئی نئی باتیں سکھلاتے پھرتے ہو اگر تم دونوں کو اپنی جان بچانی منظور ہے تو اس جگہ سے جاؤ نہیں تو تمہارے ٹکڑے کر ڈالونگا مصعب نے نرمی سے یہ جواب دیا کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکھیئے اور جو ہم لوگ کہتے پھرتے ہیں بغور سنیئے اگر کچھ ہمارا قصور ہوگا آپ جو چاہیئے کا سکیجیئے گا۔ اس کلام سے وہ ٹھنڈا ہوا اور بیٹھکر سننے لگا حضرت مصعب نے اوسکو قرآن شریف کی آیتیں سنائیں اور طریقہ مسلمان ہونیکا اور اسلام میں جو باتیں چاہیں سب بتلائیں۔ اسید سنکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ کیا خوب مذہب ہے یہ پھر اونسے سوال کیا کہ کیوں جی اگر کوئی مسلمان ہونا چاہے تو کیا کرے حضرت مصعب نے سب طریق اسلام کے قبول کرنیکا اوسکو بتلایا وہ فوراً مسلمان ہو گیا پھر اونسے کہا کہ میانقتا

چھوڑا دے کوئی اسکا کہا نہ مانیو۔ یہ مقولہ ابولہب کا ہے۔ واضح ہو کہ ابولہب آنکھ سے بھینگا تھا اور سر پر اوسکے میڈھیاں بالوں کی تھیں۔

بیان ہے ابتدا حال انصار کا

جب مشیت ایزدی مقتضی اس بات کی ہوئی کہ اپنے دین کو مستقیم اور نبی کریم کو معزز و مکرم کرنا چاہیے اوسوقت پیغمبر خدا موافق عادت قدیم کے درمیان موسم حج کے قبایل عرب پر ظاہر ہوئے ابھی حضرت عقبہ ہی کے پاس تھے کہ آپ کی ملاقات چند آدمیوں سے ہوئی جو کہ قبیلہ الخزرج اور رہنے والے شہر یثرب کے تھے۔ واضح ہو کہ شہر یثرب میں دو قبیلے رہتے تھے یعنی الاوس۔ اور الخزرج۔ یہ دو قبیلہ ایک باپ کی اولاد سے ہیں اور مسکن قدیم انکا یمن ہے ان دونوں قبیلوں میں لڑائی اور جنگ برپا ہوا کرتی تھی۔ اور یہ دونوں قبیلے دو فرقہ یہود یعنی قمر یقلہ۔ اور النبیر سے جو کہ نسل ہارون ابن عمران کے ہیں عقد مراقفت رکھتے تھے۔ وہ آدمی چھ تھے حضرت نے اونکے سامنے حقیقت اسلام کی بیان کی اور قرآن شریف پڑھکر سنایا وہ ایمان لائے اور حضرت کی تصدیق کرکے مسلمان ہوئے بعد ازاں جبکہ وہ شہر یثرب میں پہنچے اپنے بھائی بندوں سے رسول اللہ کا ذکر کرنا اور اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ پھر تمام گھروں میں رسول اللہ کا ذکر ہو گیا۔

بیان شب معراج کا

مخفی نہ رہے کہ صاحب السیرۃ کہتا ہے کہ معراج رسول خدا کو قبل از موت ابی طالب کے ہوا۔ اور ابن الجوزی نے یہ نقل کیا ہے کہ بارہویں برس نبوت کے بعد موت ابی طالب کے حضرت کو شب معراج ہوئی اور اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ ہفتہ کی رات سترہویں تاریخ رمضان شریف کے تیرہویں برس ہجری میں ہوا یا کہ ماہ ربیع الاول۔ یا ماہ رجب میں۔ اور اسمیں بھی اختلاف علماء کا ہے کہ رسول خدا جسم سمیت گئے تھے یا آپکو خواب صادق ہوا ہے مذہب جمہور کا یہی ہے کہ جسم سمیت تشریف لے گئے تھے۔ مگر بعض کا مذہب یہ ہے کہ حضرت کو رویا صادق ہوا اس مذہب کا موید قول حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ہے وہ فرماتے ہیں کہ نہ گم ہوا تھا جسم مبارک رسول خدا کا بلکہ سیر کروائی خدا تعالےٰ نے روح رسول خدا کو۔ اور معاویہ

سے بھی یہ روایت ہے کہ شب معراج خواب میں ہوئی اور بعض یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا بجسم مبارک بیت المقدس ہی تک تشریف لیگئے تھے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ سیر روحانی تمام آسمانوں کی حضرت نے کی بہرتقدیر جتنے اختلاف تھے وہ سب ہمنے لکھدیئے۔

بیان ہے اوس بیعت کا جو اوّل مرتبہ ہوئی

واضح ہو کہ جب نیا سال شروع ہوا پیغمبر خدا واسطے ادا مناسک حج کے تشریف لیگئے اولاً حضرت نے بارہ مردوں سے ملاقات کی بارہ آدمی انصار میں سے ہیں اونہوں نے حضرت سے مثل عورتوں کے بیعت کی اور ابھی لڑائی اوسپر فرض نہ ہوئی تھی۔ یہ جو ہمنے لکھا ہے کہ مثل عورتوں کے بیعت کی اس سے یہ مراد ہے کہ اس عہد پر بیعت ہوئی کہ خدا کا کوئی شریک نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اپنی باتوں پر عورتوں نے بیعت کی تھی۔ جب وہ بیعت کر چکے حضرت نے مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد العلا واسطے تعلیم قرآن شریف اور طریقہ اسلام اونکے لئے مامور کیا۔ جب مصعب ہمراہ اسعد ابن زرارہ کے جو کہ ایک اونہی چھ بیعت کرنیوالوں میں سے تھا جنہوں نے درمیان عقبہ کے حضرت کی بیعت کی تھی داخل ہوئے تو اولاً بنی ظفر کے احاطہ میں گئے ان لوگوں کا سردار سعد بن معاذ تھا جو کہ رشتہ میں پھوپھی زاد اسعد بن زرارہ کا بھی تھا۔ اور اسید بن حضیر بھی اس قبیلہ کا سردار شمار کیا جاتا تھا۔ اسید بن حضیر نے جو ایک نئے طور کا مذہب دیکھا تو طیش میں آکر اپنا حربہ ہاتھ میں لیکر آیا اور مصعب اور اسعد سے کہنے لگا کہ تم لوگ ضعفا قوم کو کیا پہلا سے پہلا نئی نئی باتیں سکھلاتے پھرتے ہو اگر تم دونوں کو اپنی جان بچانی منظور ہے تو اس حرکت بیجا سے باز آؤ نہیں تو تمہارے ٹکڑے کر ڈالونگا مصعب نے نرمی سے یہ جواب دیا کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکھیئے اور جو ہم لوگ کہتے پھرتے ہیں بغور سنیئے اگر کچھ ہمارا قصور ہوگا آپ جو چاہیئے گا سو کیجئے گا۔ اس کلام سے وہ ٹھنڈا ہوا اور بیٹھکر سننے لگا حضرت مصعب نے اوسکو قرآن شریف کی آیتیں سنائیں اور طریقہ مسلمان ہونیکا اور اسلام میں جو باتیں چاہیئں سب بتلائیں۔ اسید سنکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ کیا خوب مذہب ہے یہ پھر اوسنے سوال کیا کہ کیوں جی اگر کوئی مسلمان ہونا چاہے تو کیا کرے حضرت مصعب نے سب طریق اسلام کے قبول کرنیکا اوسکو بتلایا وہ فوراً مسلمان ہوگیا پھر اوسنے کہا کہ میرا قصا

ایک میرے پیچھے اور آدمی ہے اگر اوسنے بھی یہ دین تمہارا قبول کرلیا تو پھر تم یہ جاننا کہ کوئی ہمارا مقابلہ اور ہم سے تنزی نہ کرسکیگا اور میں ابھی اوسکو تمہاری خدمت میں بھیجتا ہوں مراد اوسکی اوس شخص سے سعد ابن معاذ کی تھی چنانچہ حربہ سمبھال کر سعد ابن معاذ کے پاس دوڑا ہوا گیا اور اوسکو بلا لایا جب سعد بن معاذ آئے تو اسید نے مصعب سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ اب سردار قوم آپکے پاس آیا ہے یہ بہت قوی ہے اوس سے جو اول تمہارے پاس آیا تھا یعنی میں یہ کہکر اور سعد ابن معاذ کی طرف مخاطب ہوکر یہ کہا کہ اگر میری اور آپ کی قرابت اور رشتہ داری نہ ہوتی تو آپکو بایں حالت کفر ہرگز گھسنے نہ دیتا حضرت مصعب نے نرمی سے یہ کہا کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکھیئے اور کچھ پند قرآن کے سنیئے اگر آپکو اچھا معلوم ہوگا تو مسلمان ہوجائیگا اور نہیں تو آپکو اختیار ہے سعد ابن معاذ نے کہا کہ یہ بات انصاف کی آپنے کہی۔ بہت بہتر یہ کہکر بیٹھ گیا حضرت مصعب نے تمام حقیقت اسلام کی اور چند آیتیں قرآن شریف پڑھکر اوسکو سنائیں راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم اوسی وقت ہمنے اوسکے بشرہ پر علامات اسلام کی قبل اوسکے بولنے کے دریافت کرلیں تھیں جب وہ سنا چکے سعد ابن معاذ نے کہا کہ مسلمان کیونکر ہوا کرتے ہیں اونہوں نے طریقہ مسلمان ہونیکا سکھلایا وہ بھی مسلمان اوسیوقت ہوگیا اور اپنے ہمراہ اسید بن حصین کو لیکر اپنی قوم میں آیا سب نے کہا کہ ہم لوگ قسم کھاتے ہیں خدا کی سعد کے چہرہ پر اور ہی طرح کے نشان معلوم ہوتے ہیں بالکل بدلا ہوا بشرہ ہے جس چہرہ سے وہ گیا تھا وہ بالکل نہیں۔ بعد ازاں سعد ابن معاذ نے ارشاد کیا کہ اے اولاد عبدالاشہل کی تم لوگ مجھکو کیا سمجھتے ہو اونہوں نے کہا اپنا سردار اور افضل اپنے سے ہم لوگ جانتے ہیں اوسنے کہا کہ آج کے روز نہ تمہاری عورتوں اور نہ تمہارے مردوں سے کسی کو نہ ملونگا اور بات بھی کرنی حرام جانوں گا۔ جب تک تم سب کے سب اللہ پر اور اوسکے رسول پر ایمان نہ لاؤ گے یہ کہتے ہی یہ حالت ہوگئی کہ شام تک عبدالاشہل کے خاندان میں کا کوئی شخص بے ایمان نہ رہا سب کے سب مسلمان ہوگئے اور حضرت سعد ابن معاذ اور مصعب اور اسعد ابن زرارہ ان تینوں شخصوں نے اسکے گھر میں اوترکر سب لوگوں کو مسلمان کیا اور سب آدمی انصار میں سے مسلمان ہوگئے کوئی بے ایمان نہ رہا سوا خاندان بنی امیہ بن زید کے کیونکہ وہ لوگ ایمان نہ لائے۔

بیان اون سبعین ثانیہ کا ہی جو عقبہ میں برس ۱۳ سنہ ۱۳ رسول ہونیکی ہوئی

واضح ہو کہ یہ بیعت اسطرح پر ہوئی کہ مصعب ابن عمیر مدینہ منورہ سے مکہ شریف کو اپنے ہمراہ تہتر مرد اور عورتیں مسلمان لیکر ہمراہ ایک قافلہ کفار کے اپنے تئیں اونسے چھپائے ہوئے تشریف لے گئے تھے اونکے جو وہ لوگ مسلمان تھے اونمیں سے کچھ قبیلہ اوسکے اور کچھ الخزرج کے تھے جب وہ درمیان مکہ کے پہنچے تو اونہوں نے پیغمبر خداؐ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ رات کے وقت درمیان ایام تشریق کے بیچ عقبہ کے ہم آپکی خدمت میں حاضر ہونگے پیغمبر خداؐ یہ سنکر خود معہ اپنے چچا عباس کے تشریف لائے اور حضرت عباس اون ایام میں مشرک تھے لیکن وہ پیغمبر خداؐ کی محافظت بہ سبب محبت کے بہت کرتے رہتے تھے۔ جب وہاں آئے حضرت عباس نے اون لوگوں سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ ای قبیلہ الخزرج کے لوگو تم خوب جانتے ہو کہ ہمنے اپنے بھتیجے محمدؐ کی حفاظت ہر ایک امر کی آجتک کی اور یہ درمیان اس شہر کے عزت اور حرمت سے اچھی طرح رہتے تھے مگر اب اوسکا ارادہ یہ ہے کہ تم لوگوں سے وہ ملے اگر تم اوسے وفاداری کرو اور اوسکی بیچ ہر ایک بات میں کرتے رہو اور اوسکو اوسکے دشمن سے محافظت بھی کرو تو تمکو اور اوسکو اختیار ہی وہ تمہارے میں رہیگا۔ اور اگر تمکو یہ خیال ہو کہ ہم سے محافظت نہ ہوسکیگی اور جو اوسکا دشمن ہوگا ہم اوسکے سپرد کردیں گے تو ابہی سے اسکو جواب دیدو اونہوں نے کہا کہ ہمکو بسر و چشم حفاظت منظور ہے اور ہماری جانیں اوس سے لڑی ہوئی ہیں اوسوقت حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ اے محمدؐ اب تجھکو میںنے خدا کو سونپا بعد اوسکے پیغمبر صلعم نے قرآن شریف کی آئتیں پڑھکر سنائیں پھر یہ ارشاد کیا کہ بیعت کرو میری اسبات پر کہ جو چیز اپنے اہل و عیال کے واسطے تم جائز نہیں کہتے اور اوس سے اونکو باز رکھتے ہو وہ سلوک مجھسے بھی کرنا یہی کلام درمیان مضبوط کرنے وثیقہ اور عہود جانبین کے رہی۔ بعد ازاں لوگوں نے پیغمبر خداؐ سے پوچھا کہ یا حضرت اگر ہم لوگ کافروں کو قتل کرینگے تو ہمارے واسطے کیا اجرت ملیگی رسول اللہؐ نے ارشاد کیا کہ تمکو عوض میں اوسکے جنت اور حوریں اور غلمان اللہ تعالیٰ دیگا یہ سنکر سب نے بالاتفاق کہا کہ یا حضرت ہمکو ہاتھ دیجیے ہم بیعت کریں حضرت نے ہاتھ پھیلایا سب نے پیغمبر خداؐ کی پر بیعت کی اور بعد اس بیعت ثانیہ کے پیغمبر خدا نے مکہ میں تشریف لاکر تمام اصحاب کو

ارشاد کیا کہ تم سب لوگ ہجرت کر جاؤ یہاں سے مدینہ کو چلے جاؤ اور وہ قافلہ بھی مدینہ کو مراجعت کر گیا مگر پیغمبر خدا صلعم تنہا مکہ شریف میں اس خیال سے رہے کہ جب تک حکم جناب باری کا مجھکو یہاں سے جانیکا نہ آوے میں نہ جاؤنگا اور آپکے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور علیؓ ابن ابی طالب یہ دو نفر بھی رہ گئے تھے۔

بیان ہجرت فرمانے رسول اللہ صلعم کا

واضح ہو کہ ہجرت فرمانا رسول خداؐ کا مکہ سے طرف مدینہ کے وہ ہی ہے ابتدا تاریخ اہل اسلام کے مگر لفظ تاریخ کا عربی نہیں ہے بلکہ وہ معرب ہے ماہ روز سے اسی بیان کی روایت ابی سلمان نے میمون بن مہران سے کی ہے اور اوسنے حضرت عمرؓ تک پہنچا دی ہے وہ راوی کہتا ہے کہ درمیان خلافت حضرت عمرؓ کے ماہ شعبان کا جب آیا تو آپنے ارشاد کیا کہ کونسا شعبان ہے یہ جس سال میں ہم ہیں اوسی سال کا شعبان ہے یا وہ جو آئیوالا تھا وہ ہے اور اوسکے غیر موقت تقسیم نہیں کیا چاہتی اب کونسی صورت ہے جس سے انضباط وقت کا ہو سب نے عرض کیا کہ اہل فارس کی رسوم میں سے کوئی رسم مبدا حساب کا ٹھہراؤ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ عمر ہرمزان فارسی وہاں آ گئے اون سے بھی دریافت کیا اوسنے کہا کہ ہم لوگوں نے تمام زمانہ کا انضباط ایک حساب سے کیا ہے اوسکو ہم ماہ روز کہتے ہیں اور معنے اوس لفظ کے مہینوں اور دنوں کے ہیں یہ لفظ یعنی ماہ روز چونکہ عجمی تھا اسواسطے اونہوں نے اوسکو معرب کر کے موخ بنایا بعدازاں اوسکا نام تاریخ رکھا اور اسی لفظ کو استعمال میں لانا شروع کیا جب یہ لفظ بھی موضوع کر چکے تب یہ فکر اونکو ہوئی کہ کون سے حادثہ یا وقت اول مبدا تاریخ ایام اہل اسلام کا مقرر کریں سب نے متفق اللفظ والمعنے ہو کر اول سال ہجرت نبوی علیہ السلام کا مقرر کیا یہ ہجرت پیغمبر خداؐ نے مکہ سے مدینہ منورہ تک فرمائی تھی اوس سال میں سے دو مہینے محرم اور صفر کی اور آٹھ روز ربیع الاول کے منقطع کر کے واسطے تجدید ہجرت کے رجعت قہقری اٹھ ستھ دن کی کر کے مبدا تاریخ سال نو کا ماہ محرم الحرام ٹھہرایا۔ بعدازاں اول روز محرم سے آخر روز عمر محمد مصطفےٰ صلعم تک بعد شمار کے دس برس دو مہینے ہوئے واقع میں اگر حساب کیا جاوے عمر نبیؐ کا ہجرت سے تو وہ نو برس گیارہ مہینے بائیس دن ہیں یعنی ایک ایچہ متضمن سالہائے ہجرت اور تواریخ

قدیمہ مشہورہ کا بنا کر اول کتاب میں درمیان مقدمہ کے لکھا ہے اگر کسی کو فاصلہ درمیان دو تاریخوں کے معلوم کرنا منظور ہو تو اوس جدول سے اسطور پر دریافت کرے کہ جہاں وہ دونوں تاریخ جس خانہ میں ملی ہیں اوسکو معلوم کرکے اور درمیان ہجرت کے دیکھے جو عدد کم ہو اوسکو زاید سے دور کرکے بچت جو رہے وہ فاصلہ ہے دونوں تاریخوں میں۔ مثلاً ہم چاہتے ہیں معلوم کرنا کہ کیا فاصلہ ہے پیدائش مسیحؑ اور پیدائش رسول اللہ کے بیں تو کم کریں ہم اوس فاصلہ کو جو درمیان پیدائش رسول اللہ کے اور

درمیان ہجرت کے ہیں وہ تریپن برس دو مہینے اور آٹھ دن ہیں اونکو ہمنے مفروق بنا کر چھ سو اکتیس سے جو مفروق ہیں دور کیا باقی رہے پانسو اٹھتر برس اوسمیں سے دو مہینے آٹھ دن کو بھی جب کم کردیا۔ وہ فاصلہ درمیان پیدائش پیغمبر خداؐ اور جناب مسیح علیہ کے ہوگا۔ اسیطرح سے جونسی دو تاریخوں میں کا فاصلہ نکالنا منظور ہو اوسے دریافت کرلے۔

تواریخ قدیمہ مشہورہ کے سال

واضح ہو کہ درمیان ہجرت نبویؐ اور آدم علیہ السلام کے بمقتضائے توریت یونانی اور بموجب مذہب مورخین کے چھ ہزار دو سو سولہ (۶۲۱۶) برس ہیں۔ اور بمقتضائے فحوائے توریت یونانی اور مذہب منجمین کے جیسا کہ انہوں نے اپنے زیچوں میں لکھا ہے پانچ ہزار نو سو ساٹھ (۵۹۶۷) ہیں اور بموجب بیان توریت عبرانیہ اور مذہب مورخین کے چار ہزار سات سو اکتالیس (۴۷۴۱) ہوتے ہیں۔ اور منجمین کے نزدیک دو سو انچاس برس جمع مذکورہ سے کم کرنی چاہئیں۔ اور بموجب فحوائے توریت سامریہ اور مذہب مورخین کے پانچ ہزار ایک سو ستتیس اور بموجب مذہب منجمین کے وہی دو سو انچاس کم کرنی چاہئیں۔ بہرحال اوس تواریخ قدیمہ میں جو بخت نصر سے اول نبی چلا آتا ہے اور درمیان ہجرت نبوی اور طوفان کے مورخین کے مذہب موافق تین ہزار نو سو چھتر (۳۹۷۶) برس ہوتے ہیں۔ اور طوفان جب آیا تھا اوسوقت حضرت نوح علیہ السلام کی عمر چھ سو برس کے تھے۔ اور بعد طوفان کے حضرت نوح علیہ السلام تین سو پچاس (۳۵۰) برس تک زندہ رہے تھے۔ اور منجمین کے نزدیک تین ہزار سات سو چھبیس (۳۷۲۶) برس ہیں جیسا کہ ابو معشر اور کوشیار وغیرہ نے اپنے زیچوں اور تقویموں میں لکھا ہے۔ اور جب

زبانیں مختلف اور بولیاں علیحدہ علیحدہ ہوگئیں تھیں وہیں اور ہجرت ہیں بموجب مذہب مورخین
کے تین ہزار تین سو چار برس ہیں اور منجمین کے دو سو انچاس برس کم کرنے چاہئیں جیسا کہ اوپر بیان
ہو چکا ہے اور درمیان پیدائش حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ہجرت کے بمقتضائے مذہب مورخین کے دو ہزار
آٹھ سو ستہتر ۲۸۷۷ برس ہوتے ہیں اور منجمین کے نزدیک دو سو انچاس برس کم کرنے چاہئیں اور درمیان ہجرت
اور بنا کعبہ معظمہ کی جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور اسکے بیٹے اسماعیل نے بنایا تھا دو ہزار سات سو اور قریب
ستہتر برس ہوتے ہیں جب کعبہ طیار کیا گیا اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ ایک سو برس کے تھے اور درمیان
ہجرت اور وفات حضرت موسیٰ علیہ کے مورخین کے نزدیک دو ہزار تین سو اٹھتالیس ۲۳۴۸ برس ہیں منجمین
کے نزدیک دو سو انچاس برس کم۔ اور درمیان ہجرت اور تعمیر بیت المقدس کے مورخین کے
نزدیک ایک ہزار آٹھ سو اور قریب دو برس کے ہیں جب اسکی تعمیر سے فراغت ہو چکی تھی وہ
سال گیارہواں جلوس حضرت سلیمان علیہ کا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ انتقال فرمائے کو پانچ چھبیس
برس ہو چکے تھے۔ منجمین کے نزدیک دو سو انچاس ۲۴۹ برس کم کرتے ہیں۔ اور درمیان ہجرت اور
ابتدا ملک بخت نصر کے ایکہزار تین سو انہتر ۱۳۶۹ برس ہیں اس میں کچھ خلاف نہیں۔ اور درمیان
ویرانی بیت المقدس اور ہجرت نبوی کے ایکہزار تین سو پچاس ۱۳۵۰ برس گذرے ہیں جب بیت المقدس
ویران ہوا تھا بخت نصر کے جلوس کو انیس ۱۹ برس گذر چکے تھے اور ستر برس تک ویران پڑا رہا
بعد انچاس ۴۹ برس گذرنے کے پھر اوسکی تعمیر ہوئی اور بنی اسرائیل آکر اوس میں بسے اور درمیان
ہجرت اور غلبہ پانے اسکندر کے دارا بادشاہ فارس پر نو سو چونتیس برس ہیں یہی ابتدا سلطنت
سکندر کی فارس پر تھی۔ بعد غلبہ پانے کے دارا پر سات برس سکندر جیا تھا۔ اور درمیان ہجرت
اور قطلیس کے نو سو ستائیس ۹۲۷ برس ہیں یہ شخص سکندر کا چھوٹا بھائی بارہ برس اوس سے عمر میں
کم تھا اوسکے بعد مقدونیہ کا یہ بادشاہ ہوا۔ بطلیموس نے اسکا ذکر کیا ہے۔ اور درمیان ہجرت
اور غلبہ پانے اغسطس کے قلوپطرا ملکہ مصر پر چھ سو باون برس ہیں جس سال میں غلبہ پایا تھا وہ
بارہواں برس سلطنت اغسطس کا تھا اور درمیان پیدائش حضرت مسیح اور ہجرت نبوی کے
چھ سو اکتیس برس ہیں اور وہ پیدائش مسیح کی جبکہ ہوئی تھی تین سو چار برس اسکندر کے
غلبہ کو دارا پر۔ اور اکیس ۲۱ برس غلبہ اغسطس کو قلوپطرا پر گذرے تھے اور درمیان ہجرت اور

ویران ہونے بیت المقدس کے دوسری دفعہ پانسو اٹھاون ۵۵۸ برس ہیں۔ یہ ویرانی اور تباہ ہوجانا بیت المقدس کا بعد چالیس ۴۰ برس جناب مسیح کے ظہور میں آیا تھا اور اسی سال میں تمام یہود پراگندہ اور متفرق ہوگئے تھے اور درمیان ہجرت اور ابتدا سلطنت اور یانوس کے پانسو ساٹھ ۵۶۰ برس ہیں۔ اور درمیان ہجرت اور قیام سلطان اردشیر بن بابک کے چار سو بائیس ۴۲۲ برس کا فاصلہ ہے یہی تاریخ تباہی ملوک طوائف کی ہے اور درمیان ہجرت اور ابتدار و قلطیانوس تین سو انتالیس برس ہیں۔ یہ بادشاہ اخیر بت پرست شاہان یونان میں سے ہے۔ اور درمیان ہجرت اور پیدائش پیغمبر خدا کے ترپن ۵۳ برس اور دو مہینے آٹھ دن کا فاصلہ ہے۔ اور درمیان ہجرت اور مبعوث ہونے پیغمبر خدا کے تیرہ برس دو مہینے اور آٹھ دن ہیں۔ اور درمیان ہجرت اور وفات پیغمبر خدا میں نو برس گیارہ مہینے بائیس دن ہیں بعد ہجرت کے۔

بیان ہے سبب ہجرت کا

واضح ہو کہ سبب ہجرت فرمانے رسول اللہ صلعم کا یہ تھا کہ قوم قریش نے یہ خیال کیا تھا کہ چونکہ رسول اللہ کے مددگار اور معاون اب بہت ہوگئے ہیں اور اصحاب میں بھی بہت آدمی داخل ہیں ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ مکہ سے اپنے معاونین کو ہمراہ لیکر مدینہ پر چڑھائی کرکے اپنے قبضہ میں لاویں اس سے بہتر یہ ہے کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک آدمی اپنے ہمراہ جمع کرو اور رسول اللہ پر تلوار کشی کرکے اوسکو قتل کرو۔ یہ خبر جب پیغمبر خدا کو معلوم ہوئی حضرت نے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو ارشاد کیا کہ یا علی تم میری جائے پر یہ سبز چادر میرا اوڑھ کر سو رہو اور میں چلا جاتا ہوں تم سب امانتیں اور دولتیں لوگوں کی جو میرے پاس سپرد کی ہوئی ہیں اونکو پہنچا کر ہر ایک کی ودیعت اوسکے سپرد کرنا اور مخالفین رسول مقبول کے یعنی کفار قریش وقت پیغمبر خدا کے دروازہ پر بارادہ کودنے حضرت کے گھر میں مجتمع ہو رہے تھے کہ حضرت نے ایک مٹھی خاک کی اپنے ہاتھ مبارک میں لیکر سورہ یٰسین اوپر پڑھکر پھونک کر اون کافروں کے سروں پر پھینکدی اور حضرت اوس مجمع میں سے صاف نکل گئے کسی نے حضرت کو نہ پہچانا لیکن کسی مخبر نے اونکو خبر دی کہ پیغمبر خدا تمہاری آنکھوں میں خاک ڈال کر چلے گئے اسلئے وہ نہایت مضطرب ہوئے اور اس راز کی تفتیش کی تو حضرت علی کو پیغمبر خدا

کی چادر اوڑھی ہوئی پایا لیکن اونکو صبح تک یہی خیال رہا کہ پیغمبر خدا سوتے ہیں۔ جب بوقت صبح حضرت علی بیدار ہوئے اونکی جھپکی کھل گئی اور یقین ہوگیا کہ پیغمبر خدا ہمارے ہاتھ سے نکل گئے حضرت علیؓ بھی تمام ودایع پیغمبر خداؐ کی سپرد کی ہوئیں اونکے وارثوں کو دیکر پیغمبر خداؐ کی خدمت میں تشریف لیگئے۔ جب پیغمبر خداؐ نے ہجرت فرمائی تو آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر میں تشریف لائے حضرت ابوبکر صدیقؓ بشارت ہجرت کی سنکر بہت خوش ہوئے بلکہ اوس خوشی کے سبب رونے لگے اور حضرت کے ہمراہ ایک غار میں جسکا نام **ثور** ہے۔ یہ ایک پہاڑ ہے نیچے مکہ سے وہاں پہنچے۔ ایک شخص موسی عبداللہ ابن ارلیقط جو مشرک تھا کافروں سے کہا کہ میں تمکو پیغمبر خداؐ کے جانے کا حال اور جہاں وہ گئے ہیں بتلادونگا تم مجھکو کیا اجرت دوگے اونہوں نے اوسکو کچھ اجرت دیکر اپنا ہادی بنایا۔ پیغمبر خدا اوس غار میں ہمراہ ابوبکر صدیق رضہ کے تین دن چھپے بیٹھے رہے۔ بعد تین روز کے حضرت مع اپنے یار ابوبکر صدیقؓ اور عامر بن فہرہ کی جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا غلام تھا راہی طرف مدینہ منورہ کے ہوئے ہر چند کہ قریش نے پیغمبر خداؐ کے ڈھونڈنے میں کچھ کمی نہ کی تھی بلکہ سراقہ بن مالک المدلجی نے ایسا تعاقب کیا کہ حضرت کے قریب جا پہونچا اور حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کافروں نے ہمکو پالیا پیغمبر خداؐ نے ارشاد کیا کہ اے ابوبکر صدیق تو کچھ غم نہ کر کیونکہ خدا ہمارا نگہبان ہے اور ہمارے ساتھ ہے یہ فرماکر حضرت نے سراقہ مذکور کی حق میں بددعا کی بحر واس بددعا کے سراقہ کا گھوڑا پیٹھ تک اوس زمین سخت میں جو نرم نہ تھی دھس گیا۔ سراقہ نے پکار کر عرض کی کہ یا حضرت میرے واسطے دعا خیر فرمایئے میں کافر کو آپ تک آنے نہ دونگا بلکہ جو آیا ہوا پاؤں گا اوس سے یہ کہدونگا کہ پیغمبر خدا یہاں کو تشریف نہیں لے گئے ہیں میں ڈھونڈھ آیا ہوں حضرت نے دعا کی وہ گھوڑا نکل آیا لیکن وہ بسبب اپنے دل سخت ہونے کے پھر باز نہ آیا بلکہ اوسنے پھر تعاقب کیا۔ حضرت نے پھر بددعا کی پھر گھوڑا دھس گیا۔ دوسری بار اوسنے پھر التجا کی کہ حضرت ایکبار مجھکو مخلصی ہوجاوے میں چلا جاؤنگا اور کسی ڈھونڈنے والے کو نہ آنے دونگا سب کھوجیوں کو ہٹا دونگا۔ حضرت نے پھر دعا کی اور فرمایا کہ چلا جا۔ چنانچہ سراقہ اولٹا پھر گیا اور جو شخص اوسکو ملا سراغ نکالنے والوں سے اوسکو یہ کہہ کر چلا جاتا تھا کہ کیوں تفتیش اور تلاش کرتے ہو پیغمبر خداؐ کا آگے کہیں کھوج نہیں ملتا اور پیغمبر خداؐ بارہویں تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ کو بوقت ظہر سنہ اول ہجری میں داخل مدینہ منورہ کے ہوئے۔ اور قبا میں کلثوم ابن الہدم کے پاس

فروکش ہو کر دوشنبہ - سہ شنبہ - چہار شنبہ - جمعرات حضرت نے وہاں تشریف رکھ کر مسجد قبا کی بنیاد ڈالی جمعہ کے روز حضرت برآمد ہوئے وہاں کے باشندوں کی یہ حالت تھی کہ جو حضرت کے ناقہ کو دیکھتا تھا اور جس گھر انصار کے حضرت گذرتے تھے بہت تواضع و تکریم سے پیش آتے تھے اور حضرت کے ناقہ کو روک روک لیتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ حضرت یہیں قدم رنجہ فرمائیے اور آرام کیجئے کیونکہ آپ بہت تھکے ہوئے ہونگے یہانتک کہ حضرت اسی تکریم اور تعظیم سے اوس مقام تک جس جائے مسجد نبوی بنی ہوئی ہے تشریف لے گئے - حضرت کا ارادہ سہل اور سہیل سے جو کہ دو لڑکے عمرو کے یتیم تھے ملاقات کرنیکا تھا اسلئے حضرت معاذ ابن عفرا کے مکان میں تشریف لے گئے - اور اوسجائے کو حضرت نے برکت دی اور ناقہ سے اوتر کر تشریف رکھی - ابو ایوب مارے شوق کے حضرت کی ناقہ کا کجاوہ اپنے گھر اوٹھا کر لے گیا چنانچہ حضرت بھی ابو ایوب انصاری کے گھر میں تشریف لے گئے تا طیاری مسجد نبوی اور مسکن شریف کے اوسی گھر پر قیام پذیر رہے کہتے ہیں کہ جس جائے مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی ہے وہ زمین بنی نجار کی ملک سے تھی اوس جائے پر درخت کھجور کے تھے اور ویرانہ پڑا ہوا تھا اور مشرکین کا وہاں قبرستان بھی تھا -

بیان ہے نکاح کرنے پیغمبر خدا کا حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رض سے

واضح ہو کہ پیغمبر خدا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قبل ہجرت فرمانے کے اور بعد فوت ہونے حضرت خدیجہ رض بیوی سابقہ کے نکاح کیا تھا مگر اس بیوی سے حضرت نے بعد گذرنے آٹھ مہینے کے ہجرت سے صحبت اور مباشرت فرمائی اون ایام میں جب صحبت میں حضرت کے آئیں اس بیوی کی عمر نو برس کی تھی اور جب پیغمبر خدا نے رحلت فرمائی اوسوقت اس بیوی کی عمر اٹھارہ برس کی تھی -

بیان بھائی چارہ ہونیکا درمیان مسلمانوں کے

مختصر ہے رہے کہ پیغمبر خدا نے حضرت علیؓ ابن ابی طالب کو بھائی بنایا چنانچہ حضرت علیؓ اسی واسطے درمیان کوفہ کے منبر پر اپنے ایام خلافت میں فرماتے تھے کہ اے مسلمانوں میں پیغمبر خدا کا بھائی ہوں اور اللہ کا بندہ ہوں جب حضرت علیؓ کو اپنا بھائی بنایا تو سب صحابہ نے آپس میں ایک دوسرے کو یا تفصیل بھائی بنائے حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر انصاری دونوں بھائی ہوئے۔ اور ابو عبیدہ بن الجراح۔ اور اسعد ابن معاذ انصاری دونوں بھائی ہوئے اور عمر ابن الخطاب اور عتبان بن مالک انصاری دونو بھائی ہوئے اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد ابن ربیع انصاری دونو بھائی ہوئے اور عثمان ابن عفان۔ اور اوس بن ثابت انصاری دونوں بھائی ہوئے اور طلحہ ابن عبیداللہ اور کعب ابن مالک انصاری دونوں بھائی ہوئے اور سعید بن زید اور ابی بن کعب انصاری دونوں بھائی ہوئے۔ مختصر ہے رہے کہ اول بچہ جو مہاجرین میں سے بعد ہجرت کے پیدا ہوا تھا وہ عبداللہ ابن زبیر ہیں اور بچہ جو انصار میں پیدا ہوا وہ نعمان ابن بشیر ہیں۔

بیان ہے بدل جانے قبلہ کا نماز میں

پوشیدہ نہ رہے کہ دوسرے سال ہجرت کے بموجب حکم خدا تعالیٰ کی بدل جانے قبلہ کا طرف کعبہ شریف کے اول اوسے نماز درمیان مکہ شریف کے اور بعد آنے رسول اللہ کے مدینہ میں بھی اٹھارہ مہینے تک بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی جاتی تھی۔ لیکن ماہ شعبان میں پیر کے دن پیغمبر خدا ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ دفعتہً کعبہ کی طرف پھر گئے وہ لوگ جو حضرت کے مقتدی تھے وہ بھی فوراً حضرت کے ہمراہ ہی پھر گئے اور نماز ہی میں رہے اور اسی سال میں یعنی ۲ھ ہجری میں رمضان شریف کے روزہ فرض ہوئے تھے اور اوسی سال میں پیغمبر خدا نے عبداللہ بن جحش اسدی کے ہمراہ آٹھ آدمی کر کے طرف نخلہ کے واسطے جاسوسی اخبار قریش کے روانہ فرمایا تھا یہ نخلہ درمیان مکہ اور طایف کے واقع ہے جب وہ لوگ وہاں پہنچے اونکے نزدیک قریش کے گدھے گذرے اون لوگوں نے اون گدھوں کو لوٹ لیا اور گدھے مقید کر کے معہ اونکے حضرت کے پاس لا حاضر کئے یہ اول غنیمت مسلمانوں کی تھی جو پہلی ہی دفعہ اونکے ہاتھ آئی (نقل کیا گیا ہے یہ کتاب الاشراق سے جو مسعودی کی تصنیف ہے ہے) اور اسی سال میں عبداللہ ابن زید بن عبد ابہ انصاری نے درمیان اپنی خواب کے دریافت

کیا تھا کہ اذان اس طور پر دینی چاہیئے جس سے مسلمانوں کو اطلاع وقت نماز کی ہو جایا کرے اور اوسکے خواب ہی کے موافق وحی بھی نازل ہوئی۔

بیان ہے اوس جنگ عظیم کا جسکو جنگ بدر کہتے ہیں

پوشیدہ نہ رہے کہ یہ وہ لڑائی ہے جس میں خدا تعالےٰ نے ظاہر کیا تھا یہ سچا دین دین اسلام ہے حال اسکا یہ ہے کہ قفل ملک شام سے ہمراہ ابوسفیان ابن حرب کے معہ جمعیت تیس ۳۰ مردوں کے قریش میں آیا تھا اوسکے پاس رسول اللہ نے چند آدمیوں کو بھیجکر اپنے پاس بلوایا یہ خبر ابوسفیان نے پاکر مکہ میں جاکر قوم قریش سے اس طور پر بیان کی کہ رسول اللہ کا ارادہ تم پر چڑھائی کرنے کا ہے یہ خبر سُنکر وہاں کے باشندوں کے تنوں میں آگ بھبھک گئی فوراً نو سو پچاس مرد کی جمعیت لیکر جن میں سو آدمی سوار باقی پیادہ تھے مکہ سے خروج کیا اس لڑائی میں تمام اشراف پیغمبر خدا پر چڑھ کر آئے تھے مگر ابولہب نہ آیا اوسکی جائے پر عاص بن ہشام تھا۔ اور اس طرف پیغمبر خدا کے ہمراہ تین سو مرد بدیں تفصیل تھے۔ ستر مہاجرین میں سے باقی انصار۔ اور سوار کوئی نہ تھا سوائے دو مردوں کے ایک مقداد بن کندی بلاشک و شبہ۔ اور دوسرے میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ وہ زبیر بن العوام ہے اور کوئی کہتا ہے کہ نہیں کوئی اور تھے اور ستر اونٹ حضرت کے ہمراہ تھے جب حضرت الصفرا میں پہنچے آپکو خبر آئی کہ مشرکین عیر کے پاس آپہنچے ہیں اوسمیں وہ لوگ اپنی جمعیت کے ساتھ اُتریں گے اسلئے حضرت نے وہاں سے کوچ فرماکر بدر میں ایک چشمہ خورد پر جو کہ ایک قبیلہ کا تھا مقام کیا حضرت سعد ابن معاذ نے لکڑیوں کی ایک چھت واسطے اجلاس فرمانے پیغمبر خدا کے بنادی اوسپر جناب سرور کائنات معہ ابوبکر صدیق رض کے بیٹھے اور حضرت نے قوم قریش کو ملاحظہ فرماکر دست بدعا ہو کر حضرت نے جناب باری سے عرض کی کہ اے خدا یہ قوم قریش بہت فخر اور غرور سے تیرے رسول کو جھٹلانے کے واسطے سوار لیکر آئی ہے جو تو وعدہ دیا تھا اوسکے بموجب اب اپنے بندہ کی مدد بھیج۔ حضرت یہ دعا کر رہے تھے کہ قریش بہت نزدیک آگئے اور عتبہ بن ربیعہ۔ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ یہ تین شخص ہنگامہ آرائے مقابلہ ہوئے پیغمبر خدا نے عبیدہ بن حارث بن مطلب کو ارشاد کیا کہ تم عتبہ سے مقابلہ کرو۔ اور اپنے چچا حمزہ کو ارشاد کیا

کہ شیبہ سے لڑو۔ اور علیؓ ابن ابی طالب کو حکم ہوا کہ ولید بن عتبہ سے مقابلہ کرو۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ نے شیبہ مذکور کا سر بُھٹا سا اوڑا دیا اور حضرت علیؓ نے ولید کو جہنم واصل کیا۔ اور علیدہ اور عتبہ دونو گھایل ہوئے۔ اوسنے اوسکو مارا اور اوسنے اوسکو حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ نے جو یہ حال دیکھا لپک عتبہ کو قتل کیا۔ اور عبیدہ کو دونوں نے اوٹھا لیا کیونکہ اونکے پیر کٹ گئے تھے چنانچہ وہ شہید ہوئے پیغمبر خدا اوس چبوترہ پر دُعا میں مستغرق تھے آپکے ہمراہ ابوبکرؓ بھی بیٹھے تھے اور حضرت یہی فرماتے تھے کہ اے خدا ہلاک کر اس قوم سرکش کو جو عبادت نہیں کرتی تیری درمیان زمین کے اور نجات دے ہمکو جیسا کہ وعدہ کیا ہے تو نے۔ حضرت ایسے بیہوش اپنی دُعا میں تھے کہ آپ کی چادر گر پڑی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے وہ چادر آپکے اوپر پھر اوڑھا دی اور کفار نے حضرتؐ کے اوس چبوترے تک آ ہجوم کیا آپ دفعتہً ہوشیار ہوئے اور فرمایا کہ اے ابوبکر اب اللہ تعالیٰ کی مدد آئی یہ فرما کر حضرت وہاں سے اوتر کر لوگوں کو لڑنے پر برانگیختہ کرتے اور ڈھارس دیتے ہوئے تشریف لائے۔ اور ایک مٹھی کنکروں کی حضرت نے ہاتھ میں لیکر قوم قریش پر پھینک کر یہ دعا دی بعد ازاں اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اونپر سختی اور تشدد کرو۔ چنانچہ اونکو شکست ہوئی یہ واقعہ سترہویں تاریخ ماہ رمضان اور جمعہ کو ہوا۔ اور عبداللہ ابن مسعود صحابی ابوجہل ہشام کا سر جو قتل روبرو پیغمبر خداؐ کے اوٹھا کر لیگیا حضرتؐ نے سجدہ شکر بجا لایا ابوجہل کی عمر بروقت مارے جانے کے ستر برس کی تھی۔ نام ابوجہل کا عمرو ہے وہ بیٹا ہشام کا پوتا مغیرہ کا پڑپوتا عبداللہ بن عمر بن مخزوم کا ہے۔ العاص بن ہشام بھائی ابوجہل کا بھی اسی جنگ میں مارا گیا تھا اس لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مدد کو ایک ہزار فرشتہ کی کمک دی تھی جب ابولہب نے یہ حال اہل بدر کا مکہ میں سُنا مارے غم والم کے سات دن کے بعد وہ بھی مر گیا تعداد مقتول مشرکین کی ستر اور مقیدین بھی اتنے ہی تھے سوائے اون ستر مرد مقتولین کے اور بھی ہیں۔ چنانچہ حنظلہ ابن ابوسفیان بن حرب۔ اور عبیدہ بن سعید بن العاص بن امیہ۔ ان دونوں کو حضرت علیؓ ابن ابی طالب نے قتل کیا۔ اور زمعہ بن الاسود کو حضرت حمزہؓ نے۔ اور حضرت علیؓ نے ملکر مارا تھا۔ اور ابوالبختری بن ہشام کو المجذر بن زیاد نے قتل کیا۔ اور نوفل بن خویلد بھائی خدیجہ کا جو ایک شیطان شیاطین قریش کا تھا۔ یہ وہ ہے جو نزدیک ابوبکر اور طلحہ بن خویلد کے بروقت اونکے مسلمان ہونے کے درمیان پہاڑ کے تھا اوسکو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔ اور

عمیر بن عثمان بن عمر التیمی کو بھی حضرت علیؓ نے قتل کیا اور سعود بن ابی امیہ مخزومی اوسکو حضرت حمزہ نے قتل کیا۔ اور عبداللہ بن منذر مخزومی کو حضرت علیؓ ابن ابی طالب نے قتل کیا۔ و منبہ بن الحجاج سہمی کو ابو الیسر انصاری نے قتل کیا۔ اور اوسکے بیٹے عاص کو حضرتؓ نے قتل کیا۔ اور اوسکے بھائی نبیہ بن الحجاج کو حضرت حمزہ اور سعد ابن ابی وقاص نے ملکر مارا۔ اور ابو العاص بن قیس سہمی کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔ اور منجملہ مقیدین کے ایک عباس چچا حضرت کے اور دو بھتیجے حضرت عباس کے ایک عقیل بن ابی طالب۔ دوسرا نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب تھے جب لڑائی سے فراغت ہوچکی حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ مقتولین کی لاش ایک کنوئیں میں جو قریب تھا ڈالدو چنانچہ چوبیس ۲۴ سرداران قریش کی لاش کھینچکر اوس کوئیں میں ڈال دیں۔ اور حضرت نے میدان بدر میں تین رات ہمراہ چودہ مرد کے جنکی تفصیل یہ ہے کہ چھ اونمیں سے مہاجرین اور آٹھ انصاری تھے اقامت فرماکر الصفرا کی طرف مال غنیمت لیتے ہوئے جنگ بدر سے مراجعت کی اوسوقت پیغمبر خداؐ نے حضرت علیؓ ابن ابی طالب کو ارشاد کیا کہ نضر بن حارث کو بھی قتل کردو یہ شخص پیغمبر خداؐ کا بہت دشمن تھا جسوقت پیغمبر خداؐ قرآن شریف پڑہا کرتے تھے وہ یہ کہا کرتا تھا کہ محمد اگلوں ہی کے قصوں کو بیان کرتا ہے کچھ نئی بات نہیں بولتا۔ جب اوسکا۔ حضرت علیؓ نے اڑا دیا۔ اوسوقت ارشاد کیا کہ عقبہ بن ابی معیطہ کو گردن مارو۔ فوراً وہ بھی قتل کیا گیا۔ حضرت عثمان بن عفان اس جنگ میں بموجب ارشاد پیغمبر خدا کے حاضر نہ تھے کیونکہ اونکی بیوی رقیہ جو حضرت کی بیٹی تھی بہت بیمار ہو رہی تھیں اسلئے حضرت نے اونکو فرمایا تھا کہ تم مدینہ ہی میں رہو چنانچہ وہ دختر نیک اختر رقیہ کی بیوی زوجہ حضرت عثمان بن عفان کی راہی ملک بقا ہوئی بروقت رحلت حضرت کے وہ رخ مبارک کو بھی دیکھنے نہ پائی۔ کیونکہ انیس ۱۹ روز سے حضرت مدینہ میں سے تشریف لے گئے تھے

بیان اوس لڑائی کا جو یہودیوں یعنے اولاد قینقاع نے حضرتؐ سے کی

یہ اول یہود ہیں جنہوں نے پیغمبر خداؐ کا عہد توڑا چنانچہ اسلئے حضرت نے درمیان سنہ ۲ ہجری

کے اونپر خروج کیا وہ قلعہ میں متحصن ہوئے حضرتؐ نے پندرہ دن تک اونکا محاصرہ کیا بعد ازاں بموجب حکم پیغمبر خداؐ کے وہ قلعہ میں سے نکلے حضرت چاہتے تھے کہ اونکو قتل کریں لیکن عبداللہ بن ابی سلول خزرجی منافق نے ربیہ یہود حلفاء الخزرج کے تھے حضرتؐ سے شفاعت اور عفو خطا چاہی حضرتؐ نے اوسکی طرف سے منہہ پھیر لیا۔ اوسنے پھر سوال کیا حضرتؐ نے منہہ پھیر لیا۔ آخر لاچار ہوکر حضرتؐ کے گریبان کو پکڑ لیا اور کہا کہ اے رسول اللہ ہمکو جواب باصواب فرمایئے۔ رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ افسوس ہے تجھپر چھوڑ دے مجھکو اوسنے کہا کہ یا حضرت قسم ہے خدا کی جب تک حضورؐ جواب باصواب فرمائیں گے نہ چھوڑونگا اوسوقت تک۔ حضرتؐ نے اوسکی جان بخشی فرمائی اور حکم دیا کہ اونکو جلاوطن کردو۔ اور سب اسباب اونکا لوٹ لو چنانچہ مسلمانوں نے فوراً اونکا اسباب چھین لیا

بیان غزوۃ السویق کا

اس لڑائی کا یہ حال ہے کہ ابوسفیان نے اس طور پر قسم کھائی تھی کہ جب تک محمدؐ سے نہ لڑلوں جب تک خوشبو نہ سونگھوں اور نہ عورت کے ہاتھ لگاؤں کیونکہ مقتولین بدر سے اوسکو کمال رنج تھا۔ اسلئے دوسو سوار لیکر لڑنے نکلا۔ اور اپنے آگے پیادے دینہ کیطرف روانہ کئے۔ جب وہ عریض پر پہنچے اونہوں نے چند مسلمانوں کو جو انصار تھے شہید کیا۔ جب رسول اللہ نے یہ حال سنا ابوسفیان کی تلاش میں حضرت بھی نکلے ابوسفیان مع اپنے یاروں کے بھاگ گیا۔ اور ایسا ڈر کر بھاگا کہ بہت اسباب چھوڑ گیا تاکہ ہلکا ہوجاوے چنانچہ بعض تھیلی ستو کی جو ساتھ لائے تھے نہ لیں اونکو اوسی مقام پر چھوڑا تاکہ تخفیف ہوجاوے اسواسطے اوسکو غزوۃ السویق کہتے ہیں۔ غزوہ کے معنے جنگ کے اور سویق ستو کو کہتے ہیں۔

بیان غزوۃ قرقرۃ الکدر کا

کہتے ہیں کہ یہ لڑائی تیسرے سال ہجری میں ہوئی تھی اصل یہ ہے کہ قرقرۃ الکدر نام ایک چشمہ کا ہے جو راہ اعراق سے طرف مکہ کے پیوستہ ہے مخبروں نے جب حضرت کو یہ خبر دی کہ اس مقام پر ایک گروہ قبیلہ سلیم۔ اور غطفان کا واسطے شورش اور فساد کے مجتمع ہوا ہے اسلئے پیغمبر خداؐ بارادہ

جنگ وہاں تشریف لے گئے تھے لیکن جب وہاں کوئی کافر حضرتؐ کے مقابل پر نہ آیا آپ نے طرف مدینہ کے نہضت فرمائی اوسی سنہ ۳ ہجری میں عثمان بن مظعون رضی اللہ فوت ہوئے اور اسی سال میں حضرت علیؓ کا نکاح حضرت فاطمہ بنت رسول اللہؐ سے ہوا تھا۔ اور اسی سال میں ایک لڑائی درمیان بکر بن وائل اور لشکر کسرا پرویز کی جسکا سپہ سالار ہامرز تھا ذی قار پر ہوئی۔ اس لڑائی میں فارسیوں کو شکست فاش ہوئی۔ ہامرز سپہ سالار بھی مارا گیا۔ اور بہت آدمی فارسیوں کے کام آئے۔ اسی سال میں امیہ ابن ابی الصلت نے بھی وفات پائی اوسکا نام عبداللہ بن ربیعہ تھا۔ وہ سرداران کفار سے گذرا ہے کتب انبیاء اوس نے سب پڑھی تھیں اور جانتا تھا کہ ایک نبی مبعوث ہوگا۔ مگر وہ یہ چاہتا تھا کہ میں خود نبی ہوتا تو خوب تھا اسلئے پیغمبر خداؐ کا اوسنے بہ سبب حسد کے انکار کیا اونکی تصدیق بہ سبب بغض نہ کی وہ ملک شام تک گیا تھا جب وہاں سے پھر کر آیا لوگوں نے اوسے کہا کہ اس کنوئیں میں جنگ بدر کی لاشیں پڑی ہیں اون مردوں میں شیبہ اور عتبہ دو بھائی ماموں زاد امیہ مذکور کے بھی تھے اونکی لاشیں دیکھکر امیہ مذکور کو بہت رنج ہوا۔ چنانچہ اوسنے اپنی اونٹنی کے دونوں کان کاٹ کر اوس کنوئیں پر بیٹھکر ایک مرثیہ بہت بڑا تصنیف کرکے ماتم کیا۔ قول مترجم (اوسکے اشعار تذکرہ عرب میں مینے لکھے ہیں)۔

اب شروع ہوا سنہ ۳ ہجری

اِس سال میں درمیان ماہ رمضان شریف کے حضرت امام حسن ابن علیؓ پیدا ہوئے اور اسی سال میں کعب ابن الاشرف یہودی مقتول ہوا اوسکو محمد مسلمہ انصاری نے قتل کیا تھا۔

بیان ہے جنگ اُحد کا

واضح ہو کہ تین ہزار قریش جنمیں سات سو زرہ پوش اور دو سو سوار تھے اور باقی پیادہ ہمراہ ابوسفیان ابن حرب کے مجتمع ہوکر ارادہ پرخاش کا رسول اللہ سے رکھتے تھے اس لڑائی میں زوجہ ابوسفیان کی یعنی ہند بنت عتبہ بھی اوسکے ساتھ تھی۔ پندرہ عورتیں ہاتھوں میں دف لئے ہوئے مقتولین جنگ بدر پر روتی اور مسلمانوں سے لڑنے کے واسطے مشرکوں کو برانگیختہ کرتی تھیں

یہ سب لوگ مکہ سے جمع ہوکر مقام ذوالحلیفہ میں جو مقابل مدینہ منورہ کے ہے بدھ کے روز چوتھی تاریخ ماہ شوال سنہ ۳ ہجری کو اترے اب رسول اللہ نے تمام صحابہ سے اس امر میں مشورت لی کہ آیا مدینہ سے نکل کر لڑنا چاہئے یا مدینہ ہی پر لڑیں عبداللہ ابن ابی بن ابی سلول منافق نے یہ کہا کہ یا حضرت آپ مدینہ ہی میں مقام فرمایئے کیونکہ وہ لوگ بہت جمعیت رکھتے ہیں میدان میں مقابلہ کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ اور بیشتر صحابہ نے عرض کیا کہ میدان میں نکلکر لڑنا اور کافروں کو شکست دینا مناسب ہے اسلئے پیغمبر خدا نے ایک ہزار صحابہ ہمراہ لیکر مقابلہ کفار پر مدینہ سے کوچ فرمایا کر مقام احد میں وقت پہنچے وہاں سے عبداللہ ابن ابی بن سلول منافق تین سو منافقوں کو اپنے ہمراہ لیکر الگ ہو گیا اور کہہ گیا کہ ہمنے اونکی اطاعت سب طرح سے کی مگر میری اونہوں نے جب نہ سنی تو اب ہم نہیں جانتے اوسکے جانے سے جو شخص منافق تھا وہ بھی اوسکا پیرو ہو گیا پیغمبر خدا ایک احد کی گھاٹی میں جاکر اترے حضرت کی پشت احد کی طرف تھی۔ یہ لڑائی ہفتہ کی سانویں تاریخ شوال کو ہوئی تھی حضرت کے ہمراہ سات سو آدمی تھے جن میں ایک سو آدمی زرہ پوش اور باقی بے زرہ مگر سب کے سب پاپیادہ تھے کسی کے پاس سوائے دو شخصوں کے گھوڑا نہ تھا۔ ایک رسول اللہ کے پاس تھا۔ اور ایک ابی بردہ کے پاس تھا اور مصعب ابن عمیر جو عبدالدار کی اولاد میں ہیں اوسروز علم بردار تھا۔ اور مشرکین کی میمنہ پر خالد بن ولید تھا میسرہ پر عکرمہ بن ابوجہل تھا۔ اور علم بردار اونکے عبدالدار کی اولاد کے آدمی تھے۔ حضرت نے پچاس آدمی تیر انداز اپنے پیچھے کی صف میں کھڑے کر دیئے تھے جسوقت جانبین کا مقابلہ ہوا اسوقت مسماۃ ہند بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان کے معہ اور عورتوں کے جو مشرکین کے پیچھے کھڑی ہوئی دف بجا رہی تھیں۔ یہ قصد اکہتی تھیں۔ افسوس ہے تم پر اے اولاد عبدالدار کی اور افسوس ہے تم پر اے بہادر مارے گئے تم ایک ظالم کے ہاتھ سے۔ اور حضرت حمزہ یعنی چچا پیغمبر خدا کے اس لڑائی میں خوب لڑے داد جوانمردی دیکر مسمی ارطاۃ علم بردار مشرکین کو قتل کیا۔ اسی اثنا میں سباع بن عبدالعزی بیٹا مسماۃ خنانہ کا جو مکہ میں تھے حضرت حمزہ کے سامنے آیا آپ نے اوسکو دیکھتے ہی فرمایا کہ آ حرامزادہ یہ کہتے ہی ایک ہاتھ تلوار آبدار کا اوسکے سر پر چھوڑا وہ وار خالی گیا پھر دوسری دفعہ وار کیا چاہتے تھے کہ دفعتہً حالت بیخبری میں مسمی وحشی عبد جبیر

بن مطعم نے جو رہنے والا حبش کا تھا ایک ہاتھ حربہ کا حضرت حمزہ کے مارا وہ شہید ہوئے۔ اور ابن قمیۃ اللیثی نے مصعب بن عمیرؓ علم بردار مسلمانان کو شہید کیا مگر وہ شخص جانتا تھا کہ میں نے رسول مقبول کو شہید کیا بعد شہید ہونے مصعب ابن عمیر کے پیغمبرؐ نے وہ علم حضرت علیؓ کو سپرد کیا حضرت علیؓ نے علم اٹھالیا۔

بیان حملہ کرنے مشرکین کا مسلمانوں پر پھر شکست پانا مشرکین کا

وہ مردمان تیر انداز جنکو رسول مقبول نے ایک مقام میں پر پیچھے مقرر کیا تھا بہ سبب دامنگیر ہونے طمع لوٹ کے جس مقام سے حضرتؐ نے نہ ٹلنے فرمایا تھا اوسکو چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔ خالد بن ولید نے جو ایک سوار مشرکین سے تھا یہ شور و غوغا برپا کر دیا کہ محمد مقتول ہوئے یہ سنتے ہی تمام مسلمان جو صف بستہ کھڑے تھے منتشر ہو گئے بلکہ قریب بھاگنے کے ہو گئے تھے۔ اوس روز مسلمانوں پر صدمہ عظیم برپا ہوا تھا کیونکہ ستر مسلمان شہید ہوئے اور مشرک کل بائیس مارے گئے اور بھاگڑ ایسی مچی کہ رسول اللہ تک نوبت بھاگنے کی آگئی۔ اسی اثنا میں ایک پتھر کفار کی طرف سے رسول اللہ کے ایسا زور سے آکر لگا کہ اگلی کچلی دانت کی ٹوٹ گئی اور ہونٹھ مبارک پر آیا۔ یہ پتھر عتبہ ابن ابی وقاص بھائی سعد ابن ابی وقاص نے مارا تھا۔ حضرتؐ نے یہ فرمایا کہ یہ گمراہ کس طرح سے نجات پاوینگے جنہوں نے اپنے نبی کا یہ حال کیا ہو کہ اوسکا منہ خون سے رنگ دیا حالانکہ وہ سوائے اسکے کہ اونکو ہدایت طرف خدا کے کرے اور کچھ نہیں کہتا فوراً ایک آیت بایں مضمون نازل ہوئی کہ اے محمد تم کو بجز راہ راست دکھلانے یا جہاد کرنیکے اور کچھ حکم نہیں ہے کیونکہ وہ لوگ ظالم ہیں حضرت جو سر مبارک پر خود پہنے ہوئے تھے اوسکے دونوں حلقے بہ سبب صدمہ چوٹ پتھر کے حضرت کے منہ میں گھس گئے تھے اوسوقت ابوعبیدہ بن جراح نے ایک حلقہ رسول اللہ کے منہ سے جب کھینچا فوراً وہ ایک کچلی گر پڑی جب دوسرا کھینچا دوسری کچلی گر پڑی تو گویا ابوعبیدہ نے دونو کچلی حضرت کی گرائیں۔ ابوسعید خدری جو حاضر تھے اونہوں نے حضرت کے دانتوں شہید کا جلدی

سے خون چوس لیا اور دانتوں کو نگل گیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے خون میں میرا خون پیوستہ ہوا وہ ہرگز آگ دوزخ نہ دیکھے گا۔ روایت کی گئی کہ حضرت طلحہؓ کا ہاتھ اسی لڑائی میں شہید ہوا وہ حضرتؐ کے سامنے سے مشرکین کی مدافعت کرتے تھے اوس روز حضرت دو زرہ پہنے ہوئے تھے اوس مدافعت کے باعث اونکا بھی ہاتھ کٹ گیا۔ اور جب ہندہ اور اوسکی ہمراہی عورتوں نے مسلمانوں کو مُردہ پایا اوسوقت ہر ایک کے کان اور ناک کاٹ کر اونکے گلوں کے ہار لئے۔ بلکہ مساۃ ہندہ نے یہ حرکت بد کی کہ حضرت حمزہ کا کلیجہ چیر کر دانتوں سے کچا ہی چبا کر کھا گئی۔ حضرت حمزہ کو ابوسفیان یعنی اس عورت ہندہ مذکورہ کے خاوند نے ایک نیزہ کی انی اونکی کن پٹیوں میں گھسیڑ کر شہید کیا بعد اونکے شہید ہونے کے پہاڑ پر کھڑا ہو کر غل مچا کر یہ کہا کہ آجکا دن بدر کا بدلہ ہے اور لڑائی ہے آسے لڑائی ظاہر کر اپنا دین و مذہب یہ کہکر ابوسفیان نے مع اپنے ہمراہیوں کے مراجعت کی اور یہ حضرت سے کہلا بھیجا کہ سال آیندہ میں لڑائی ہوگی۔ حضرتؐ نے بھی قبول فرمایا جب مشرکین مکہ میں چلے گئے اوسوقت حضرت نے حضرت حمزہؓ کی تلاش کی اونکی لاش پائی کان اور ناک کٹا ہوا تھا اور کلیجہ پھٹا ہوا پڑا تھا۔ حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ قوم قریش پر مجھکو فتح دیگا کہ تیس آدمی اسی طرح قتل کر کے دکھلا دونگا انشاء اللہ تعالیٰ بعد ازاں حضرتؐ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آیا اوسنے مجھ سے کہا کہ حمزہ کا نام سات آسمانوں میں یہ لکھا گیا ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب اسد اللہ و اسد رسول اللہ یعنی حمزہ بیٹا عبدالمطلب کا شیر ہے خدا اور رسول کا۔ بعد ازاں حضرت نے اپنا چادر اونکے جنازہ پر ڈالکر حضرت نے سات تکبیریں فرما کر نماز اونکے جنازہ کی پڑہی۔ پھر اور مقتولین کی لاشیں لوگ اوٹھا کر لائے اور حضرت اونپر معہ حمزہؓ کے جنازہ کے نماز پڑہتے جاتے تھے یہانتک کہ بہتر نمازیں حضرت نے حمزہؓ کے جنازہ پر ہمراہ اور شہیدوں کے پڑہیں۔ امام ابوحنیفہ اسلئے شہید کے جنازہ پر نماز پڑہنے کی دلیل لاتے ہیں۔ مگر امام شافعی اسکو نہیں مانتے بعد ازاں بموجب حکم پیغمبر خداؐ کے حضرت حمزہؓ مدفون ہوئے۔ لوگوں نے اپنے مُردوں کی لاشیں مدینہ میں لاکر دفن کیں مگر حضرتؐ نے فرمایا کہ جتنا جلد ہو سکا کرے اوتنا ہی جلد مُردے کو دفن کیا کرو۔ اوسکے دفن کرنے میں تاخیر نہ کیا کرو۔

اب شروع ہوا چوتھا سال ہجری

بیان جنگ رجیع کا

واضح ہو کہ صفر کے مہینے ۴ سنہ ہجری میں پیغمبر خدا کے پاس ایک گروہ قبیلہ اعضل اور القارہ سے آئے تھے اونہوں نے یہ عرض کیا کہ یا حضرت کوئی شخص دیندار جو مسایل اسلام سے خوب واقف ہو ہمارے ساتھ واسطے ہدایت ہماری قوم کے روانہ فرمایئے حضرت نے ان چھ آدمی مفصل ذیل کو اونکے ہمراہ کر دیا وہ یہ ہیں۔ ثابت بن الافلح۔ اور خبیب بن عدی۔ اور مرثد ابن مرثد الغنوی اور خالد بن بکیر اللیثی۔ اور زید بن الدثنہ۔ اور عبداللہ ابن الطارق۔ مگر اونپر مرثد ابن مرثد کو سردار مقرر کر کے حضرت نے اونکے ہمراہ روانہ کیا تھا یہ لوگ جب مقام رجیع پر پہنچے (رجیع نام ایک چشمہ ہذیل کا ہے جو چودہ میل عسفان سے واقع ہے) وہاں کفار نے اونسے بدسلوکی اور فریب کیا چھ اصحاب ہی لڑے تین شہید ہوئے اور تین شخص یعنے زید بن الدثنہ۔ اور خبیب اور عبداللہ بن الطارق مقید ہوئے اونکو گرفتار کر کے مکہ کی طرف وہ لوگ روانہ ہوئے لیکن عبداللہ بن الطارق پھر اونسے راہ میں لڑا چنانچہ مقام الجارہ میں وہ بھی شہید ہوا باقی دو صحابہ مقید اونکی قید میں وارد مکہ ہوئے کفار مذکور نے وہاں لاکر اون دونوں شخصوں کو قریش کے ہاتھ بیچ ڈالا قریش نے اون دونوں کو بھی قتل کیا وہ بیچارہ بھی شہید ہوئے۔

بیان غزوہ بیر معونہ کا

پوشیدہ نہ رہے کہ ماہ صفر سنہ ۴ ہجری میں ابوعامر بن مالک بن جعفر نیزہ باز نے پیغمبر خدا کی خدمت میں بحالت نفاق حاضر ہو کر یہ عرض کی کہ چند اصحابہ کو میرے ہمراہ نجد میں روانہ فرمایئے تاکہ یہ لوگ وحدانیت اور راہ خدا اون لوگوں کو تعلیم کریں کیونکہ یقین کامل ہے کہ بروقت اون لوگوں کے وہاں جانیکے سب آپ پر ایمان لے آئیں حضرت نے ارشاد کیا کہ صحابہ کو وہاں بھیجنے میں مجھکو یہ خوف ہے کہ وہ لوگ چونکہ کٹے کافر ہیں ایسا نہ ہو کہ ان مسلمانوں کو شہید کریں۔ ابوبرار نے عرض کی کہ میں بھی اونکی حمایت اور حفاظت کرونگا۔ آپ بیخیال نہ فرمادیں اسلئے پیغمبر خدا نے منذر بن عمر انصاری کے ساتھ چالیس مسلمان منتخب کر کے روانہ فرمایا۔ اون صحابہ میں عامر بن فہیرہ

غلام حضرت ابوبکر صدیق رضؓ بھی تھا جب یہ صحابہ بیر معونہ پر جو چار منزل مدینہ سے ایک منزل ہے جا کر اوترے وہاں سے نامہ رسول مقبول کا عامر بن طفیل کافر کے پاس بھیجا اوس مردود نے قاصد کو مار ڈالا اور بہت جمعیت اپنے ہمراہ لیکر رسول اللہ کے صحابہ پر چڑھائی کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا لڑائی ہونے لگی سب صحابہ شہید ہوئے مگر ایک لیے کعب ابن زید نجیم جہاں ہو کر مُردوں میں گر پڑا تھا وہ جان بچانے کے واسطے لاشوں میں مردوں کے چھپ گیا تھا وہ بچکر آیا اور رسول مقبول کی خدمت میں تا جنگ خندق حاضر رہا بروز خندق وہ شہید ہوا کہ عمرو بن امیہ الضمیری جو ایک انصاری انصار رسول اللہ میں سے تھا چراگاہ جنگل میں پھر رہا تھا اوسنے دور سے دیکھا کہ جس جائے مسلمانوں کا لشکر اوترا ہوا تھا وہاں گدو غیرہ جانور اوڑ رہے ہیں وہ بھاگا ہوا گیا سب کو مقتول پایا اسلیے اوسنے بھی کفار سے لڑکر شہادت پائی۔ اور ایک ابن عمر ابن امیہ کفار کی قید میں گرفتار ہوا تھا۔ مگر اوسکو عامر بن طفیل نے بہ سبب اسکے کہ وہ قبیلہ مضر سے تھا رہائی دی اوسنے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر سب ماجرا بیان کیا حضرت کو بہت رنج والم و غم اس واردات کے سننے سے ہوا۔

بیان لڑنے بنی نضیر یہودیوں کا

واضح ہو کہ ماہ ربیع الاول سنہ ۴ ہجری میں جیسا خدا نے اون یہودیوں کا محاصرہ کیا تھا اسی محاصرہ میں شراب کے حرام ہونے کی آیت نازل ہوئی تھی بعد گذرنے چھ روز محاصرہ کے کفار محصورین نے عرض کی کہ ہم لوگوں کو امن دیجیے ہم سب مال اور اسباب اپنا چھوڑ جاتے ہیں فقط ہتھیار اونٹوں پر لاد کر چلے جاتے ہیں حضرت نے منظور فرمایا چنانچہ مزامیر گانے بجاتے وہ لوگ اپنی شجاعت اور بہادری جتاتے ہوئے نکل گئے وہ موضع جس میں بستے تھے خالی کر دیا۔ حضرت نے سب مال اونکا لیکر مہاجرین پر تقسیم کیا انصار کو کچھ نہ دیا۔ مگر سہل ابن حنیف۔ اور ابو دجانہ کو اسواسطے کچھ دیا تھا کہ اونہوں نے اپنا فقر اور محتاج ہونا جتلایا تھا اون بنی نضیر کے کچھ لوگ شام کو چلے گئے اور کچھ خیبر میں جا بسے۔

بیان لڑائی ذات الرقاع کا

واضح ہو کہ ماہ جمادی الاول سنہ ۴ ہجری میں ایک گروہ قوم غطفان ذات الرقاع سے حضرت کا مقابلہ ہوا تھا ذات الرقاع اسواسطے کہتے ہیں کہ اون لوگوں کے نیزوں پر چیتھڑی اور پیوند پرانے لپٹے ہوئے تھے جب اون لوگوں نے حضرت کے سامنے جرأت لڑائی نہ پاکر جنگ موقوف کی اسی لڑائی میں ایک شخص نے جو قبیلہ غطفان سے تھا اپنی قوم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں محمدؐ کو بیشک شہید کرونگا۔ چنانچہ وہ حضرت کی خدمت میں آیا اور آتے ہی حضرت سے اوسنے کہا کہ یا حضرت اپنی تلوار مجھے دیجئے تاکہ میں دیکھوں کہ کیسی ہے۔ اوس تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا حضرت نے فوراً وہ تلوار اوس کے ہاتھ میں دی اوسنے کھینچکر ننگی کی اور ہلانے لگا چاہتا تھا کہ رسول مقبول پر ایک وار سخت کرے لیکن خدا نے اوسکو جرأت نہ دی اور مطلق ہاتھ نہ اوٹھا سکا مگر یہ اوسنے کہا کہ یا حضرت آپ مجھ سے کیوں ڈرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ میں تو مطلق نہیں ڈرتا یہ کہکر تلوار پھیر دی اسوقت ایک آیت نازل ہوئی جسکا یہ ترجمہ ہے کہ اے مسلمانوں یاد کرو اللہ کی نعمت اور حمایت جو تم پر ہے دیکھو جسوقت ایک قوم نے دست چالاکی کا تمپر قصد کیا خدا تعالیٰ نے اوسکو روک دیا وہ تم سے دست درازی نہ کرسکے۔

بیان جنگ بدر ثانی کا

واضح ہو کہ ماہ شعبان سنہ ۴ ہجری میں حسب وعدہ ابوسفیان کے حضرت تشریف فرما طرف بدر کے اسطے مقابلہ کفار کے ہوئے تھے اور ابوسفیان بھی مکہ سے کوچ کرکے چلا مگر راہ ہی میں سے مراجعت کرگیا جب ابوسفیان نہ آیا حضرت اوسکی انتظار دیکھکر مدینہ کی طرف مراجعت کرگئے۔ اسی سال میں حضرت امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔

اب شروع ہوا پانچواں سال سنہ ہجری کا

بیان غزوہ خندق کا

اس جنگ کو غزوۃ الاحزاب بھی کہتے ہیں یہ لڑائی درمیان ماہ شوال سنہ ۵ ہجری کے ہوئی تھی حال یہ ہے کہ رسول خدا کو یہ خبر پہنچی تھی کہ تمام قبایل واسطے لڑائی کے مجتمع ہوئے ہیں اسلئے بعد مشورت

رائے سلمان فارسی کی یہ تجویز ہوئی کہ ایک خندق گرد گرد مدینہ کے کھودی جائے اس خندق کی کھودنے میں پیغمبر خدا سے کئی معجزے ظاہر ہوئے تھے ازاں ایک روایت کی گئی ہے جابر سے وہ یہ کہتا ہے کہ خندق کھودنے میں ایک پتھر بہت سخت نکل آیا تھا وہ ہرگز ٹوٹتا نہ تھا حضرت نے پانی منگوا کر اوسمیں تھوک کر حکم دیا کہ اوس پتھر پر چھڑک دو۔ جب وہ پانی اوس پتھر پر چھڑکا گیا فوراً ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اور ایک یہ معجزہ ہوا کہ بشیر بن سعد انصاری کے بیٹی تھی ہمشیرہ نعمان بن بشیر کی اپنی ماں کے پاس سے کھجوریں واسطے اپنے باپ بشیر اور ماموں عبداللہ بن رواحہ کی لائی تھی جب وہ حضرت کے مقابل میں گذری آپ نے اوس سے پوچھا کہ اے لڑکی یہ کیا لائی اوسنے حضرت کے ہاتھ میں وہ کھجوریں ڈال دیں راوی کہتا ہے کہ وہ کھجوریں اتنی تھیں کہ حضرت نے دونوں ہاتھ میں لی نہیں مگر ایک ہاتھ بھی پر نہ ہوا حضرت نے فوراً ایک چادر منگوا کر وہ کھجوریں اوسپر پھیلا دیں اور حکم دیا کہ جتنے آدمی خندق کھود رہے ہیں سب کو بلا لو اور کہدو کہ کھانا تیار ہے سب چلے آؤ چنانچہ سب آکر کھانے لگے وہ کھجوریں غیب سے بڑھتی ہوئی یہانتک بڑھیں کہ جتنے آدمی خندق کھودتے تھے سب کھا کر سیر ہو گئے اور اوتنی ہی باقی رہ گئیں۔ دوسرا معجزہ یہ ہوا۔ روایت جابر سے وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک روز اپنی بیوی سے کہا کہ ایک بکری کا بچہ شب کو پھونک طیار رکھنا اور چند روٹیاں جو کی پکا رکھنا حضرت کی دعوت کرونگا۔ بوقت مراجعت خندق سے میں نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت ایک بچہ بکری کا اور روٹیاں جو کی آپ کے واسطے بندہ نے طیار کروائی ہیں آپ اونکو تناول فرمایئے اون ایام میں تمام دن خندق کھودا کرتے شام کو اپنے اپنے گھر ہم چلے آیا کرتے تھے۔ حضرت نے ایک آدمی سے یہ فرمایا تو پکار کر سب لوگوں سے کہدے کہ ہمراہ رسول اللہ کے جابر کے گھر کھانا کھانے چلو اوسنے فوراً تمام صحابہ میں منادی کر دی۔ جابر کہتا ہے کہ جسوقت تمام صحابہ جمع ہوئے میں کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا زبان پر لایا اور مجھکو بہت غم ہوا کیونکہ تو فقط حضرت کی دعوت کی تھی حضرت نے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ جتنے خندق کھودنے والے ہیں سب چلیں میں بھی یہ سمجھکر کہ رسول کی بات کو رد کرنا اچھا نہیں ہوتا چپ ہو رہا۔ جب حضرت مع جمیع اصحابہ کے رونق افروز میرے گھر ہوئے میں نے جلدی سے وہ روٹیاں اور گوشت بکری کے بچہ کا حضرت کے سامنے لا رکھا حضرت نے بسم اللہ پڑھکر برکت دی اور اوسمیں تناول فرمایا۔ پھر تمام صحابہ کھانے لگے اوسوقت یہ حالت تھی کہ ایک قوم کے آدمی جب کھا چکتے کھڑے ہو جاتے تھے دوسرے

قبیلہ کے لوگ کھانے پر بیٹھتے تھے۔ تمام خندق کے جتنے آدمی کھودنے میں شریک تھے سب کھا کر سیر ہو گئے اور سلمان فارسی یہ بیان کرتا ہے کہ خندق کھودنے میں میں بھی حضرت کے قریب کھود رہا تھا (سلمان فارسی اس لڑائی میں اول ہی اول حضرت کے ساتھ شریک ہوا ہے) پہلے اس سے کسی لڑائی میں ہمراہ نہ تھا۔ کھودتے کھودتے میں ایک ایسا پتھر نکل آیا کہ وہ پتھر کھد نہ سکا حضرت نے میرے ہاتھ سے کدال لیکر ایک ضرب اوس پتھر پر ماری ایک چمکار روشنی کا اوس پتھر میں سے نکلا پھر دوسری ضرب ماری اوسوقت بھی آگ جھڑی۔ پھر تیسری ضرب میں بھی روشنی پتھر میں سے نکلی سلمان فارسی کہتا ہے کہ میں نے حضرت سے کہا کہ قربان شوم یہ کیا چمکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اے سلمان دیکھا تو نے۔ میں نے عرض کی کہ یا حضرت دیکھا آپ نے ارشاد کیا کہ اول چمکارہ جو چمکا تھا اوسکے یہ معنے تھے کہ خدا تعالیٰ نے مجھکو ملک یمن دیا۔ اور دوسرے کے یہ معنے ہیں کہ ملک شام اور مغرب میں فتح کرونگا۔ تیسرا چمکارہ جو تھا اوس سے یہ مراد تھی کہ مشرق فتح ہوگا۔ جب پیغمبر خدا خندق طیار کر چکے مشرکین قریش نے دس ہزار آدمی اپنی قوم اور قبیلہ کنانہ سے اور قبیلہ غطفان اور اہل نجد سے جو اونکے ساتھ ہو لیکر چڑھائی کی۔ بنو قریظہ بھی کفار کے ساتھ تھے اونکا سردار کعب بن اسد تھا۔ اپنی لوگوں نے رسول اللہ سے عہد کیا تھا۔ اصحاب رسول اللہ کے اوسی عہد پر تھے مگر وہی لوگ پھر گئے تھے اور کفار کے ہمراہ ہو گئے تھے۔ اس عہد کے ٹوٹ جانے سے نفاق بہت پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ معتب ابن قشیر نے کہا کہ محمد ہم سے وعدہ کرتا ہے کہ کسرائے اور قیصر روم کے ہم خزانے کھائیں گے یہ امر محال ہے کہ عقل میں نہیں آتا کہ ہم اوپر بیٹھے رہیں تک مشرکین نے تیر برسائے۔ سوائے تیر باری کوئی لڑائی نہ ہوئی مگر بعد عرصہ مذکور کے مقابلہ ہونا شروع ہوا۔ جانب کفار سے عمرو بن عبدود جو کہ اولاد لوی ابن غالب سے ہے مقابلہ کو آیا۔ اوسکے مقابل حضرت علیؓ ہوئے۔ عمرو نے دیکھتے ہی حضرت علیؓ کو کہا کہ اے بھتیجے خدا کی قسم مجھکو یہ منظور نہیں کہ تجھکو قتل کروں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھکو یہ منظور ہے کہ تجھکو قتل کروں۔ یہ الفاظ سنکر اوسکو بھی غیرت آئی۔ اول اوترنے ہی اوسنے اپنے گھوڑے کے پیر کاٹے۔ پھر حضرت علیؓ پر حملہ کیا۔ حضرت علیؓ نے اوسپر حملہ کیا۔ دونوں کی ایسی کشتی ہوئی کہ سوائے غبار کے کچھ دکھلائی نہ دیتا تھا کہ کون اوپر ہے اور کون نیچے ہے مگر جب آواز ایک تکبیر کی آئی مسلمانوں نے یقین کیا حضرت علیؓ

نے اوس کافر کو پچھاڑا۔ بعد کم ہونے غبار کے دیکھا تو حضرت علیؓ عمرو مذکور کے سینہ پر چڑھے ہوئے اوسکا سر کاٹ رہے ہیں۔ بعد اس مقابلہ کے ایک ہوا چلی تھی جسکی خبر خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں یہ دی ہے (یاد کرو اے مسلمانو نعمت اپنے خدا کی جب چڑھ آئے کفار تمہارے مقابلہ کو بھیجے اللہ نے لشکر فرشتوں کے اور چلائی باد صبا۔ یہ لڑائی موسم سرما میں ہوئی تھی آخر ش ابوسفیان قریش کو لیکر کوچ کر گیا۔ قوم غطفان بھی یہ حال سنکر کہ ابوسفیان چلا گیا اپنے شہروں کو مراجعت کر گئے۔

بیان جنگ بنی قریظہ کا

جس روز لڑائی مذکور سے رسول اللہ فراغت پاکر مدینہ منورہ کو مراجعت کر کے تشریف لے گئے مسلمان اپنے اپنے ہتھیار کھولکر بیٹھے یہانتک کہ ظہر کا وقت آیا اوسیوقت حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کے پاس آیا عرض کی کہ یا رسول اللہ خدا تعالےٰ نے تمکو حکم دیا ہے کہ بنی قریظہ سے جاکر لڑو۔ حضرت نے فوراً ایک شخص کو حکم دیا کہ سب مسلمانوں کو یہ حکم سنا دو کہ جب تک بنی قریظہ کے پاس نہ جالیں نماز عصر نہ پڑھیں اوسی تعمیل حکم خدا کی جلد کرنی چاہیئے اور حضرت علیؓ کو علم مرحمت فرماکر اول روانہ کر دیا آپ ایک گھوڑے پر جو بنی قریظہ کا تھا جا اوترے پیچھے سے سب مسلمان آجمع ہوئے مگر ایک گروہ مسلمانوں کے بہت دیر کر کے بوقت شام آئے اونکی نماز عصر بھی قضا ہوگئی تھی بہ سبب اوس حکم کے جو رسول مقبول نے کیا تھا آپنے اونکو کچھ ملامت نہ کی۔ اس قوم کا پیغمبر خدا ۲۵ پچیس روز تک محاصرہ کئے رہے آخر کار اون لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ نے رعب ڈالدیا آپنے آپ باہر نکل آئے یہ قبیلہ اوسکا دوست تھا اون دونوں قبیلوں میں عقد محبت چونکہ بہت تھا اسلئے اوس قبیلہ کے لوگوں نے رسول اللہ سے درخواست کی کہ یا حضرت جسطرح آپنے بنی قینقاع کی بہ سبب قبیلہ الخزرج کے جان بخشی فرمائی تھی اُسیطرح سے اس قبیلہ کو ہمارے کہنے سے مخلصی دیجئے حال یہ ہے کہ رسول اللہ نے بنی قینقاع کو بہ سبب سفارش عبداللہ ابن ابی سلول منافق نجات دی تھی اسلئے بھی اونہوں نے یہی درخواست کی پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو سعد ابن معاذ کو حکم بنا دیں جو وہ کہے اوسکی تعمیل تم بھی کرو ہم بھی کریں یہ شخص چونکہ اوس قبیلہ کا سردار تھا اور اوس قبیلہ کے آدمی اس قبیلہ سے بہت محبت رکھتے تھے فوراً اونے منظور کیا۔ کیونکہ وہ یہ جانتے

تھے کہ سعد ابن معاذ ہماری مخلصی کے باب میں سعی کریگا حکم ہوا سعد ابن معاذ کو بلاؤ اس شخص کی رگ ہفت اندام میں ایک زخم گہرا بروز جنگ خندق آیا تھا اسلئے وہ پیدل نہ آسکا وہ لوگ دوڑکر ایک گدہی پر تکیہ لگاکر سہارے سے اوسکو ٹہلاکر رسول اللہ کی خدمت میں لائے مگر ساری راہ یہ کہتے آئے کہ اے سعد ہمارے حق میں بہتری کیجیو اور جہانتک ہوسکے ہماری مخلصی کے لئے سعی کریو جب سعد مذکور حاضر دربار نبوت شعار ہوا حضرت نے تمام صحابہ کو ارشاد کیا کہ اوسکی تعظیم کرو مہاجرین نے یہ کہا کہ رسول اللہ نے انصار سے تعظیم دلوائی ہے اور انصار یہ کہتے تھے کہ حکم عام ہے ہماری کچھ خصوصیت نہیں غرضیکہ سب تعظیم کو کھڑے ہوئے سعد کی کنیت ابو عمر تھی۔ اوس قبیلہ کے آدمیوں نے کہا کہ اے ابا عمر رسول اللہ نے آپکو ہمارے اوپر حکم اور منصف مقرر کیا ہے آپ ہمارے واسطے جو حکم دیں وہ ظہور میں آوے۔ سعد نے کہا کہ میں یہ حکم دیتا ہوں کہ مردوں کو مار ڈالو اور عورتیں اور لونڈیں اونکی گرفتار کرو اور اونکا مال سب آپس میں بانٹ لو پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اے سعد تو نے اسوقت وہ فیصلہ کیا جو خدا تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سے حکم کیا ہے حضرت نے وہاں سے عزم بہجت فرماکر مدینہ کا ارادہ کیا اور انصار نے اون لوگوں سے پہلے خندق کھدوائی بعد ازاں سب کی گردنیں کاٹ کر خندق مذکور میں لاشیں اونکی ڈالکر مٹی اوپر سے ڈالدی تخمیناً یہ سات سو آدمی تھے جو مارے گئے۔ بعد ازاں رسول خدا نے جتنی عورتیں اور لونڈیں بنی قریظہ کی گرفتار آئی تھیں اور جتنا مال غنیمت وہاں سے آیا سب میں سے پانچواں حصہ نکالکر باقی صحابہ کو تقسیم کردیا اور اپنے واسطے ایک عورت مسماۃ ریحانہ بیٹی عمرو کی چھانٹ کر لیلی کرلی۔ یہ عورت تا وفات پیغمبر خدا کے اونکے ملک میں رہی۔ بعد مقتول ہونے بنی قریظہ کے سعد ابن معاذ یعنے حکم مذکور کا بھی زخم پھٹ گیا وہ بھی راہی دار البقا ہوئے۔ واضح ہو کہ جنگ خندق میں چھ مسلمان شہید ہوئے تھے ازاں جملہ ایک سعد ابن معاذ مذکور ہے کیونکہ یہ زخم اوسکے جنگ خندق میں آیا تھا مگر اوس نے جناب باری سے یہ دعا کی تھی کہ اے خداوند جبتک کہ بنی قریظہ کی لڑائی سے فراغت نہ پالوں میں نہ مروں چنانچہ وہ دعا قبول ہوئی اوسیوقت اوسکا زخم بہر گیا جب بنی قریظہ مارے گئے اوسوقت موافق اوسکی استدعا کے پھر زخم پھٹ گیا اور وفات پائی۔ اس لڑائی بنی قریظہ میں کوئی مسلمان نہیں مرا مگر ایک مسلمان شہید ہوا یہ لڑائی بنی قریظہ کی ماہ ذیقعدہ سنہ ۵ ہجری میں ہوئی تھی اور تا شروع

سنہ ۶ ہجری پیغمبر خدا نے مدینہ میں تشریف رکھی۔

اب شروع ہوا سنہ ۶ ہجری

بیان جنگ بنی لحیان کا

اس سال میں رسول اللہ واسطے انتظام اہل حجیج کے بنی لحیان پر جہاد کرنے تشریف لے گئے وہ لوگ بہ سبب خوف کے پہاڑ پر جا چڑھے اسلئے پیغمبر خدا صلعم نے نزول اجلال عسفان پر فرما کر مدینہ منورہ کو مراجعت کی۔

بیان ذی قرد کا

جب پیغمبر خدا مدینہ منورہ میں چند روز قیام فرما چکے بعد ایک عرصہ کے یہ ہوا کہ عیینہ بن حصین الفزاری نے دودھ دیتی ہوئی اونٹنی رسول اللہ کی جنگل میں سے چرتی ہوئی پکڑ لی اسلئے رسول خدا صلعم نے روز چارشنبہ کو بارادہ جہاد کوچ کیا چوتھی تاریخ ربیع الاول کو ذی قرد کے پاس پہنچے لیکن وہ اونٹنی جب چھوڑ دی تب حضرت طرف مدینہ کے کوچ کر آئے۔ پانچ روز پیغمبر خدا مسافرت میں رہے۔ ذی قرد ایک گانوں دو رات بسی کے فاصلہ پر مدینہ سے خیبر کی راہ میں واقع ہے۔

بیان جنگ بنی مصطلق کا

واضح ہو کہ یہ لڑائی درمیان ماہ شعبان سنہ ۶ ہجری یا سنہ ۵ ہجری میں حسب اختلاف ہوئی تھی بنی مصطلق کا سپہ سالار جو مقابلہ میں آیا تھا حارث بن ابی ضرار تھا یہ لڑائی اوپر ایک چشمہ کے جسکو مریسع کہتے ہیں ہوئی تھی بعد مقاتلہ اور مقابلہ کے بنی مصطلق نے شکست کھائی کچھ مارے گئے اور کچھ مقید ہوئے اور مال اونکا سب مسلمانوں نے لوٹ لیا۔ مسماۃ جویریہ بیٹی اسی سپہ سالار حارث بن ابی ضرار کی ہے جو ثابت ابن قیس کے حصہ میں آئی تھی اوسنے رسول اللہ کو لکھ بھیجا تھا کہ آپ میری جان کے مالک ہیں۔ رسول اللہ نے اوس سے نکاح کر لیا تھا جب وہ عقد نکاح میں آگئی اوسوقت بنی مصطلق نے جو مقید تھے یہ کہا کہ ہم رسول اللہ کے رشتہ دار ہو گئے کیونکہ جویریہ ہماری بیٹی ہے

اوس سے حضرتؐ نے نکاح چونکہ کرلیا۔ اِسلئے اب وہ ہمارے داماد ہوگئے پیغمبر خداؐ نے اوس عورت کے اہل بیت میں سے ستّو آدمی آزاد کردیئے۔ یہ عورت اپنی قوم کے واسطے بہت مبارک تھی اسی لڑائی میں ایک انصاری نے ایک مسلمان مسمّی ہشام کو جو اولادلیث بن بکر سے تھا بھولے سے کافر جان کر قتل کرڈالا تھا۔ اوس مقتول کا بھائی مقیس جو مشرک تھا مکہ میں رہتا تھا اوسکو جب خبر پہونچی کہ ایک انصار نے میرے بھائی کو قتل خطأً مارڈالا ہے وہ درپے انتقام ہوکر آیا اور اوس نے بیان کیا کہ میں مسلمان ہوں اپنے بھائی کا خون بہا لینے آیا ہوں حضرتؐ نے اوسکو خونبہا دلوایا۔ جب اوسنے روپیہ خونبہا کا پالیا چند ایام رسول اللہ کے پاس ٹھہرکر اوس قاتل کو بھی مارکر مرتد ہوکر مکہ کو بھاگ گیا اس حال میں اوسنے چند شعر کہے ہیں ازاں جملہ ایک شعر کا یہ ترجمہ ہے:۔ آیا تھا میں مدینہ میں دیکھی تو نے میری قوت اور شجاعت اور ہوں طرف بتوں کے جیسا کہ اوّل تھا یہ وہی شخص ہے جس کا خون بروز فتح مکہ حضرتؐ نے ہدر فرمایا تھا اور حکم دیا تھا کہ جو کوئی اوسکو پاوے مارڈالے۔ اسی لڑائی میں جہجاہ غفاری۔ اور سنان الجہنی کی لڑائی ہوئی۔ ایک چشمہ پر ان دونوں کا مقابلہ ہوا۔ غفاری نے گروہ مہاجرین کو اپنی مدد کے واسطے پکارا اور جہنی نے انصار کو اپنی کمک کے واسطے آواز دی۔ عبداللہ ابن سلول منافق دیکھ کر بہت خفا ہوا چنانچہ اپنی قوم سے مخاطب ہوکر اوسنے کہا کہ اونہوں نے ہمارے شہروں میں آکر لڑائی کی اگر ہم مدینہ پر جا چڑھتے تو ہر ایک عزیز کو ذلیل کرتے اور خوب لڑتے لیکن یہ بات تم نے آپ کی کیونکہ پہلے تم نے اونکو اپنے شہروں میں اُتارنے دیا بعدازاں اپنے مال میں اونکو شریک کیا جو تم اول روز سے رُکے رہتے اونسے گھُل مل نہ جاتے تو وہ کبھی تمہارے مزاحم نہ ہوتے اپنے وطنوں کو مراجعت کرجاتے زید ابن ارقم جو اوسکے گروہ میں موجود تھا۔ اوسنے یہ سب بیان رسول اللہؐ سے کیا حضرت عمر ابن الخطابؓ عرض کی کہ یا حضرت عبداللہ بن بشیر کو حکم دیجئے تاکہ وہ عبداللہ منافق کو قتل کرڈالے۔ نبی نے فرمایا کہ اے عمر پھر لوگ کیا کہیں گے اگر اوسکو قتل کیا تو سب کفار یہ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو بھی قتل کرڈالا کرتے ہیں یہ فرماکر حکم کوچ کا ہوا۔ بعدازاں اسید ابن حضیر سے جو سفت حضرت کی ملاقات ہوئی آپنے سب حال عبداللہ کا جو اوسنے کفار سے کیا تھا بیان کیا اسید نے عرض کی کہ اوسکو حضور نکال دیں کیونکہ وہ شخص منافق ہے۔ رفتہ رفتہ یہ خبر اوسکے بیٹے کو پہنچی اوسکا نام بھی عبداللہ تھا وہ کامل مسلمان تھا اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے سنا ہے

کہ آپ میرے باپ کو قتل کیا چاہتے ہو اگر حضور مجھکو ارشاد فرماویں تو میں اوس منافق کا سر کاٹکر حضور کی خدمت میں بھیجدوں پیغمبر خدا نے ارشاد فرمایا کہ ہرگز نہیں یہ بات نہ کرنا تو اوس سے [illegible] سے پیش آ۔ اور اوسپر سختی نہ کرنا۔

بیان قصہ بہتان کا

جب پیغمبر خدا اس لڑائی سے پھر کر آئے تا ہنوز راہ ہی میں تھے کہ مطح ابن اثاثہ ابن عباد بن المطلب پھوپھی زادہ ابوبکر کے بھائی نے اور حسان ابن ثابت۔ اور عبداللہ بن ابی سلول خزرجی منافق نے۔ اور ام حسنہ بنت جحش نے یہ طوفان بندی کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صفوان بن معطل سے جو کہ اس لڑائی میں پیچھے کا سردار تھا زنا کروایا ہے جب حضرت عائشہ صدیقہ کی برأت اور پاک ہونے کی آیت نازل ہوئی اوسوقت حضرت نے ہر ایک شخص کی جنہوں نے بہتان بندی کی تھی اسی اسی کوڑے لگوائے۔ مگر عبداللہ ابن ابی منافق کو چھوڑ دیا اوسکو کوڑے نہیں مارے۔ روایت ہے کتاب اشراف مسعودی سے کہ آیت تیمم کی بھی اسی جنگ بنی مصطلق میں نازل ہوئی تھی۔

بیان عمرہ حدیبیہ کا

واضح ہو کہ ماہ ذیقعدہ سنہ ہجری میں بارادہ عمرہ کے رسول اللہ نے مہاجرین اور انصار کے کہ قریب چودہ سو آدمی کے تھے مدینہ سے کوچ فرمایا تھا آپکا ارادہ لڑائی کا مطلق نہ تھا کیونکہ قربانی کے لئے جانور حضرت نے روانہ کر دیئے تھے اور احرام باندھ چکے تھے۔ جب مرار کی گھاٹی پر جو کہ ایک جائے اوترنے کی مشہور ہے مقام حدیبیہ سے نیچے ہے کے پہنچے حضرت نے ارشاد کیا کہ اس جا اوترو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہاں پانی نہیں لوگوں کو بہت تکلیف ہوگی حضرت نے ایک آدمی کو اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکالکر دیا اور فرمایا کہ ایک کوئیں کے اوپر اسکو گاڑ دو۔ اوس تیر کے گاڑتے ہی کنوئیں کے پانی نے ایسی جوش زنی کی کہ وہ کنواں لبریز ہو کر بہنے لگا۔ یہ ایک مشہور معجزہ رسول خدا کے معجزوں میں سے ہے جسکو چودہ سو آدمی نے دیکھا۔ الغرض جبکہ وہاں قیام فرمایا ایک ایلچی

قریش کا عروہ بن مسعود ثقفی جو کہ اہل طائف کا سردار تھا پاس رسول مقبول کے بموجب ایما قریش کے حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ قریشوں نے ایک بار لڑائی کا بڑا بندوبست کیا ہے اور وہ لوگ آپ سے لڑنے کو بہت آمادہ ہو رہے ہیں آپ مکہ میں تشریف لیجا ہیئے۔ راوی کہتا ہے کہ عروہ بار بار حضرت کی ریش مبارک چھوتا جاتا تھا اور کلام کرتا تھا اور مغیرہ بن شعبہ جو ایک اصحابی پیغمبر خدا کے تھے وہ کھڑے ہوئے یہ کر رہے تھے کہ جب عروہ حضرت کی ریش کے ہاتھ لگاتا وہ تسمہ اوسکے ہاتھ پر کھینچکر مارتے اور فرماتے کہ دور رکھ ہاتھ اپنا قبل متوجہ ہونے رسول مقبول کے کہ جب عروہ نے دیکھا کئی دفعہ وہ تسمہ مار چکا خفا ہو کر کہنے لگا کہ تو کیا سخت اور بے لحاظ آدمی ہے کہ پیغمبر خدا پہ یہ لفظ سنکر ہنس پڑے سوائے اسکے عروہ نے اور اصحاب کا حال دیکھ کر بہت تعجب کیا کیونکہ وہ لوگ پیغمبر خدا کی بہت تعظیم و تکریم اس رتبہ کی کر رہے تھے کہ کسی کی آجتک نہ ہوئی تھی اور نہ ہوگی از انجملہ ایک یہ ہے کہ جب آپ وضو کرتے تھے حضرت کے پیروں اور ہاتھوں اور وضو کے دھوون کا پانی یعنی آب وضو اصحاب لے لیتے۔ اور جو تھوکتے تھے اٹھا لیتے تھے اور جو کوئی آپکا بال جھڑ جاتا تھا بطور تبرک جلدی سے اصحاب لے لیتے تھے یہ حال دیکھکر عروہ قریش کے پاس آیا سب حال بیان کیا اور کہا کہ قسم خدا کی میں نے کسریٰ اور قیصر کو اوس رتبہ اور عزت میں نہیں پایا جو کہ آجکل رسول مقبول کو حاصل ہے۔ پھر حضرت نے عمر ابن الخطاب کو بلا کر ارشاد کیا کہ تم قریش کے پاس جا کر کہو کہ رسول اللہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے حضرت عمر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قریش میرے دشمن جان ہیں کیونکہ میں نے اونکے ہمراہ بہت تشدد اور سختی کی ہے مجکو اپنی جان کا خوف ہے اوسوقت حضرت نے عثمان رض بن عفان رض کو پاس ابوسفیان اور شرفاء قریش کے روانہ فرمایا اور یہ کہلا بھیجا کہ رسول مقبول تم سے لڑنے کو نہیں آئے صرف ارادہ حج کعبۃ اللہ کے تشریف لائے ہیں قریش نے جواب دیا کہ اے عثمان اگر تم ارادہ طواف کر چکا ہو تو بیشک طواف کر جاؤ حضرت عثمان رض نے فرمایا کہ میں بدون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسطرح طواف کروں یہ نہیں ہو سکتا قریش نے خفا ہو کر حضرت عثمان رض کو گرفتار کر لیا اور حضرت کو یہ خبر پہونچی کہ عثمان رض کو شہید کیا اوسوقت پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اب بدون لڑائی اور قتل کفار کے ہم مراجعت نہیں کرینگے یہ فرما کر حکم بیعت کا دیا۔

بیان بیعت رضوان کا

واضح ہو کہ یہ بیعت رضوان ایک درخت کے نیچے اسبات پر ہوئی کہ تمام صحابہ نے یہ اقرار کیا کہ ہم اپنی جان دینگے کفار کو مارینگے اور خود مر جائینگے اس مقام سے ہرگز نہ ٹلیں گے۔ جابر نے کہا کہ ہمنے یہ بیعت صرف اسواسطے کی تھی کہ بھاگیں گے نہیں موجب شاد پیغمبر خدا کے سب لوگوں نے حضرت سے سوا جد بن قیس کے کہ وہ اپنی اونٹنی کے نیچے چھپ رہا تھا سامنے نہیں ہوا تھا بیعت مرنے پر کی اس بیعت میں چونکہ حضرت عثمان شامل نہ تھے اسلئے حضرت نے اپنے ایک ہاتھ کو حضرت عثمان کا ہاتھ فرض کر کے دوسرے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر اونکی طرف سے بھی بیعت کر لی تھی۔ جب صحابہ نے پر طیار ہو گئے اوسوقت یہ خبر آئی کہ حضرت عثمان رضہ مقتول نہیں ہوئے وہ زندہ ہیں قریش نے اونکو قید کر رکھا ہے۔

بیان صلح ہو جانیکا درمیان رسول اللہ اور قریش کے

واضح ہو کہ اسی اثنا میں سہیل ابن عمرو کو قریش نے واسطے صلح کے رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا اوسنے جاکر حضرت سے درباب صلح ہو جانے کی عرض کی حضرت نے مان لی اور صلح ہو گئی اوسوقت حضرت عمر ابن الخطاب نے بہ سبب گرمجوشی اسلام کے عرض کی کہ یا رسول اللہ یا تو آپ خدا کے رسول نہیں ہیں ویا ہم لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کسطرح حضرت عمر نے عرض کی کہ آپ دین اسلام کی کیوں عزت کھوتے ہیں ان لوگوں سے لڑنا ہی مناسب ہے رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ میں ایک بندہ خدا کا ہوں اور رسول اوسکا ہوں اوسکے حکم کے مخالف میں ہرگز نہیں کر سکتا مگر اتنا میں جانتا ہوں کہ وہ مجھکو تباہ اور ضایع نہ کریگا۔ بعد ازاں حضرت علیؓ کو بلا کر ارشاد کیا کہ اے علیؓ ایک صلحنامہ تحریر کرو۔ اس طور پر کہ اول میں اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو سہیل نے کہا کہ ہم یہ نہیں جانتے باسمک اللھم لکھو جو قریش لکھتے ہیں آپنے ارشاد کیا کہ باسمک اللھم ہی لکھو جب یہ لکھ چکے اوسوقت فرمایا کہ اے علی یہ لکھو کہ یہ صلح نامہ ہے جو رسول مقبول محمد رسول اللہ نے قریش سے کیا سہیل نے کہا کہ اگر ہم آپکو رسول جانتے تو آپسے لڑتے کیوں۔ آپ فقط اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیئے اور رسول اللہ کا لفظ نہ لکھیئے اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ اے علیؓ اس طور لکھو کہ یہ صلحنامہ محمد ولد عبد اللہ کا ہے جو سہیل نے اوسکے ساتھ بایں طور کیا کہ لڑائی دس برس تک موقوف کی گئی جو شخص محب محمد ہو اور رسول کی بیعت چاہے وہ داخل عہد محمد کے ہو۔ اور جو قریش کے ساتھ ہونا چاہے وہ اونکے ہمراہ رہے

بعد لکھنے کے مسلمانوں اور مشرکوں کی یعنی جانبین کی اوسپر گواہی ہوگئی۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اصحاب رسول اللہ یہ جانتے تھے کہ اب کے سال لکہ بالضرور فتح ہوگا کیونکہ رسول مقبول نے ایک خواب ایسا دیکھا تھا جس سے یہ امید تمام اصحابہ کو تھی جبکہ اونہوں نے اوسکے خلاف دیکہا کہ صلح ہوگئی اور رسول اللہ نے مراجعت فرمائی اس امر سے تمام صحابہ کو رنج عظیم لاحق ہوا تھا راوی کہتا ہے کہ التفاتم تھا کہ قریب ہلاکت وہ لوگ ہوگئے تھے الغرض بعد فراغت پانے اس جھگڑے قریش کے سے حضرت نے اپنا ذبیحہ قربان کیا اور سر منڈوایا۔ اوسوقت اور لوگوں نے بھی اپنے سروں کو منڈوایا اوس روز حضرت نے ارشاد کیا کہ آج کے روز اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کریگا۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جو لوگ بال کتروائیں اونپر بھی اللہ رحم کریگا یا نہیں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ سر منڈوانے والوں پر رحم کریگا پھر اصحابہ نے وہی عرض کی آپنے پھر وہی جوابدیا تین دفعہ وہی فرمایا۔ چوتھی دفعہ ارشاد کیا کہ بال کتروانے والوں پر بھی رحم کریگا بعد ازاں حضرت نے طرف مدینہ منورہ کے مراجعت فرمائی اور نا شروع سنہ ہجری مدینہ ہی میں قیام پذیر رہے۔

اب شروع ہوا سنہ ہجری

بیان جنگ خیبر کا

واضح ہو کہ درمیان ماہ محرم سنہ ہجری کے پیغمبر خدا نے خیبریوں کا محاصرہ کیا اور مال اونکا سب چھین لیا اور مضبوط قلعہ جو اونکے رہنے کا تھا وہ فتح کیا اول ہی اول حضرت نے قلعہ نام عم فتح کیا۔ پھر قلعہ قموص فتح کیا۔ ان دونوں قلعوں میں سے بہت عورتیں قیدی آئی تھیں چنانچہ اونہیں میں کی مسماۃ صفیہ بیٹی حیی ابن اخطب کی گرفتار آئی تھی یہ عورت اوس سردار کی بیٹی تھی اوسے رسول اللہ نے اپنا نکاح کیا اور آزاد کر دیا اوسکا مہر مقرر فرمایا کیونکہ خاصیت جناب سرور کی یہ تھی کہ لونڈی کو آزاد کر دیا کرتے تھے یہ حضرت نے قلعہ معسب کو جسمیں غلہ اور چربی اور گوشت بھرا ہوا تھا فتح کیا یہانتک کہ فتح کرتے ہوئے وطیح اور سلالم کے نزدیک پہنچے یہ دو قلعے بعد فتح خیبر کے فتح کئے تھے۔ روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ کو درد شقیقہ جسکو ادہا سیسی کہتے ہیں ہوا تھا جب قلعہ خیبر پر حضرت نے ڈیرا کیا آپکو وہی درد آدہا سیسی کا ہوا۔ حضرت ابابکر صدیق نے اوائل محرم ایک خیبریوں سے لڑائی کیا اور اپنی شجاعت

دکھائی اور خوب لڑے۔ دوسرے روز حضرت عمر ابن الخطاب نے علم سنبھالا وہ حضرت ابوبکر صدیق سے زیادہ لڑے اور بہت مردانگی اور شجاعت کام میں لائے جب رسول اللہ کو خبر ہوئی کہ تبتک خیبر فتح نہیں ہوا حضرت نے ارشاد کیا کہ قسم خدا کی کل کے روز بوقت صبح یہ علم میں ایسے شخص کو دونگا کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول خدا کا اوسکو دوست رکھتے ہیں کیونکہ وہ شخص بڑا حملہ آور بہادر ہے بلکہ وہ اس علم کو زبردستی چھین لیگا اور میدان جنگ کا عاشق ہے یہ بات سنکر تمام مہاجرین اور انصار نے گردن اوٹھاکر دیکھا حضرت علیؓ اوسوقت حاضر نہ تھے جب حضرت علیؓ تشریف لائے تو اونکی آنکھوں سے پانی بہتا تھا آنکھیں دکھتی تھیں ایک پٹی آنکھوں پر باندھی ہوئی تھی حضرت نے اپنے لب مبارک سے تھوک لیکر حضرت علیؓ کی آنکھوں پر مل دیا۔ فوراً آنکھیں اچھی ہوگئیں اور درد جاتا رہا پھر جنگ آنے وہ علم حضرت علیؓ کو مرحمت فرمایا اور حکم دیا کہ خیبریوں سے لڑو وہ علم لیتے ہی حضرت علیؓ خیبریوں کے مقابلہ کو تشریف لے گئے اوسروز حضرت علیؓ سرخ جبہ پہنے ہوئے تھے۔ مرحب جو اوس قلعہ کا سردار تھا حضرت علیؓ کے سامنے خود سر پر پہنے ہوئے یہ شعر کہتا ہوا نکلا

شعر

قد علمت خیبر انی مرحب ۔۔۔ شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علیؓ نے یہ شعر سنکر یہ شعر ارشاد کیا

شعر

انا الذی سمتنی امی حیدرہ ۔۔۔ اکیلکم یا السیف کیل السندرہ

پھر مقابلہ ہوا حضرت علیؓ نے ایک ضرب ایسی ماری کہ تلوار خود کو چیرتی ہوئی چھاتی تک پہنچی فوراً زمین پر گر پڑا۔ ابن اسحاق نے اسکے خلاف روایت کی ہے لیکن ہمنے جو ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے اوسکے مرتے ہی قلعہ خیبر فتح ہوا۔ یہ قلعہ بعد محاصرہ دس روز کے فتح ہوا تھا۔ اور ابو رافع غلام رسول اللہ کا یوں کہتا ہے کہ جب رسول اللہ نے حضرت علیؓ کو واسطے فتح خیبر کے روانہ فرمایا تھا میں بھی اونکے ہمراہ تھا جب وہ وہاں پہنچے ایک سوار اونکے مقابلہ کو باہر قلعہ کے آکر لڑا۔ اسی اثنا میں ایک یہودی نے حضرت علیؓ پر ایک ضرب ایسی کی کہ آپکی ڈھال گر پڑی۔ حضرت علیؓ نے خیبر کا دروازہ اپنی ڈھال بناکر لڑائی کی اور قلعہ خیبر فتح کیا جب فتح ہوچکا اوسوقت دروازہ خیبر کو زمین میں ڈالدیا اوسوقت ہم آٹھ آدمیوں نے زور آزما کر چاہا کہ اوس دروازہ کو اُلٹیں ہرگز نہ اولٹا گیا یہ خیبر درمیان ماہ صفر سنہ ۷ ہجری میں فتح ہوا تھا۔ جب فتح ہوچکا باشندگان خیبر نے عرض کی کہ ہم نصف پیداوار خیبر

پیدا ہوتے ہیں یعنی جو ثمر اور بار اور پھل اسجائے پیدا ہوگا نصف اوسکا ہمیشہ ادا کرتے رہیں گے حضرت نے ہمارا یہ صلح ہوگئی ایسا ہی اہل فدک سے معاملہ ہوا تھا مگر اتنا فرق ہے کہ فدک خاصتہً رسول اللہ کی ملک میں تھا اور خیبر تمام مسلمانوں کا تھا کیونکہ وہ بدون حاجت سواروں اور فوجکشی کے پیادہ پا مسلمانوں نے فتح کیا تھا اسی صلح پر یہودی تا زمانہ خلافت حضرت عمرؓ رہا کئے یعنی اسیطرح سے نصف پیداوار دیتے رہے اور نصف اپنے تصرف میں لاتے تھے جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اونہوں نے خیبریوں کو جلاوطن کردیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح خیبر سے فراغت پاچکے تو عنان عزیمت طرف وادی قراء کے پھیر کر ایکرات آپنے اوسکا محاصرہ کیا اور بہت جلد اوسکو فتح کرکے مدینہ شریف کو تشریف فرما ہوئے جبکہ قدم مبارک سے مدینہ کو رشک جنت فرمایا تو باقیماندگان مہاجرین بھی حبشہ سے سب آکر سے اونکے ہمراہ جعفر ابن ابی طالب بھی تھے روایت کی گئی کہ جبکہ جعفر ابن ابی طالب مع مہاجرین مابقی کے تشریف لائے نبیؐ فرماتے تھے کہ مجھکو معلوم نہیں کہ میں کونسی دو باتوں سے خوش ہوں یعنی فتح خیبر سے مجھکو زیادہ خوشی ہوئی ہے یا جعفر کے آنے سے کیونکہ پیغمبر خدا نجاشی کو درباب طلب مہاجرین اور نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان کے لکھ چکے تھے یہ ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کی بھی اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ہمراہ ہجرت کرگئی تھی وہاں جاکر عبیداللہ نصارائی ہوگیا۔ اور حبشہ میں رہنے لگا اسلئے اس عورت کے چچا کے بیٹے نے جسکا نام خالد بن سعید بن العاص بن امیہ تھا اوسکا نکاح پیغمبر خدا سے کردیا اور وہ حبشہ میں رہتا تھا وہ بھی مہاجرین میں شمار کیا جاتا ہے اور مہر چار سو دینار نبیؐ کی طرف سے باندہ کر اونکو روانہ کردیا تھا۔ جبکہ یہ خبر اوس عورت کے باپ ابوسفیان کو پہنچی کہ نبی صلعم سے ام حبیبہ کا نکاح ہوگیا ہے تو اوس نے کہا البتہ وے لوگ بڑی ناک والے ہیں یعنی ہاشمی عزت دار ہیں جب وہ عورت مع مہاجرین مابقی کے رسول اللہؐ کے پاس آئے تب نبی صلعم نے مسلمانوں سے ارشاد کیا کہ وہ مال غنیمت جو کفار کا آیا ہے اوسمیں سے اونکا حصہ بھی لگانا چاہیے چنانچہ اونکے حصہ بھی لگائے گئے اور جنگ خیبر میں زینب بیٹی حارث یہودیہ نے رسول اللہؐ کو بطور تحفہ ایک بکری زہر دار بھیجی تھی آپنے اوسکا ایک ٹکڑا لیکر چبایا پھر پھینکدیا اور ارشاد کیا کہ یہ بکر مجھکو خبر دیتی ہے کہ میں زہر آلودہ ہوں جب آپ مرض موت میں مبتلا ہوئے یعنی جس بیماری سے آپ کا انتقال ہوا تب آپنے فرمایا کہ وہ نوالہ زہر کا جو خیبر میں میں نے کھایا تھا ہر روز مجھکو تکلیف دیتا تھا آج وہ گھڑی ہے جس میں

انقطاع رگ جان ہے۔

ذکر ہے قاصدوں کا بھیجنا رسول اللہؐ کا طرف بادشاہان اطراف کے

درمیان سنہ ہجری کے رسول اللہ نے چند نامہ لکھکر قاصدوں کے ہاتھ بادشاہان اطراف کے پاس بایں مضمون روانہ کئے کہ تم لوگ مسلمان ہوجاؤ اور مجھپر اور خدا پر ایمان لاؤ۔ ازانجملہ عبداللہ ابن خذافہ کو کسریٰ پرویز بن ہرمز پاس روانہ کیا تھا جبکہ وہ پہنچا کسریٰ پرویز نے نامہ پڑھکر پھاڑ ڈالا اور کہا کہ میرا بندہ ہوکر مجھکو اسطرح لکھتا ہے جبکہ رسول اللہؐ کو یہ خبر پہنچی آپنے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اسیطرح اسکی سلطنت کو پھاڑ ڈالیگا۔ مگر کسریٰ نے اپنے عامل باذان کو جو یمن کا حاکم تھا یہ لکھا کہ اس شخص کو جو حجاز میں مبعوث ہوا ہے میرے پاس بھیجدے۔ باذان نے اپنی طرف سے ایک نامہ لکھا اور دو آدمیوں کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ جاؤ نبی کو دو اوسمیں لکھا تھا کہ کسریٰ پرویز نے آپکو طلب کیا ہے آپ کو چلیئے کہ ہمراہ ان دو آدمیوں کے فارس کو جاؤ۔ ان دو آدمیوں میں سے ایک کا نام خرخرہ تھا جبکہ وے دونوں دربار نبوت شعار میں پہنچے حضرتؐ نے ملاحظہ فرمایا کہ اون دونوں کی ڈاڑھیاں اور موچھیں مُنڈی ہوئی ہیں۔ آپنے عدم توجہی سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ افسوس ہے تم پر یہ کس نے تمکو حکم کیا ہے اسطرح کی شکل بنانیکا اونہوں نے کہا کہ ہمارے خداوند نعمت کسریٰ نے پیغمبر خداؐ نے ارشاد کیا کہ میرے خداوند نے یہ حکم کیا ہے کہ ڈاڑھی کو بڑھاؤں اور موچھیں کتراؤں۔ پھر اونہوں نے عرض کی جس مطلب کے لئے حاضر ہوئے تھے اور کہا کہ اگر تشریف لے چلیئے گا تو بہتر ہے ورنہ کسریٰ پرویز آپکو ہلاک کر ڈالیگا۔ رسول اللہؐ نے ارشاد کیا کہ اسکا کل جواب ملیگا اسی اثنا میں آسمان سے نبی صلعم کے پاس خبر آئی کہ خدا تعالیٰ نے کسریٰ پراوسکے بیٹے شیرویہ کو غالب کردیا اور اوسنے اپنے باپ کو قتل کیا فی الفور رسول اللہ صلعم نے اون دونوں قاصدوں کو بلاکر کہا کہ اسطرح سے معاملہ ہوا ہے۔ اور آپنے ارشاد کیا کہ جہانتک ملک کسریٰ کا پھیلے گا وہاں تک میرا دین پھیلتا چلا جائیگا۔ اب تم باذان کے پاس جاؤ اور اوس سے کہو کہ مسلمان ہوجاوے۔ چنانچہ وے دونوں باذان کے پاس مراجعت کرکے گئے اور ساری واردات بیان کی اسی اثنا میں ایک پروانہ شیرویہ کا باذان کے پاس آیا اوسمیں لکھا تھا کہ میں نے اپنے باپ کو قتل کر ڈالا ہے۔ اور تو نبی صلعم سے کچھ

معترض نہ ہونا یہ حال دیکھکر باذان مسلمان ہوگیا اور اوسکے ساتھ بہت آدمی فارس کے مسلمان ہوئے
اور ایک قاصد رسول اللہ نے قیصر روم کے پاس روانہ کیا تھا اسکا نام دحیۃ بن خلیفۃ الکلبی تھا جبکہ
یہ قاصد قیصر روم کے پاس گیا اور بادشاہ نے نامہ رسول مقبول کا پڑھا بہت تعظیم اوسکی کی چنانچہ اپنے
رخساروں پر ملا اور چوما اور قاصد کو بعزت تمام رخصت کیا اور ایک قاصد اپنے مسمی حاطب بن ابی
بلتعہ کو مصر کے بادشاہ کے پاس بھیجا تھا اوس بادشاہ کو مقوقس جریج ابن متی کہتے تھے اوسنے حاطب
مذکور کی بہت عزت کی اور چار لونڈیاں بعض کہتے ہیں دو بطور تحفہ رسول اللہ کے پاس روانہ کی تھیں
ایک اونہیں کی ماریہ قبطہ ہے جس سے ایک لڑکا ابراہیم پیغمبر خداؐ کی پشت سے پیدا ہوا تھا۔ اور اسی بادشاہ
نے ایک خچر واسطے پیغمبر خداؐ کے جسکو دلدل کہتے ہیں۔ اور ایک گدھا جسکا نام یعفور ہے بطور تحفہ بھیجے تھے
اور ایک قاصد مسمی عمرو بن امیہ بادشاہ حبشہ کے پاس رسول اللہ نے بھیجا تھا۔ اوسنے بھی نامہ رسول
مقبول کا چوما۔ اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتھ سے جبکہ وہ اوسی کے پاس درمیان ہجرت کے تشریف
رکھتے تھے مسلمان ہوا۔ اور ایک قاصد مسمی شجاع بن وہب الاسدی طرف حارث بن ابی شمر غسانی
کے روانہ کیا تھا جبکہ یہ قاصد نامہ لیکر پہنچا اور اوسنے نامہ رسول اللہ کا پڑھا بہت خفا ہوا اور کہا کہ خبردار
رہنا میں اوسکی طرف چڑھ کر آتا ہوں جبکہ نبی صلعم کو یہ خبر پہنچی آپنے بددعا دی اور کہا کہ تباہ ہوجاویگا
ملک اوسکا۔ اور ایک مسمی سلیطہ بن عمرو کو ہوذۃ بن علی نصرانی بادشاہ یمامہ کے پاس روانہ کیا
تھا۔ ہوذۃ نے یہ کہا کہ اگر حکومت بھی دے تو میں آتا ہوں اور مسلمان ہوجاتا ہوں والا نہ میں
اوس سے لڑونگا۔ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ کرامت اور بزرگی دنیا کی یہاں نہیں
ملتی اے خدا تعالیٰ دور رکھ اوسکو۔ یہ دعا مستجاب ہوئی بعد چند روز کے وہ مرگیا۔ ہوذۃ نے ایک
آدمی مسمی ارحال کو پیغمبر خداؐ کے پاس بھیجا تھا چنانچہ وہ آیا اور مسلمان ہوا اور سورہ بقر پڑھکر اوسکو
سوچ سمجھکر یمامہ کو گیا مگر وہاں جاکر مرتد ہوگیا اور یہ بیان کیا کہ نبی صلعم کے ہمراہ مسلمۃ الکذاب بھی نبوت
میں شامل ہورہا ہے۔ اور پیغمبر خداؐ نے العلاء الحضرمی کو جسکو منذر بن سعدی کہتے ہیں ملک بحرین
پر روانہ کیا تھا۔ یہ شخص فارس کی طرف کا تھا مسلمان ہوگیا تھا۔ جب بحرین میں یہ گیا تب تمام عرب
بحرین کے اوسکے سبب ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے۔

ذکر عمرۃ القضا کا

واضح ہو کہ رسول مقبول درمیان ماہ ذیقعدہ سنہ ہجری کے بارادہ ادا کرنے عمرہ کے مکہ شریف کو تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ ستر اونٹ تھے جبکہ خیام نبوی قریب مکہ شریف کے آئے تب قریش لوگ واسطے استقبال کے مکہ سے نکلے اور آپس میں کہتے تھے کہ ایکی بار رسول اللہ نے بہت محنت اور مشقت اوٹھائی ہے چنانچہ دار الندوہ کے پاس آپ کے گرد گھوم کر صدقے ہوئے جبکہ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت لیٹ گئے اسطرح پر کہ وسط چادر کی اپنے دہنے بازو کے نیچے بچھائی اور دونوں سرے اوسکے بائیں طرف کو ڈال لئے پھر آپ نے ارشاد کیا کہ رحم کرے اللہ قوت والوں پر اور آپ نے چار گشت طواف کی کی پھر صفا اور مروہ میں دوڑے اسی سفر میں جناب رسول خدا نے میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا تھا اس عورت کے چچا عباس نے آپ سے نکاح کر دیا تھا کہتے ہیں کہ احرام ہی میں آپ نے اوس سے نکاح کیا یہ بات آپ کے ہی خواص سے تھی پھر مدینہ منورہ کو تشریف لے گئے۔

اب شروع ہوا آٹھواں سال سنہ ہجری نبوی کا

ذکر ہی مسلمان ہونے خالد بن الولید اور عمر ابن العاص کا

درمیان اسی سال یعنی سنہ ہجری میں خالد بن الولید اور عمرو بن العاص السہمی اور عثمان بن طلحہ بن عبد الدار مسلمان ہوئے بعد ازاں درمیان جمادی الاول سنہ کے ایک لڑائی ہوئی جسکو غزوہ موتہ کہتے ہیں یہ اول لڑائی تھی درمیان مسلمانوں اور رومیوں کے۔ رسول اللہ نے تین ہزار آدمی واسطے لڑائی رومیوں کے روانہ فرمائے اور اونکا سردار زید بن حارثہ مقرر کیا جو حضرت کا غلام تھا اور بروقت رخصت کے جناب سرور کائنات نے یہ ارشاد کر دیا تھا کہ اگر زید مارا جائے تو جعفر ابن ابی طالب فوجکا سردار رہے۔ اور بر تقدیر اگر وہ بھی شہید ہو جاوے تو عبد اللہ ابن رواحہ لشکر کا سپہ سالار ہوگا۔ جب یہ لشکر مسلمانوں کا موتہ کی زمین میں جو شام میں واقع ہے جا پڑا اور رومی لوگ اور عرب فیروزمند قریب ایک لاکھ آدمی کے اونکے مقابل ہوئے اور لڑائی شروع ہوگئی۔ ناگاہ زید علم بردار مارا گیا۔ جعفر نے وہ نیزہ آپ لیا اور لڑائی بدستور شروع رہی اتفاق سے جعفر ابن ابی طالب بھی شہید ہوئے۔

تب عبداللہ بن رواحہ نے علم پکڑا وہ بھی شہید ہوا۔ اب لشکر مسلمانوں کا بے سر ہوگیا۔ جب کوئی سردار لڑنیوالا نہ رہا تب سب مسلمانوں نے مجتمع ہوکر خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا۔ خالد نے نیزہ ہاتھ میں لیکر مدینہ منورہ کو مراجعت کی۔ اِس جنگ کا سبب یہ تہا کہ رسول اللہ صلعم نے حارث بن عمیر کو قاصد بناکر بادشاہ بصرے کے پاس ایک نامہ دیکر مثل اور بادشاہوں کے جیسے کہ اَوروں کو نامے بھجوائے تھے روانہ فرمایا تھا۔ جب وہ قاصد موتنہ کی زمین میں پہونچا تو اوسکو عمر ابن شرحبیل نے مارڈالا چونکہ اَور کسی نے ایسی حرکت نہ کی تھی اِسواسطے یہ لڑائی برپا ہوئی۔

ذکر صلح کے ٹوٹ جانے اور فتح مکہ کا

پوشیدہ نہ رہے کہ باعث صلح کے ٹوٹ جانیکا یہ تھا کہ قبیلہ بنی بکر قریش کی طرف تھے اور اونکے عہد اور عقد میں مندرج تھے۔ اور قبیلہ خزاعہ رسول اللہ کیطرف تھا۔ موافق اوس صلحنامہ کے جسکا ذکر ہم اولاً کرچکے ہیں سنہ ۸ میں ایسا اتفاق ہوا کہ بنی بکر خزاعہ سے کہیں ملے اور اونہیں لڑائی ہوگئی لیکن قریش نے بنی بکر کی مدد اور کمک دی۔ اِسیواسطے وہ عہد جو قریش سے رسول اللہ نے کیا تھا فسخ ہوگیا قریش کو بھی اس نقض عہد اور حرکت ناشائستہ کرنیسے ندامت ہوئی اِسلئے ابوسفیان بن حرب مدینہ کو گیا تاکہ نئے سرے عہد باندہے اور اس ندامت کو کھودے۔ جب ابوسفیان مدینہ میں گیا اور اپنی بیٹی ام حبیبہ پیغمبر خدا کی زوجہ کے پاس گیا چاہتا تھا کہ پیغمبر خدا کے بچھونے پر بیٹھے ام حبیبہ نے وہ لپیٹ دیا ابوسفیان خفا ہوا اور کہا کہ اے بیٹی بچھونا تو نے اوٹھالیا مجھے بیٹھنے نہ دیا وہ بولی کہ یہ بچھونا رسول اللہ کا ہے اور تو کافر مشرک ناپاک ہے خفا ہوا اور بددُعا دینے لگا پھر وہاں سے اُٹھکر پیغمبر خدا کے پاس آیا آپ سے کلام کرتا رہا حضرت نے کچھ جواب نہ دیا۔ اتنے میں صحابہ کبار مثل ابابکر صدیق اور علی رض کے آگئے اون سے باتیں کرنے لگا۔ اونہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا لاچار ہوکر مکہ کو چلا گیا اور قریش کو جاکر جو وسپر وہاں گذرا تھا سب سُنایا۔ اور پیغمبر خدا نے یہ قصد کیا کہ قریش مکہ پر دفعتاً بیخبری میں چڑھ جاؤ۔ حاطب ابن ابی بلتعہ نے جو یہ سُن پایا اوسنے ایک کنیز کو جو بنی ہاشم کی مسماۃ سارہ کے ہاتھ قریش مکہ کو خط لکھہ بھیجا اور یہ پیغمبر خدا کے قصد لڑائی اور چڑھ آنیکا سب حال لکھہ دیا۔ اِس امر کی خبر خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کو دی آپنے حضرت علی رض ابن ابی طالب اور زبیر بن العوام کو بھیجا۔ اون دونوں

نے ساراہ کو گرفتار کیا اوسکے ہاتھ سے خط لیا اور حاطب کو پکڑکر معہ اوس نامہ کے پیغمبر خداؐ کے پاس حاضر کیا اوس سے پوچھا گیا کہ تو نے یہ کیا حرکت کی اور تجھکو کیا اون سے غرض تھی جو تو نے اطلاع اس امر کی قریش کو لکھنہ بھیجی اوسنے عرض کی کہ جناب عالی میری اولاد اور گھر کے لوگ اور قبیلہ یہ سب اونکے درمیان ہیں میں مسلمان کامل ہوں نہ پھرا ہوں نہ بدا عتقاد ہوا ہوں اپنے اہلخانہ کے بچاؤ کے واسطے مینے اونسے سازش کی تھی۔ حضرت عمر ابن خطاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھکو حکم دیجئے اسکا سر اُڑا دوں کیونکہ یہ منافق ہے رسول اللہؐ نے معاف فرمایا اور اوسکی جان بخشی کی۔ پھر پیغمبر خداؐ ماہ رمضان شریف میں بعد گذرنے دس روز کے درمیان اسی سال کے معہ مہاجرین اور انصار اور چند قبایل عرب کے بطرف مکہ نہضت فرما ہوئے آپکے ہمراہ دس ہزار آدمی تھے۔ جبکہ مکہ شریف کے پاس پہنچے تب حضرت عباس رسول اللہؐ کی خچر پر بایں ارادہ سوار ہوئے کہ شاید کوئی شخص لکڑی چنتا ہوا لکڑہارا یا کوئی چلتا پھرتا نظر پڑے تو اوسکو کہدوں۔ وہ جاکر پیغمبر خداؐ کے تشریف لانیکی خبر قریش کو کردے تاکہ وہ لوگ خواہاں امن ہوکر جناب سرور کائنات کی خدمت میں حاضر ہوں والا نہ سب مارے جائیں گے حضرت عباس فرماتے ہیں کہ جبکہ میں نکلا تو ناگاہ ابی سفیان بن حرب اور حکم بن حزام۔ اور بدیل بن ورقاء الخزامی کی آواز سُنی یہ لوگ جاسوسی کرتے پھرتے تھے۔ حضرت عباس نے وہ آواز سُنکر فرمایا کہ اے ابا حنظلہ یعنی ابا سفیان اوسنے جوابدیا کہ اے ابا الفضل مینے کہا ہاں۔ ابی سفیان بولا کہ حاضر ہوں۔ یہ آپکے پیچھے کیا غل غپاڑا ہے۔ مینے کہا کہ رسول اللہ صلعم دس ہزار مسلمان لیکر آئے ہیں ابو سفیان گھبرایا اور سٹپٹایا ہوا کہنے لگا کہ اب مجھکو کیا حکم کرتا ہے اے عباس مینے کہا آ خچر پر سوار ہوجا تاکہ تیری جان بچادوں رسول اللہ صلعم سے کہکر نہیں تو گردن مارا جائیگا وہ میرے پیچھے سوار ہوبیٹھا میں اوسکو رسول اللہ کے پاس لیے ہوے چلا آیا۔ اوسی راہ کو عمر ابن خطاب بھی تشریف لاتے تھے حضرت عمر بولے کہ اے ابا سفیان شکر ہے اوس خدا کا جسنے اب مجھکو طاقت دی تجھ بدون عقد اور عہد کے۔ پھر بہت سختی سے اوسکو رسول خداؐ کے پاس لے گئے اور کہا کہ اے رسول اللہؐ مجھکو حکم ہو تو میں اسکو گردن ماروں اور حضرت عباس نے سوال کیا کہ یا حضرت اسکو امن دیجئے۔ رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ اے عباس مینے اسکو امن دی کل کے روز اوسکو حاضر کرنا۔ حضرت عباس ابو سفیان کو اپنے خیمہ میں لے گئے اور دوسرے روز ہمراہ اپنے پیغمبر خداؐ کے پاس لائے۔ رسول اللہ نے ارشاد کیا

کہ اے ابوسفیان کیا تو نہیں جانتا کہ کوئی معبود لایق پرستش نہیں سوا ایک خدا کے۔ اوسنے کہا کہ البتہ جانتا ہوں۔ پھر ارشاد کیا کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو جانے کہ میں پیغمبر خدا ہوں۔ ابوسفیان بولا کہ قربان جاؤں اس امر میں ابھی مجھکو کلام ہے۔ حضرت عباس بولے کہ کمبخت جلد گواہی دے محمد رسول اللہ ہونیکی۔ ایسا نہ ہو کہ گردن مارا جائے۔ ابی سفیان نے محمد رسول اللہ کہا اور مسلمان ہوگیا۔ اور اوسکے ساتھ ہی حکم بن حزام اور بدیل بن ورقا بھی مسلمان ہوگئے۔ پھر پیغمبر خداؐ نے حضرت عباس کو ارشاد کیا کہ ابی سفیان کو مضیق الوادی میں لیجانا کہ خدا تعالیٰ کے لشکر کا مشاہدہ کرے اور دیکھے۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ ابوسفیان فخر کو بہت چاہتا ہے کوئی بات ہو موجب اسکے فخر کی اوسکی قوم پر کردیجے۔ حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوجاویگا یا جو کوئی مسجد میں آگھسے گا یا اپنا دروازہ بند کرلیگا اوسکو امن ہوگی۔ اور جو کوئی حکم بن حزام کے گھر میں آجاویگا اوسکی بھی جان بچ جائیگی۔ حضرت عباس کہتے ہیں کہ ابوسفیان کو موافق حکم پیغمبر خداؐ کے اپنے ہمراہ لشکر میں لیگیا۔ ابوسفیان جب قبایل عرب سے ملا ایک ایک قبیلہ کا حال پوچھتا جاتا تھا سب سے ملا اتنے میں رسول خداؐ اپنے لشکر سبز پوشوں یعنی مہاجرین اور انصار میں تشریف لائے اوس وقت کا یہ حال تھا کہ اوسکی کیفیت پتلی ہی آنکھ کی اوٹھا سکتی تھی اور کوئی بیان نہیں کرسکتا تھا کہ کتنا لشکر تھا۔ ابوسفیان نے یہ عزت اور شان دیکھکر مجھ سے کہا کہ اب تو تیرے بھتیجے کی بڑی سلطنت ہوگئی۔ میں نے کہا کہ کمبخت یہ رتبہ نبوت ہے نہ کہ رتبہ بادشاہت۔ اوسنے کہا ہاں سچ ہے۔ بعد ازاں رسول مقبولؐ نے زبیر ابن العوام کو ارشاد کیا کہ تو ہمراہ بعض لوگوں کے قبیلہ کدا کے ہاں جا اور سعد ابن عبادہ سردار قوم خزرج کو حکم کیا کہ تو ثنیہ کدا میں لوگ ہمراہ لیکر مکہ میں داخل ہو۔ اور حضرت علیؑ کو یہ ارشاد ہوا کہ علم ہاتھ میں لیکر مکہ میں گھسو کیونکہ حضرتؐ نے سنا تھا کہ آج بڑی بھاری لڑائی کا دن ہے۔ اور خالد ابن ولید کو ارشاد ہوا کہ مکہ کے نیچے سے ہمراہ تھوڑے سے آدمیوں کے آؤ اور کوئی لشکری آدمی نہیں لڑا کیونکہ حضرتؐ نے اول ہی سب کو منع کردیا تھا مگر خالد ابن ولید کو چند قریش ملے اونہوں نے اوپر تیر چلائے اور گھسنے سے روکا۔ اسلئے خالد ابن ولید اون سے لڑے اور اٹھائیس کافر جہنم واصل کرکے خدمت رسول مقبول میں جا حاضر ہوئے۔ رسول مقبولؐ نے ارشاد کیا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا تم کیوں لڑے۔ لوگوں نے عرض کی کہ خالد ابن ولید سے پہلے قریش نے جنگ کی تب بعد ازاں

دے لڑے ہیں آپ چپ ہو رہے مگر مسلمانوں میں کل دو آدمی مرے تھے۔ مکہ جمعہ کے روز اون دس روزوں میں جو رمضان شریف کے باقی رہے تھے فتح ہوا تھا اب اسمیں ابو حنیفہ اور شافعی کا اختلاف ہے کہ مکہ رسول مقبول نے بزور شمشیر لیا جیسا کہ شافعی کہتا ہے۔ یا بطور صلح فتح کیا جیسا کہ ابو حنیفہ کہتا ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کو قریش کی گردنوں کا مالک بزور کر دیا تب آپ نے ارشاد کیا کہ کیا سمجھتے ہو تم تمکو ماروں یا چھوڑوں اونہوں نے کہا جو اچھے سخیوں کا کام ہوتا ہے وہ کرو حضرت نے کہا چلے جاؤ تم کو ہمنے چھوڑ دیا۔ جبکہ تہلکہ جاتا رہا اور لوگوں کو اطمینان حاصل ہوا۔ تب نبی واسطے طواف کعبہ کے تشریف لے گئے اور آپنے سات دفع حالت سواری میں طواف کیا اور رکن کو ایک لکڑی سے جو آپکے دست مبارک میں تھی بوسہ دیا۔ پھر درمیان کعبہ کے تشریف لے گئے اوسمیں حضرت نے چند تصویریں ملایکہ کی اور ایک تصویر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دیکھی اوس کے ہاتھ میں تیر تھے حضرت نے یہ دیکھکر ارشاد کیا کہ مارے جاؤ وے لوگ جنہوں نے تمہارے ہاتھ میں تیر دیئے ہیں اور تصویر بنائی کجا حضرت ابراہیم اور کجا تیر جوئی کی بموجب مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ پھر ارشاد کیا کہ ان تصویروں کو توڑ ڈالو چنانچہ توڑی گئیں اور آپنے اندر کعبہ کے نماز پڑہی اور چھ مرد اور چار عورتوں کا خون ہدا فرمایا۔ یعنی یہ حکم دیا کہ جہاں پاؤ مار ڈالو ان چھ مردوں کی تفصیل یہ ہے کہ ایک عکرمہ بن ابی جہل تھا۔ اوسکی بیوی ام حکیم نے جناب سرور سے عرض کی کہ اوسکو امن ہو چنانچہ اوسکا خون بخشا گیا۔ پھر عکرمہ آکر شرف اندوز ملازمت ہو کر مسلمان ہوا۔ دوسرا ہبار ابن الاسود تھا۔ تیسرا عبد اللہ ابن سعد ابن ابی سرح تھا۔ یہ حضرت عثمان ابن عفان کا رضاعی بھائی تھا اوسکو حضرت عثمان اپنے ہمراہ پیغمبر خدا کی خدمت میں لائے اور سوال کیا کہ حضرت اسکا خون معاف ہو آپ بہت دیر تک چپ رہے اور سوچتے رہے پھر اوسکو بھی امن دی وہ بھی مسلمان ہوا۔ حضرت نے اپنے اصحاب سے ارشاد کیا کہ میں اتنی دیر تک عالم سکوت میں اسواسطے تھا تا کہ تم میں سے کوئی اوسکو مار ڈالے اصحاب نے عرض کیا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا تھا اور کیا وہ مارا گیا پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ نبی خائنۃ الاعین نہیں ہوا کرتے۔ اور اس عبد اللہ مذکور کا یہ حال ہے کہ یہ شخص قبل فتح مکہ کے مسلمان ہو چکا تھا وحی لکھا کرتا تھا۔ مگر اس کمبخت کو یہ دہشت تھی کہ قرآن شریف کو مبدل کیا کرتا تھا پھر مرتد ہو گیا تھا اسواسطے حضرت نے اسکا خون ہدا کر دیا تھا لیکن پھر مسلمان ہو گیا تھا اور حضرت

عثمان کی خلافت تک زندہ رہا حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں اوسکو مصر کا حاکم کر دیا تھا چوتھا مقیس بن صبابہ تھا اسنے ایک شخص انصاری کو جسنے اوسکے بھائی کو خطاً مار ڈالا تھا قتل کیا۔ پانچواں عبداللہ بن الخطل ہے۔ یہ شخص مسلمان ہوگیا تھا مگر ایک مسلمان کو مار کر پھر مرتد ہوگیا۔ چھٹا خوبرث بن نفیل تھا اسنے رسول اللہ کو بہت ایذا دی تھی کیونکہ اونکی ہجو کرتا پھرتا تھا۔ ایک جائے حضرت علیؓ کو کہیں ملگیا حضرت علیؓ نے اوسکا کام تمام کیا۔ وہ چار عورتیں جنکا خون رسول اللہؐ نے ہدا فرمایا تھا ایک اونمیں کی ہندہ زوجہ ابوسفیان کی ام معاویہ تھی جسنے حضرت حمزہ کا کلیجہ کھایا تھا اسنے یہ حکمت کی کہ قریش کی عورتوں میں چھپ کر رسول اللہؐ سے بیعت کی پھر رسول اللہؐ سے عرض کی کہ میں وہ ہندہ ہوں جسنے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ کھایا تھا میرا جرم معاف فرمائیے چنانچہ آپنے معاف کیا بروز فتح مکہ نماز ظہر کے وقت بلال نے کعبہ پر چڑھکر اذاں دی۔ مسماۃ جویریہ ابوجہل کی دختر نے کہا کہ خدا تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا جو میرے باپنے بلال کے رینگنے کی آواز کعبہ پر نہ سُنی اس سے پہلے ہی مرگیا یہ بہت اچھا ہوا۔ اور حارث بن حشام نے یہ کہا کہ کاش آجکے روز میں زندہ نہ ہوتا۔ اور خالد بن اسید نے بھی یہ کہا کہ خدا تعالیٰ نے میرے باپ پر بڑا احسان کیا جو وہ آجکا روز دیکھنے نہ پایا بعد ازاں رسول مقبول باہر تشریف لائے آپسے سب گفتگو لوگوں کی جو جو اونہوں نے کہا تھا بیان کی گئی۔ حارث ابن ہشام مسلمان ہوگیا اوسنے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو رسول اللہؐ ہے قسم ہے خدا کی کوئی اسبات پر مطلع نہیں تھا اب میں سب کو کہوں گا۔ اونمیں عورتوں میں سے جو واجب القتل تھیں ایک سارہ لونڈی بنی ہاشم کی تھی جو حاطب کا خط لیکر مکہ کو چلی تھی اور راہ میں پکڑی گئی تھی۔

بیان اوس جنگ کا جو خالد بن ولید اور بنی خزیمہ میں ہوئی تھی

پوشیدہ نہ رہے کہ بعد فتح مکہ کے رسول اللہ نے تھوڑے تھوڑے آدمی اطراف مکہ کے اسواسطے روانہ فرمائے تھے کہ لوگوں کو دعوت اسلام کی کریں مگر یہ شرط تھی کہ کسی سے لڑائی نہ کرنا۔ مگر ایام جاہلیت میں بنو خزیمہ نے عوف ابی عبدالرحمن بن عوف اور خالد ابن ولید کے چچا کو جبکہ وے دونوں یمن سے آئے تھے مار کر جو کچھ اونکے پاس اسباب تھا لوٹ لیا تھا یہ لوگ جو رسول اللہؐ نے واسطے ہدایت خلق کے

مامور کئے تھے اونمیں سے ایک خالد بن ولید بھی تھا ایسا اتفاق ہوا کہ خالد بن ولید ایک چشمہ پر جاکر اوترا تمام بنوخزیمہ مسلح ہوکر خالد پر چڑھ آئے خالد نے کہا کہ اپنے ہتھیار رکھ دیے اور لڑائی موقوف کرکے یکطرف ہوگئے۔ خالد ابن ولید نے بزور شمشیر اونکو قتل کرنا شروع کیا اور بہت جوان اونمیں کے مار ڈالے یہ خبر رسول اللہ کو جب پہنچی اپنے دونوں ہاتھ آپنے آسمان کی طرف اتنے بڑھائے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی بھی ظاہر ہوگئی اور خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ اے بار خدایا میں بری الذمہ ہوں خالد کے فعل سے کیونکہ اوسنے ممانعت رسول کا کچھ خیال نہ کیا اسلئے حضرت کو بہت رنج ہوا۔ حضرت علیؓ کو ارشاد کیا کہ تم مال لیکر جاؤ اور سب کے خونبہا دیکر آؤ چنانچہ حضرت علیؓ بموجب ارشاد پیغمبر خداؐ کے وہاں تشریف لیگئے اور جتنے مارے گئے تھے سب کا خونبہا دیکر آپنے پوچھا کہ کوئی دیت کسی کی رہ گئی ہو تو وہ یا دو لوا دے سب نے عرض کی کہ اب کوئی باقی نہیں رہا حضرت علیؓ نے وہ روپیہ جو اونکے پاس باقی رہا تھا اونہی لوگوں پر تقسیم کردیا تاکہ اون لوگوں کے دل زیادہ خوش ہوں یہ خبر جناب رسالت مآب بھی سُنکر بہت خوش ہوئے۔ مگر عبدالرحمٰن بن عوف نے خالد ابن ولید کو بہت ملامت کی کہ تو نے یہ بُرا کیا۔ خالد نے کہا کہ عبدالرحمٰن میںنے تیرے باپ کے خون کا عوض لیا۔ عبدالرحمٰن نے جواب دیا کہ نہیں تو غلط ہے بلکہ تو نے اپنے چچا الفاکہ کا عوض خون لیا ہے اور یہ فعل تو نے زمانہ جاہلیت کا سا کیا مسلمان ہوکر تجھکو یہ نکرنا چاہیئے تھا رسول اللہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ اون دونوں میں فساد اور جھگڑا ہوا آپنے خالد کو ارشاد کیا کہ میرے اصحاب تو اپنے ساتھ نہ رکھ۔ اے خالد تو اونکی قدر نہیں جانتا قسم ہے خدا کی اگر تیرے پاس سونے کا پہاڑ ہوتا اور تو اوسکو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا تب بھی ایسے شخصوں کی بو باس نہ پاتا۔

بیان جنگ حنین

یہ لڑائی درمیان ماہ شوال سنہ ہجری کے ہوئی تھی حنین نام ایک جنگل کا ہے جو کہ درمیان مکہ کے قریب تین میل پر مکہ سے واقع ہے۔ یہ لڑائی اس طور پر ہوئی تھی کہ جب پیغمبر خداؐ نے مکہ فتح کرلیا اور اطمینان خاطر آپکی ہوچکی تب ہوازن نے اپنے ملک میں مجتمع ہوکر سب اسباب اور مال واسطے لڑائی رسول اللہ کے جمع کیا اونکے ہمراہ طائف کے رہنے والے اور بنی سعد جنمیں رسول اللہ نے پرورش پائی تھی سب جمع ہوگئے اور اونمیں بنی جشم درید بن الصمہ تھے جو کہ بہت بڈھا تھا اور عمر اوسکی قریب زیادہ

سو برس کی ہوگی شامل تھا اس پیر مرد کو فقط واسطے صلاح اور تدبیر اور رائے لینے کے ساتھ لے لیا تھا جبکہ رسول اللہ صلعم نے سُنا کہ یہ لوگ کفار مجتمع ہوئے ہیں تب جناب سرور کائنات بھی چھٹی تاریخ ماہ شوال سنہ ۸ میں باہر مکہ کے تشریف لائے اور جس روز سے کہ مکہ فتح ہوا تھا اوسدن سے اس لڑائی تک حضرت صلوٰۃ مقصورہ پڑھا کرتے تھے اس لڑائی میں آپ کے ساتھ بارہ ہزار آدمی تھے دو ہزار باشندگان مکہ اور دس ہزار آپ کے ہمراہی اور صفوان ابن امیہ کافر بھی حضرت کے ہمراہ تھا اس شخص نے دو مہینہ کی مہلت رسول اللہ صلعم سے لی تھی یعنی یہ کہا تھا کہ بعد دو مہینہ کے مسلمان ہو جاؤنگا آپ نے دو مہینے کی مہلت دیدی تھی اس سے ایک سو زرہ حضرت نے اس جنگ میں لی تھی۔ ماسوا اسکے اور ایک بڑی جماعت مشرکین کی بھی رسول اللہ صلعم کے ہمراہ تھی۔ رسول اللہ صلعم حنین میں پہنچے اور مشرکین اوطاس میں ہے کیونکہ درید ابن الصمہ نے مشرکین سے پوچھا تھا کہ کون سے جنگل میں لوگ ہونگے اونہوں نے کہلا بھیجا کہ اوطاس میں ہم ہونگے اوسنے جواب دیا کہ وہ بہت اچھی جائے ہے کچھ ضرر تمکو نہیں۔ اور نبی صلعم اپنے دلدل پر سوار ہوئے۔ ایک مسلمان نے کہا کہ لشکر مسلمانوں کا بہت تھوڑا ہے کفار کا لشکر بہت ہے یہ تھوڑے آدمی اونپر غالب ہونگے اسی روز کیواسطے یہ قول اللہ تعالیٰ کا نازل ہوا جسکے یہ معنے ہیں۔ اور دن حنین کا جبکہ متعجب کر دیا تمکو کثرت تمہاری نے پھر نہ بے پرواہ کیا تمکو کسی شئے نے جبکہ مقابلہ جانبین کا ہوا۔ اور مسلمانوں کا کفار نے سامنا کیا تمام مسلمان ایسے ہو گئے کہ ایک دوسرے کو جانتا نہ تھا کہ کہاں ہے۔ اور رسول اللہ بھی ہمراہ مہاجرین اور انصار اور اہل بیعت کے ایک طرف کو تھے کہ دفعتاً مسلمانوں کو شکست ہوئی اوسوقت کفار مکہ کے دلوں کے بغض و کینہ خوب ظاہر ہوئے ابوسفیان ابن حرب کہتا تھا کہ یہ مسلمان سمندر تک بھاگ کر جائینگے اور اپنی ترکش کو تیروں سے بھرے ہوئے مستعد کھڑا تھا۔ ایک طرف سے صفوان بن امیہ کا بھائی پکار کر بولا کہ اب جادو کا اثر جاتا رہا صفوان نے جو کہ ابھی مشرک ہی تھا للکار کر کہا کہ چپ رہ خدا تیرے مُنہہ کو پھوڑے یہ بددعا دیکر کہا کہ قسم ہے خدا کی اگر مجھکو کوئی قریش غلام بنالے یہ میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ کسی ہوازن کی غلامی کروں مگر پیغمبر خدا ثابت قدم اوسیطرح جسطرح اول تھے کھڑے رہے ہرگز نہ ڈگے۔ اسی اثنا میں پھر مسلمان لوٹ کر آئے اور بڑی بھاری لڑائی ہوئی خوب لڑے داد شجاعت دی جناب سرور کائنات نے اپنا گھوڑا دلدل زمین پر بٹھلا کر ایک مٹھی مٹی کی ہاتھ میں لی اور اوس مٹی

کو مشرکین پر پھینکدیا۔ اوسکے پھینکتے ہی کفار کی فوجکو شکست ہوگئی سب بھاگے مسلمانوں نے اونکا تعاقب کیا مارتے قتل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے آخرکار مسلمانوں کی فتح ہوئی اور بہت عورتیں اور مرد قید میں آئے ازانجملہ شیما بنت الحارث اور اوسکی والدہ حلیمۃ السعدیہ جو پیغمبر خداؐ کی رضاعی بہن تھی گرفتار آئیں اوسنے پیغمبر خداؐ کے سامنے اپنا حال بیان کیا چنانچہ کبھی لڑکپن میں حضرت نے جو اوسکی پیٹھ میں کاٹا تھا وہ نشانی حضرت کو دکھلائی حضرتؐ نے اوسکی خاطر کے واسطے اپنی چادر بچھائی اور بڑی خاطر اوسکی کی اور اوسکو زاد راہ کھانے کے دیا اور جہاں اوسنے اپنی قوم کا پتا بتلایا وہاں اوسکو پہنچا دیا

بیان محاصرہ کرنے جناب سرور کائنات کا طائف کو

واضح ہو کہ جب قوم ثقیف حنین سے شکست کھا کر طائف کیطرف گرتے پڑتے پہنچے تب سرور کائنات بھی اونکے متعاقب جا پہنچے اون لوگوں نے اپنے شہر کا دروازہ بند کر دیا حضرتؐ نے اوس شہر کا محاصرہ کچھ اوپر بیس روز تک کیا اور گولیوں سے لڑائی ہوتی رہی پھر سرور کائنات نے حکم دیا کہ جتنے درخت انگور کے قوم ثقیف کے ہیں سب کاٹے جائیں چنانچہ حسب الحکم تعمیل امر جناب سرور کی اوسیوقت ظہور میں آئی۔ بعد ازاں پیغمبر خداؐ نے حکم کوچ کا دیا چنانچہ وہاں سے رخصت ہو کر جعرانہ پر منزل کی۔ اس مقام پر جناب سرور کائنات نے جتنا اسباب ہوازن کا لوٹ کر لائے تھے سب چھوڑ دیا چنانچہ بعض ہوازن آپکے پاس آئے پیغمبر خداؐ نے اپنا اور اولاد عبد المطلب کا حصہ اونکے سپرد کر دیا اور سب لوگوں کو اونکی عورتیں اور بچے اور اولاد اونکے سپرد کی۔ بعد ازاں ابن عوف سپہ سالار اونکا رسول اللہ سے آکر ملگیا اچھا کامل مسلمان ہوگیا حضرت نے اوسکو اوسکی قوم کا سردار مقرر کیا اور فرمایا جو کوئی اون قبائل میں سے مسلمان ہو تو اوسکا سردار ہے تعداد مال مغنمہ لشکر اسلام کے یعنی جو اہل اسلام کو اسجائے سے مال غنیمت ہاتھ آیا وہ یہ ہے اونٹ چوبیس ہزار۔ اور بکریاں چالیس ہزار سے بھی زیادہ تھیں اور چاندی چار ہزار اوقیہ۔ مگر جن لوگوں کا دل پرچانا حضرت کو منظور تھا اونکو وہ عطا فرمائے۔ مثل ابی سفیان اور دونوں بیٹے اوسکے یزید۔ اور معاویہ کو۔ اور سہیل بن عمر اور عکرمہ بن ابی جہل۔ اور حارث بن ہشام ابی جہل کے بھائی کو۔ اور صفوان بن امیہ کو یہ لوگ قوم قریش تھے۔ اور الاقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر الذبیانی کو۔ اور سردار مقرر کیا ابن عوف سپہ سالار قوم ہوازن اور

جو کوئی اوس جیسا تھا اوسکو بھی امارت دی - اور ہر ایک اشراف کو ایک سو اونٹ اور ماسوا انکے اوروں کو چالیس چالیس - مگر عباس بن مرداس السلمی کو چند اونٹ دیئے تھے وہ راضی نہ ہوتا تھا چنانچہ اوسنے اِس امر پر چند شعر بھی کہے تھے جو میں تذکرہ شعراء عرب میں لکھہ چکا ہوں پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اسکو اور دو کہ اسکی زبان بند ہو چنانچہ اوسکو پھر اتنے دیئے کہ وہ راضی ہو گیا - جب رسول خدا نے اِسجائے مال غنیمت تقسیم کیا انصار کو مطلق کچھ نہ دیا اونکو اِس امر سے رنج ہوا حضرت نے اونکو بُلا کر فرمایا - کہ اے گروہ انصار تم کو ایک حصّہ دُنیا کی واسطے رنج ہوا اور حکمت عملی تم اِس مقام پر نہیں سمجھتے ہو میں نے فقط اِن لوگوں کو تالیف قلوب کے واسطے مال تقسیم کیا ہے اور تمہارے مسلمان ہونے پر میرا بھروسہ ہے کیا تم راضی نہیں ہو اِسطرح سے کہ لوگ اونٹ اور بکری لیکر جائیں اور تم رسول اللہ صعم کو لیکر اپنی منازل قطع کرو پھر آپنے اونکی فضیلت میں یہ فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ قسم ہے خدا کی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ میں ایک شخص مثل انصار کے ہوتا اور اگر آدمی چلتے اور راہوں پر میں انصار کی راہ پر چلتا اے خداوند رحم فرما انصار پر اور اون لوگوں پر جو اولاد میں انصار کے ہوں اور اون لوگوں پر جو اونکی اولاد میں ہوں جبکہ پیغمبر خدا صعم مال غنیمت قبیلہ ہوازن کو تقسیم کر چکے اور عیینہ بن حصن اور ابا سفیان بن حرب وغیرہ کو حصّہ جات مذکورہ بالا دے چکے - ذوالخویصرہ نے جو اولاد تمیم کی ہے نبی صعم سے کہا کہ ہمنے آپکا عدل اور انصاف نہ دیکھا جناب سرور کائینات کو غصّہ آیا ارشاد کیا کہ افسوس ہے تم لوگوں پر - اگر عدل نہ کرونگا تو پھر عدل کہاں کرونگا حضرت عمرؓ بولے کہ پیغمبر خداؐ مجھکو ارشاد کیجئے میں اسکو قتل کروں آپنے فرمایا کہ نہیں جانے دو کیونکہ قریب ہے کہ اِس سے ایک گروہ تم جیسے مسلمان متقی پیدا ہوگا - یہ روایت ہے محمد بن اسحاق ایک راوی یہ روایت کرتا ہے کہ ذوالخویصرہ نے بروقت فراغت پانے تقسیم مال غنیمت مذکورہ کے یہ کہا تھا کہ محمدؐ آپنے تقسیم برابر نہ کی اس مال کی اور میں صرف خدا لگتی خالصاً للہ کہتا ہوں - رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ قریب ہے کہ نکلیگا اِس شخص کے کنبے سے ایک ایسا قوم کہ وہ خارج ہونگے دین سے مثل چھوٹ جانے تیر کے جب کمان سے علیحدہ ہوتا ہے پھر وہ ہاتھ نہیں آتا - اون لوگوں کی گردن کے قریب ایمان نہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ذوالخویصرہ میں سے ایک شخص حرقوص بن زہیر البجلی جسکو ذی الثدیہ بھی کہتے ہیں ظاہر ہوا اِس شخص نے سب سے اول بیعت خوارج کے ہمراہ کی اور اونکی امامت کا قایل ہوا

اول ہی اول وہی خارجی ہوا۔ یہ نام ذوالخویصرہ پیغمبر خداؐ نے اس قوم کا رکھا تھا جناب سرور کائناتؐ عمرہ باندہ کر مدینہ کو تشریف لے گئے اور عتاب ابن اسید بن ابی العیس کو مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر فرما گئے۔ یہ شخص جوان تھا نا ہنوز بلیس بیس برس کی عمر کو نہ پہنچا تھا اور اوسکے پاس معاذ ابن جبل کو بھی واسطے تلقین اور وعظ مسائل کے چھوڑ گئے تھے۔ اسی سال میں عتاب بن اسید نے موافق معمول عرب کے حج خانہ کعبہ کا ادا کیا۔ درمیان ماہ ذوالحجہ سنہ ابراہیم بیٹا پیغمبر خداؐ کا ماریہ قبطیہ لونڈی سے پیدا ہوا اور اسی سال یعنی سنہ میں حاتم طائی نے وفات پائی تھی یہ حاتم بیٹا عبداللہ بن سعد بن الحشرج کی اولاد طے بن ادد سے ہے کنیت اسکی ابا سفانہ تھی کیونکہ ایک اسکی بیٹی تھی اوسکا نام سفانہ تھا اسواسطے اسکو ابا سفانہ یعنی باپ سفانہ کا کہا کرتے تھے۔ یہ لڑکی حاتم مذکور کی پیغمبر خداؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف اندوز ملازمت ہوئی اور اپنے حال کی جو اوسپر مصیبت تھی شکوہ گذار ہوئی تھی یہ وہی حاتم ہے جسکی سخاوت اور کرم اور جود کی ضرب المثل مشہور ہے یہ شخص شاعر جید تھا رمقولہ مترجم چنانچہ میں تذکرہ عرب میں اسکا حال معہ اوسکے اشعار کے لکھ چکا ہوں)

اب شروع ہوا نواں سال ہجری

جب نواں برس شروع ہوا تب نبیؐ مدینہ منورہ میں تشریف رکھتے تھے لیکن قاصد عرب کے بہت آتے تھے چنانچہ ایک عروہ بن مسعود ثقفی جو سردار قوم ثقیف کا تھا اور بروقت محاصرہ نبیؐ کے مقام طائف میں موجود نہ تھا مگر پھر حاضر ہو کر مسلمان جید ہو گیا تھا وہ یہ کہا کرتا کہ یا رسول اللہ طائف کو تشریف لے چلئے اگر وہاں آپ تشریف لیجائینگے تو میں سب کو آپکی خدمت میں لا حاضر کرونگا اور یقین ہے کہ سب مسلمان ہو جائیں گے رسول اللہؐ نے ارشاد کیا کہ وہ کافر تجھکو مار ڈالیں گے پیغمبر خداؐ نہ گئے وہ خود تن تنہا طائف میں گیا اور سب کو کہا کہ مسلمان ہو جاؤ ایک شخص نے اوسکی آنکھ میں تیر مارا فوراً مر گیا۔ اور ایک قاصد عرب کی طرف سے اسی سال میں درمیان خلافت پیغمبر خداؐ کے کعب بن زہیر ابی سلمی آیا تھا یہ وہ شخص ہے جسکا خون پیغمبر خداؐ نے ہدر فرمایا تھا اسنے نبیؐ کی مدح میں ایک قصیدہ جو بانت سعاد مشہور ہے کہا ہے جسکا اول مصرعہ یہ ہے بانت سعاد فقلبی الیوم مبتول آپنے اپنی چادر اوسکو انعام میں عطا فرمائی جسکو معاویہ نے اپنے ایام خلافت میں بعوض چالیس ہزار درہم کے خریدی تھی۔ ۱۲ ۱۰

چادر بطور وراثت خلفائے بنی امیہ۔ اور خلفائے عباسیہ کے دورہ تک چلی آتی تھی آخرش قوم تاتار نے چھین لی۔

بیان غزوہ تبوک کا

درمیان ماہ رجب سنہ ۹ مذکور کے نبی صنے رومیوں سے لڑائی کا حکم دیا لوگوں کو بہ سبب دور ہونے راہ کے اور قوی ہونے دشمن اور بہ سبب اسکے کہ گرمی شدت سے پڑتی تھی اور شہروں میں قحط بھی ہو رہا تھا اسلئے یہ مہم گراں معلوم ہوتی تھی چنانچہ اسیواسطے اسکا نام جیش العسرۃ رکھا گیا ہے اور ایک بات یہ بھی تھی کہ لوگوں کی کھجوریں پک ہی تھیں وہ چاہتے تھے کہ اسی مقام پر رہیں تاکہ اپنی کھجوروں کی خبرداری کریں کیونکہ موسم کھجوروں کا آگیا ہے۔ بہرتقدیر سامان جنگ سب لوگوں سے بخبر طیار کر کے مستعد جانے پر ہوئے پیغمبر خدا نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جو کچھ جس سے ہو سکے اس مہم کے لئے سامان نقد یا رسد وغیرہ کا مہیا کر دے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضنے تمام اپنا مال جو اوسکے پاس تھا۔ سب خدا کے نام پر دیا اور حضرت عثمان رضنے بھی بہت کچھ دیا کہتے ہیں کہ تین سو اونٹ اناج کے اور ایک ہزار دینار حضرت عثمان نے دیئے تھے روایت کی گئی ہے کہ نبی صنے ارشاد کیا تھا کہ سوائے آجکے روز کے عثمان کو پھر کبھی تکلیف نہ ہوگی جبکہ سب مجاہدین واسطے جنگ روم کے آمادہ ہو چکے تب عبداللہ ابن ابی منافق مع اپنے تابعین منافقین کے پیچھے رہ گیا اور تین شخص انصار میں سے کہ پیچھے رہ گئے تھے ایک کعب ابن مالک۔ دوسرا مرارۃ الربیع تیسرا ہلال ابن امیہ۔ اوس روز پیغمبر خدا صبجائے اپنے حضرت علیؓ کو مقرر فرما گئے تھے منافقین نے حضرت علیؓ سے کہا کہ رسول اللہ آپکو بوجہ ہلکا کرنے کیواسطے چھوڑ گئے ہیں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ اپنے ہتھیار لیکر پیغمبر خدا صسے جا ملے اور سب ماجرا آپ سے بیان کیا حضرت نے ارشاد کیا کہ وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ میں تمکو اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنا کر آیا ہوں تم جاؤ اور میری خلافت کرتے رہو کیا تو راضی نہیں ہے اسبات سے تیرا رتبہ وہ ہو جو ہارون کا رتبہ تھا نزدیک حضرت موسیٰ کے۔ مگر اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور پیغمبر خدا کے ہمراہ تیس ہزار مسلمان تھے اور دس ہزار سوار اون لوگوں کو راہ میں پیاس اور گرمی کی بہت شدت ہوئی تھی جب مقام الحجر پر جو کہ ارض ثمود میں ہے پہنچے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو منع کر دیا کہ کوئی اس چشمہ کا پانی نہ پیئے اور اگر بہت پیاسا ہو کر کسی نے کچھ پی لیا ہو تو مناسب ہے

کہ قفے کر ڈالے اور اگر آٹا گوندھا ہو تو اونٹوں کو کھلا دو جبکہ سرور کائنات تبوک کے پاس پہنچے بیس روز تک وہاں قیام پذیر رہے۔ بعد عرصہ مذکور کے یوحنا حاکم ایلہ کا آپ کے پاس آیا اور جزیہ دینا قبول کیا اور حضرت سے صلح کر گیا۔ اونکے جزیہ میں سو دینار ٹھہرا اور اہل اذرح نے اقرار کیا کہ ہر رجب کے مہینے ایک سو دینار جزیہ میں ہم دیا کرینگے۔ پھر آپنے خالد بن ولید کو پاس اکیدر بن عبدالملک نصرانی کے جو قوم کندہ سے ایک حاکم دومۃ الجندل کا تھا روانہ فرمایا خالد نے اوسکو جا کر پکڑ لیا اور اوس کے بھائی کو مار ڈالا اوسکی قبا دیبا کی جو سونے کی تاروں سے بُنی ہوئی تھی رسول اللہ کے پاس بھیجی مسلمانوں نے اوسکو دیکھ کر بہت تعجب کیا بعد ازاں خالد معہ اکیدر کے شرف اندوز ملازمت ہوا آپنے اوسکا خون معاف فرمایا اور جزیہ کے ادا کرنے پر صلح کر لی اور حکم دیا کہ اوسکو چھوڑ دو جسوقت پیغمبر خدا مدینہ کو تشریف لائے اون تین آدمیوں نے جو آپکے ہمراہ نہ گئے تھے اور پیچھے بیٹھ رہے تھے ہر ایک نے عذر بیان کئے پیغمبر خدا نے حکم دیا کہ اُنسے کوئی شخص کلام نہ کرے اون سے سب نے بولنا چھوڑ دیا اس امر سے وہ لوگ بہت تنگ ہوئے اور جان اونکی ضیق میں ہوئی چنانچہ اسی حال میں پچاس روز تک رہے بعد ازاں جب ایک آیت قرآن شریف میں اون لوگوں کی توبہ کے باب میں نازل ہوئی اوسوقت مسلمانوں سے اونکا ملاپ ہوا اور بول چال ہوئی پیغمبر خدا درمیان ماہ رمضان کے مدینہ مبارک میں تشریف لائے تھے جب مدینہ منورہ کو قدوم میمنت لزوم سے رشک ارم فرما چکے اوسوقت قوم ثقیف کیطرف سے مقام طائف میں سے ایک قاصد آیا اوسوقت یہ لوگ مشرک تھے مگر یہ مسلمان ہو گئے تھے یہ لوگ پیغمبر خدا سے یہ کہتے تھے کہ لات کو جسکو ہم لوگ پوجتے ہیں تین برس تک نہ توڑو پیغمبر خدا نے انکار فرماتے رہے پھر وہ لوگ کہنے لگے کہ ایک مہینہ چھوڑ دیجئے آپنے یہ بھی نہ مانا۔ پھر وہ کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہوتے ہیں لیکن نماز کے پڑھنے سے معاف کیجئے حضرت نے ارشاد کیا کہ جس دین میں نماز نہیں وہ دین بہت بُرا ہے آخر کو اونہوں نے مان لیا اور مسلمان ہو گئے پھر آپنے اونکے ہمراہ مغیرہ ابن شعبہ۔ اور ابوسفیان بن حرب کو لات کے ڈھانے کے واسطے روانہ فرمایا مغیرہ نے جا کر اوسکو ڈھا دیا اوسوقت تمام عورتیں قوم ثقیف کی برہنہ روتی ہوئی نکلیں کیونکہ یہ امر اونپر بہت ناگوار گذرا۔

بیان حج کرنے ابوبکر صدیقؓ کا ہمراہ لوگوں کے

درمیان سنہ ۹ ہجری کے پیغمبر خداؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو واسطے ادائے حج کعبہ شریف کے ہمراہ تین سو مرد کے روانہ فرمایا اور اپنی طرف سے بیس ۲۰ اونٹ واسطے قربانی کے ساتھ کر دیئے تھے ابھی حضرت ابابکر صدیقؓ خلیفہ ہی تک پہنچے تھے کہ اونکی طرف حضرتؐ نے حضرت امیر المومنین علیؓ کو یہ فرما کر روانہ فرمایا کہ تم خانہ کعبہ میں چند آیات سورہ برات کی پڑھکر لوگوں کو سنانا اور یہ منادی کرنا کہ اب کے سال کوئی مشرک اور بدن سے ننگا حج کرنیکو نہ آوے۔ یہ بات سنکر حضرت ابوبکر صدیقؓ راہ ہی میں سے مراجعت کر کے پیغمبر خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ کیا میرے بعد کوئی نیا حکم آسمان سے نازل ہوا ہے آپ نے ارشاد کیا کہ نہیں کوئی حکم نیا صادر نہیں ہوا بلکہ بات یہ ہے کہ عہدہ احکام کے پہنچانیکا میرا ہے اگر میں نہ ہوں تو کوئی شخص جو قریب میرا ہو وہ ادا کرے۔ اے ابابکر صدیقؓ تجھکو وہ فضیلت کافی نہیں ہے تو میرا مصاحب غار میں تھا اور حوض کوثر پر میرے ہمراہ ہوگا ابابکر صدیقؓ نے عرض کی کہ سچ ہے یا رسول اللہؐ۔ بعد ازاں ابابکر صدیقؓ حج کو تشریف لے گئے اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ لوگوں کو سورہ برات عین بقر عید کے روز سنا رہے تھے اور یہ ارشاد کرتے جاتے تھے کہ اب کے سال میں کوئی ننگا یا کوئی مشرک حج نہ کرے یہ بیان نقل کیا گیا ہے کتاب اسراف مسعودی سے۔ اور اسی سال میں یعنی درمیان ماہ ذیقعدہ سنہ ۹ ہجری کے عبداللہ بن ابی سلول منافق بھی فوت ہوا۔

اب شروع ہوا دسواں برس ہجری

اس سال میں پیغمبر خداؐ درمیان مدینہ ہی کے تشریف رکھتے تھے ہر چہار طرف سے اعراب کے قاصد آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے جاتے تھے اور خلق اللہ کی فوج کی فوج مسلمان ہونے لگی جیسا کہ درمیان قرآن شریف کے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جبوقت آئی مدد اللہ کی اور فتح اسوقت اللہ تعالیٰ کے دین میں فوجیں کی فوجیں داخل ہوتی تھیں چنانچہ تمام اہل یمن اور بادشاہان حمیر اسی عرصہ میں مسلمان ہو گئے

ذکر حضرت علیؓ کے بھیجنے کا طرف یمن کے

راوی بیان کرتا ہے کہ پیغمبر خداؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو یمن میں بھیجا تھا حضرت علی کرم اللہ وجہ نے اوسجائے پر جا کے قرآن شریف لوگوں کو سنایا۔ بعد سننے قرآن شریف کے تمام قبیلہ ہمدان کا ایک ہی

ہیں مسلمان ہوگیا حضرت علیؓ نے اِس حال کرامت مآل کی خبر جناب سرور کائنات کو کی حضرت نے بمجرد سُننے اِس خبر بشاشت اثر کے خدا تعالیٰ کا سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرت علیؓ کو حکم کر بھیجا کہ قبیلہ بجران سے جزیہ اور مال لاوہنوں نے بموجب حکم رسول خداؐ کے تعمیل حکم کی کر کے مراجعت کی اور رسول اللہ سے حج الوداع میں درمیان مکہ کے ملاقات کی۔

ذکر ہے حج الوداع کا

واضح ہو کہ ماہ ذیقعدہ کے پانچ روز باقی تھے کہ جناب رسول خداؐ واسطے حج خانہ کعبہ کے تشریف لائے اب اِس حج میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں صرف قرآن کے معنے یہ ہیں حج اور عمرہ دونوں سمانہ ہوں بعضے کہتے ہیں کہ صرف تمتع تھا۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ بعد عمرہ کے سر منڈانا وغیرہ حلال ہوجانا بعد ازاں حج کریں۔ یا فقط حج ہی تھا۔ ظاہر مذہب یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونو تھے اور حضرت نے ہمراہ لوگوں کے حج کیا ہے اِس حج میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی حالت احرام میں تشریف لائے تھے حضرت نے ارشاد کیا کہ اے علی جو نیت تیرے یاروں نے نیت کی ہے وہ ہی تو بھی نیت کرنا نہیں یعنے سر منڈا کر حلال ہوجانا جیسے کہ تیرے یار سر منڈا کر حلال ہوگئے حضرت علیؓ نے عرض کی کہ میری نیت وہ ہے جو رسول اللہ کی نیت ہے چنانچہ وہ احرام ہی میں رہے اور پیغمبر خداؐ نے اونکی طرف سے بھی قربانی کی۔ اور پیغمبر خدا نے لوگوں کو مناسک حج سب تعلیم کئے اور سب سنتیں اپنی بتلائیں اِس اثنا میں ایک آیت آسمان سے نازل ہوئی جسکا یہ ترجمہ ہے:۔ کہ آجکے روز نا امید اور مایوس ہوگئے کافر لوگ پس کچھ خوف نہ کرو تم اونکا مگر مجھ سے ڈرو آجکے روز پورا کردیا تمہارا دین اور تمام کردی تمپر اپنی نعمت اور راضی ہوا ہوں میں تمہاری اِس بات سے کہ دین تمہارا اسلام ہے حضرت ابابکر صدیقؓ اِس آیت کو سُنکر رونے لگے کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ بعد کمال سوا نقصان کے اور کچھ نہیں ہوتا اور یہ آیت پیغمبر خدا کی مرگ کی خبر دیتی ہے۔ بعد ازاں رسول مقبول نے ایک خطبہ پڑھا اور اِس خطبہ میں احکام اسلام کے لوگوں کو سُنائے۔ اول احکام میں ایک یہ آیت ہے کہ حساب مہینوں کا ملا جُلا دینا بھی زیادتی کفر پر دال ہے اور زمانہ پھر آیا ہے اپنی اوسی ہیئت پر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا (یعنی جسدن زمین اور آسمان پیدا کئے تھے) اور تعداد مہینوں کی اللہ کے نزدیک بارہ ہیں پر اپنا حج تمام کیا۔ اِس حج کو حج الوداع اِسواسطے

کہتے ہیں کہ رسول مقبول نے اسکے بعد پھر حج نہیں کیا۔ بعد فراغت حج مذکور کے پیغمبر خدا مدینہ کو مراجعت کر آئے اور اس سال کے پورے ہونے تک مدینہ ہی میں مقیم رہے۔

اب شروع ہوا گیارھواں سال ہجری

بیان وفات جناب رسول خدا کا

جبکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج الوداع سے فراغت پاکر مدینہ میں تشریف لائے تا تمام ہونے سال دہم اور تا اختتام ماہ محرم یا کچھ زیادہ یعنی ماہ صفر تک اچھے تندرست رہے۔ آخر ماہ صفر سنہ ۱۱ میں بعضے کہتے ہیں دو روز اوس مہینے کی تمام ہونے کے رہے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے۔ اوس روز آپ زینب بنت جحش کے گھر میں جو آپکی ایک زوجہ ہیں تشریف رکھتے تھے مگر حضرت اپنی باری کے موافق سب اپنی بی بیوں کے گھر میں پھرتے رہتے تھے یہانتک کہ آپکا مرض بہت شدت سے بڑھ گیا تب جناب سرور نے سب بی بیوں کو جمع کرکے اس امر کی اجازت چاہی چونکہ میں بیمار بہت شدت سے ہوں اب تم مجھکو اجازت دو تا کہ میں ایک بیوی کے گھر میں مقیم رہوں سب نے عرض کی کہ عائشہ صدیقہ کے گھر میں آپ تشریف رکھیئے۔ چنانچہ حضرت وہاں تشریف لیگئے اور حضرت نے ایک لشکر اپنے غلام اسامہ بن زید کے ہمراہ کر دیا مگر اوسکو آپنے بہت تاکید چلنے کے وقت سب اپنے مرض کی کر دی تھی۔ روایت ہے حضرت عائشہ رض سے وہ فرماتی ہیں کہ جسوقت رسول خدا میرے گھر میں تشریف لائے اوسروز میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی ہائے سر ہائے سر۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ اے عائشہ میں بھی یہ ہی کہہ رہا ہوں ہائے سر ہائے سر۔ پھر حضرت نے عائشہ صدیقہ کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے عائشہ اگر تو میرے آگے مرجاتی تو میں اپنے ہاتھ سے تجھے کفناتا اور نماز تیرے جنازہ کی پڑھتا اور تجھکو اپنے ہاتھ سے دفن کرتا۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ کرتے مگر گھر میں آکر بالکل بھولجاتے اور کسی بیوی سے دل لگا لیتے پھر کچھ بھی یاد نہ رہتا پیغمبر خدا ہنسے۔ اور عین حالت مرض ہی میں کہ جب آپ عائشہ ہی کے گھر میں تھے حضرت کو فضل ابن عباس۔ اور علیؑ ابن ابی طالب دونوں نے بموجب ارشاد جناب رسول خدا

کے اُٹھایا حضرت منبر پر بیٹھے اور اللہ کی حمد کی اور ارشاد کیا کہ اے لوگو جس کسی کی پیٹھ میں نے کوڑے مارے ہوں۔ اب یہ میری پیٹھ حاضر ہے اپنا عوض لے لے۔ اور جس کسی کو میں نے گالی دی ہو میری آبرو عزت موجود ہے اپنا بدلہ لے لیوے اور جس کسی سے میں نے کچھ مال لیا ہو یہ مال میرا موجود ہے اپنا مال لے لیوے اور کچھ حکومت یا ریاست کا میری طرف سے خیال نہ کرے کیونکہ میری یہ شان سے بعید ہے۔ پھر آپ منبر سے نیچے اُترے اور ظہر کی نماز پڑھی بعد فراغت نماز کے پھر منبر پر چڑھے اور جو اول فرما رہے تھے وہ ارشاد کرنے لگے۔ ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ یا حضرت مجھکو تین درم آپ سے لینے ہیں حضرت نے اوسکو دیدیئے۔ پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ یاد رکھو فضیحت ہونا دُنیا کا آسان ہے آخرت کی فضیحت سے۔ پھر آپنے دُعا اصحاب احد پر کی اور طلب مغفرت اونکے واسطے جناب باری سے کی۔ پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ سُنو بندہ کو خدا تعالیٰ نے دُنیا پر اور دین پر بھی اختیار دیا ہے جو چاہے اختیار کرلے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پھر روئے اور بسبب فرط محبت کے فداشوم کہتے تھے پھر حضرت نے انصار کو وصیت فرمائی۔ جب آپکے بہت شدت سے درد ہوا کہ اُسوقت گفتگو کرنی مشکل تھی تب آپنے ارشاد کیا کہ ایک دوات اور کاغذ سفید میرے پاس لاؤ میں ایک وثیقہ اور کتاب تمکو لکھہ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہوجاؤ۔ اِس لکھنے پر آپس میں جھگڑا برپا ہوگیا حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سے کھڑے ہوجاؤ نبی کے پاس جھگڑنا مناسب نہیں ہوتا۔ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ آج جُدا ہوتے ہیں۔ یہ حال سُنکر بہت لوگ آپکی بیمار پُرسی کیواسطے جانے لگے حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے پاس کوئی نہ آؤ۔ کیونکہ مجھکو بیماری کی طرف بہ نسبت تمہارے تکلیف دینی آسان معلوم ہوتی ہے پیغمبر خدا اپنے ایام مرض میں لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرتے رہے۔ مگر تین روز آپنے نماز لوگوں کے ساتھ نہیں پڑہی تھی۔ اِن تین ایام میں یہ حال تھا جب اذاں سُنی اوسوقت ارشاد کیا کہ ابابکر کو لیجاؤ تاکہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ جب حضرت کا مرض بہت شدت پر ہوا تب یکشنبہ کے روز ڈیڑھ پہر دن چڑھے بعضے کہتے ہیں کہ پوری دوپہر کو رحلت فرمائی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ بروقت موت رسالت مآب کے مینے آپکو دیکھا تھا آپکے پاس ایک پیالہ پانی کا تھا۔ آپ اپنا ہاتھ اوس پیالہ میں ڈالتے جاتے تھے اور مُنہہ پر پانی ملتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے خداوند مدد کر میری سکرات موت پر۔ عائشہ کہتی ہیں کہ جب میری گود میں حضرت کا بوجھہ بہت ہوگیا

تب میں آپکا چہرہ دیکھتی تھی کہ آنکھیں آپکی نکل آئی تھیں اور حضرت اوسوقت فرمارہے تھے الرفیق الاعلےٰ عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت نے مٹھیاں بند کرلیں تب میںنے آپکا سر مبارک تکیہ پر رکھدیا اور میں کھڑی ہوکر ہمراہ عورتوں کے رونے لگی۔ حضرت کی وفات روز یکشنبہ بارہویں تاریخ ربیع الاول کو ہوئی تھی۔ اس روایت کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جسروز پیدا ہوئے تھے اوسی روز انتقال فرمایا۔ بعد وفات رسول مقبول کے اکثر باشندگان عرب اسلام سے پھر کر مرتد ہوگئے مگر باشندگان مدینہ اور مکہ اور طائف کے لوگ بچے رہے یہ لوگ مرتد نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ بہ سبب خوف مرتدین کے عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ جو کہ ایک عامل مکہ کا پیغمبر خدا کی طرف سے تھا اپنی جان بچانے کے واسطے کہیں چھپ گیا۔ اس سبب سے مکہ کے باشندے ہی لڑکھڑا گئے تھے اور قریب تھا کہ مرتد ہوجاویں لیکن سہیل ابن عمر نے کعبۃ اللہ کے دروازے پر کھڑے ہوکر سب قریش اور ماسوا اونکے اوروں کو بلایا۔ جب سب آچکے تب سہیل نے کہا کہ اہل مکہ سب سے پیچھے مسلمان ہوئے ہو مرتد ہونے میں تو سب سے اول مرتد نہ ہو یہ امر باعث خوشنودی خدا ہے اوسنے فرمایا ہے کہ منع کر اہل مکہ کو مرتد ہونے سے اور قاضی شہاب الدین ابن ابی الدم اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ بعد وفات پیغمبر خدا کے ایک گروہ پیغمبر خدا پر ہجوم کرکے مجتمع ہوا سب لوگ حضرت کو دیکھتے تھے اور مضطرب اور پریشاں ہوکر یہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ فوت نہیں ہوئے بلکہ مثل حضرت عیسیٰ مسیح کے آسمان پر چلے گئے ہیں اور دروازہ پر منادی کردی کہ حضرت کو دفن نہ کرنا کیونکہ آپ فوت نہیں ہوئے ہیں چنانچہ اسیطرح پر آپکا جنازہ رکھا رہا دفن نہ کرنے دیا یہانتک کہ آپکا شکم پھول گیا اوس وقت آپکے چچا عباس تشریف لائے اور کہا کہ قسم ہے اوس خدائے وحدہٗ لاشریک کی پیغمبر خدا نے وفات پائی اب مجھکو کچھ شک نہیں۔

بیان مدفون ہونے پیغمبر خدا کا

کہتے ہیں کہ جس روز رسول مقبول نے انتقال فرمایا اوسکے تیسرے دن کے بعد یا چوتھے روز روایت صحیح یہی ہے کہ چوتھے روز مدفون ہوئے۔ اور تین روز تک بدون تدفین کے حضرت کا جنازہ رکھا رہا۔ وہ لوگ جو آپکے تن مبارک کے غسل کے لئے مقرر ہوئے تھے وہ یہ ہیں علی ابن ابی طالب اور عباس اور فضل۔ اور قثم یہ دونوں بیٹے حضرت عباس کے تھے اور اسامہ بن زید اور شقران غلام رسول اللہ کا

حضرت عباس اور اونکے دونوں بیٹے پیغمبر خداؐ کو کروٹیں دیتے جاتے تھے۔ اور اسامہ بن زید۔ اور شقران پانی ڈالتے جاتے اور حضرت علیؑ نہلاتے تھے اور حضرت کے تن مبارک پر کرتا پہنے ہوئے تھے اوسوقت حضرت علیؑ یہ فرماتے جاتے تھے کہ قربان ہوجائیں میرے ماں اور باپ حضرت پر کیا خوشبوئے حضرت کو شوق تھا زندگی میں جو لپٹ خوشبو کی آتی تھی وہ ہی بعد موت کے بھی آتی ہے اور جو وارداتیں حضرتؐ کے مرنے کے بعد دیکھنے میں آئیں وہ زندگی میں نہیں دیکھی گئی تھیں کفن آپکو تین کپڑوں کو دیا گیا تھا۔ دو کپڑے سفید۔ اور ایک چادر یمانی چھپی ہوئی۔ بعد فراغت نماز جنازہ جسمبارک پیغمبر خداؐ نے رحلت فرمائی تھی اوسی جائے حضرت کو دفن کیا۔ ابوطلحہ انصاری نے آپ کی قبر کھودی۔ اور حضرت علی ابن ابی طالب۔ اور فضل اور قثم دونوں بیٹوں عباس کے نے آپ کو درمیان قبر کے پہلے آپ اُتر کر اوتارا۔

بیان عمر رسول خداؐ کا

واضح ہو کہ درمیان مدت عمر رسول اللہ کے اختلاف ہے مشہور یوں ہے کہ آپکی عمر تریسٹھ ۶۳ برس کی تھی بعضے کہتے ہیں پینسٹھ ۶۵ برس کی تھی۔ بعضے ساٹھ ۶۰ برس کی عمر بیان کرتے ہیں مگر مختار مذہب یہ ہے کہ چالیس ۴۰ برس کی عمر میں حضرت کو نبوت ہوئی۔ اور تیرہ برس تک لوگوں کو ہدایت درمیان مکہ کے فرماتے رہے۔ اور بعد ہجرتؐ کے دس برس تک مدینہ میں ہدایت کی۔ اسکی جمع کچھ اوپر تریسٹھ ۶۳ برس ہوتی ہیں اسکی تحقیق درمیان ذکر ہجرتؐ کے ہم بخوبی بیان کر چکے ہیں۔

بیان حلیہ اور اوصاف پیغمبر خداؐ کا

حضرت علیؑ ابن ابی طالب فرماتے ہیں کہ پیغمبر خداؐ نہ لمبے تھے نہ پست قامت تھے یعنی بیچ کی راس کا قد مبارک تھا اور حضرت کا سر مبارک بڑا تھا ڈاڑھی بہت بڑی ہوئی۔ اور دونوں ہاتھ پیروں کی ہتھیلیاں سخت تھیں اور تمام اعضا بدن کے فربہ تھے۔ اور چہرہ مبارک سُرخ تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ حضرت سیاہ چشم کشادہ مو نرم رخسارہ تھے اور لمبی گردن آپکی ایسی تھی گویا چاندی کی صراحی رکھی ہوئی ہے۔ اور حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپکو خدا تعالیٰ نے بہت بڑا بھی نہیں کیا تھا۔ آپکی ڈاڑھی میں

بیس بال سفید تھے اور سر کی مٹھی پر بھی سفید بال تھے اور حضرت خضاب بھی کیا کرتے تھے مہندی اور نیل سے اور دونوں موندھوں کے بیچوں بیچ پیغمبر خدا کی مُہر نبوت تھی وہ ایک پارہ گوشت کا علیحدہ تھا جسکے گرداگرد بال تھے اور مقدار میں برابر کبوتر کے انڈے کے تھا کہتے ہیں رنگ اوس مُہر نبوت کا سُرخ تھا۔ شہاب الدین ابن ابی الدم اپنی تاریخ مظفر میں کہتا ہے کہ ابورشمہ ایک طبیب تھا درمیان ایام جاہلیت کے اوسنے کہا تھا کہ یارسول اللہ اگر ارشاد کیجئے تو میں اسکی دوا کروں جو آپ کے مونڈھے پر ہے۔ حضرت نے فرمایا جسنے اسے پیدا کیا ہے وہی اسکی دوا کریگا۔

بیان خُلق رسول خدا کا

پیغمبر خدا درمیان سب آدمیوں کے تیز عقل اور ذی ہوش اور صاحب رائے تھے ہمیشہ ذکر خدا کا کرتے۔ اور لغویات کبھی نہ کرتے اور بشاش چہرہ صورت چپ چاپ۔ نرم خو۔ خوش خلق رہتے تھے۔ اور آپ کے نزدیک قریب اور بعید۔ قوی اور ضعیف اپنے اپنے حق میں برابر تھے اور مساکین و غربا سے محبت رکھتے اور فقیر کو بہ سبب احتیاج یا افلاس کے کبھی حقیر نہ سمجھتے اور کسی بادشاہ سے بہ سبب اوسکی سلطنت یا حکومت کے کبھی نہ ڈرتے اور اشرافوں کے تالیف قلوب فرماتے۔ اور اپنے اصحاب سے بہت کھلے ملے رہتے کبھی اُنسے نفرت نہ فرماتے۔ جو کوئی شخص حضرت کے پاس آکر بیٹھنا تحمل فرماتے کبھی نہ گھبراکر اوس سے مُنہ موڑتے جب تک وہی شخص نہ چلا جاتا اور جس شخص سے مصافحہ کرتے اول آپ اوسکا ہاتھ نہ چھوڑتے جبتک وہی نہ چھوڑتا۔ اور جو کوئی شخص اپنی غرض کے لئے حضرت کو کھڑا کرلیتا اوسکے ساتھ کھڑے رہتے جبتک وہی نہ چلا جاتا ہرگز وہاں سے نہ ہلتے اور اپنے یاروں پر بہت مہربانی فرمایا کرتے سب کی مزاج پُرسی فرماتے اور زمین پر بیٹھکر بھیڑوں کا دودھ دُہتے۔ اور اپنی جوتی آپ گانٹھ لیتے۔ کپڑے پر پیوند لگا لیتے تھے اور گھٹی ہوئی جوتی۔ اور پیوند لگے کپڑے پہنتے۔ ابوہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ نے مرتے دم تک تمام عمر میں جَو کی روٹی بھی پیٹ بھر نہیں کھائی۔ اور کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک مہینے یا دو مہینے متواتر اہل بیت پر ایسی سختی گذرتی تھی کہ چولہے میں آگ تک نہیں سلگتی تھی کھجوریں کھاکر اور پانی پی کر بیٹھ رہتے تھے اور رسول اللہ اپنے پیٹ پر پتھر بہ سبب بھوک کے باندھ لیا کرتے تھے۔

بیان اولاد رسول خداؐ کا

واضح ہو کہ سوائے ایک لڑکے ابراہیم کے سب اولاد پیغمبر خداؐ کی حضرت خدیجہ زوجہ اول رسول خداؐ سے پیدا ہوئی تھی۔ مگر ابراہیم لڑکا ماریہ قبطیہ سے جو آپکی لونڈی تھی اوسے پیدا ہوا تھا۔ یہ لڑکا آٹھویں سال ہجری میں درمیان ماہ ذالحجہ کے پیدا ہوا اور دسویں برس ہجری میں فوت ہوا نقل ہے کتاب اشراف مسعودی سے اوسمیں لکھا ہے کہ ابراہیم لڑکا ایک برس دس مہینے کا ہو کر فوت ہوا۔ اور تفصیل اولاد نبی کی جو خدیجہ سے پیدا ہوئی تھی یہ ہے۔ ایک لڑکا قاسم جسکے نام سے رسول خداؐ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ دوسرا لڑکا طیب۔ تیسرا لڑکا طاہر۔ چوتھا عبداللہ۔ یہ لڑکے صغیر سن بچپن ہی میں مر گئے تھے۔ اور لڑکیاں بھی چار پیدا ہوئی تھیں۔ فاطمہ زوجہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب۔ اور زینب زوجہ ابی العاص کی جبکہ ابی العاص کافر تھا ایمان نہ لایا تھا آپنے اپنی بیٹی زینب کو اوس سے چھوڑوالیا تھا مگر پھر جبکہ وہ مسلمان ہو گیا تب آپنے وہی نکاح اول ہی رہنے دیا اور حضرت زینب کو اوسکے حوالہ کر دیا نکاح دوسری دفعہ نہیں ہوا۔ ایک لڑکی رقیہ۔ دوسری ام کلثوم۔ ان دونوں کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا اسطرح پر اول رقیہ سے ہوا جب وہ فوت ہو گئیں تب دوسری دفعہ ام کلثوم سے نکاح کر دیا۔

بیان ازواج مطہرات نبیؐ کا

رسول اللہؐ کا نکاح پندرہ بیبیوں سے ہوا تھا۔ تیرہ عورتوں سے صحبت کی اور باقی دو سے نہیں کی بعضے کہتے ہیں گیارہ سے صحبت کی ہے چار سے نہیں کی بہرتقدیر بعد رحلت جناب رسول خداؐ کی نو بیبیاں سوائے ماریہ قبطیہ لونڈی کے موجود تھیں وہ نو یہ ہیں۔ عائشہ بیٹی ابابکر صدیقؓ کی۔ حفصہ بیٹی عمر کی سودہ بیٹی زمعہ کی۔ اور زینب بیٹی جحش کی میمونہ۔ اور صفیہ اور جویریہ۔ اور ام حبیبہ۔ اور ام سلمہ

بیان منشیان پیغمبر خداؐ کا

پیغمبر خداؐ کے منشی یہ لوگ تھے عثمانؓ بن عفان۔ علیؑ ابن ابی طالب۔ خالد ابن سعید بن العاص۔ ابان بن سعید۔ العلا بن الحضرمی۔ اول سب سے کتابت رسول اللہ ابی بن کعب نے کی ہے۔ اور زید بن ثابت

بھی لکھتے تھے۔ اور عبداللہ ابن سعد ابی سرح جو مرتد ہوکر پھر مسلمان ہوگیا جس روز مکہ فتح ہوا۔ اور بعد فتح کے معاویہ بن ابی سفیان نے بھی رسول اللہ کی کتابت کی ہے۔

بیان اون ہتھیاروں کا جو پیغمبر خدا کے پاس تھے

جملہ سلاح رسول اللہ سے ایک تلوار مسمی ذوالفقار تھی جنگ بدر میں یہ تلوار حضرت کے ہاتھ منبہ بن الحجاج سے ہاتھ آئی تھی بعضے کہتے ہیں کہ کوئی اور شخص اوسکا مالک تھا اور تین تلواریں بنی قینقاع کے جنگ میں سے بطور غنیمت آپکے ہاتھ میں آئیں اونکو ہمراہ اپنے لئے ہوئے مدینہ کو تشریف لائے تھے اور تین تیر اور تین کمان اور دو زرہ بھی آپکے پاس تھیں یہ غنیمت بنی قینقاع سے دستیاب ہوئی تھی اور ایک ڈھال بھی آپکے ہاتھ آئی تھی جس میں ایک تصویر لکھی ہوئی تھی جبکہ صبح ہوئی اوس تصویر کو حضرت نے مٹا دیا۔

بیان تعداد غزوات اور لشکر رسول خدا کا

کہتے ہیں کہ انیس ۱۹ لڑائیں پیغمبر خدا نے کی ہیں بعضے کہتے ہیں کہ چھبیس ۲۶ بعضے کہتے ہیں ستائیس ۲۷ اور آخر جنگ رسول خدا کا غزوہ تبوک کہلاتا ہے۔ ان سب لڑائیوں میں قتال نہیں ہوا بلکہ قتال فقط نو لڑائیوں میں ہوا ہے۔ اونکے یہ نام ہیں۔ جنگ بدر۔ جنگ احد۔ جنگ خندق۔ جنگ قریظہ۔ جنگ مصطلق جنگ خیبر۔ جنگ فتح مکہ۔ جنگ حنین۔ جنگ طائف۔ باقی اور لڑائیوں میں قتال نہیں ہوا۔ اور تعداد افواج میں بھی کلام ہے بعضے کہتے ہیں کہ پینتیس ۳۵ سریہ بعضے اٹھتالیس ۴۸ سریہ بیان کرتے ہیں (سریہ چار سو آدمی کی فوج کو کہتے ہیں)۔

بیان اصحاب پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ کا

واضح ہو کہ علماء کا اس امر میں اختلاف ہے کہ کس شخص پر اطلاق صحابی کا درست ہے چنانچہ سعید بن مسیب کہتا ہے کہ جو شخص ایک برس یا زیادہ ایک برس سے پیغمبر خدا صلعم کی صحبت میں رہا ہو اور اوسنے ایک آدھ جنگ بھی رسول اللہ کے شامل ہوکر کیے ہوں میں اوسکو صحابی

کہتا ہوں ماسوا اوسکے میرے نزدیک صحابی نہیں ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ جو شخص حد بلوغت کو پہنچا ہوا ور مسلمان ہوکر پیغمبر خداؐ کو بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے اگرچہ وہ ایک ساعت ہی پیغمبر خداؐ کی صحبت میں بیٹھا ہو۔ بعضے یہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو جناب رسول خداؐ سے ایک خصوصیت ہوا ور رسول مقبول کو بھی اوس سے خصوصیت ہوا ور وہ رسول اللہ کے ہمراہ سفر حضر میں ہمراہ بھی رہا ہو وہ صحابی ہے ماسوا اوسکے صحابی نہیں اکثر کا مذہب یہ ہے کہ صحابی وہ شخص ہے جو مسلمان ہوگیا اور اوسنے پیغمبر خداؐ کو دیکھا اگرچہ تھوڑی ہی دیر دیکھا ہو۔ اب تعداد اون صحابیوں کی مطابق قول اخیر کے یہ ہے کہ نبی صلعم نے جس سال میں مکہ شریف فتح کیا اوسوقت آپکے ہمراہ دس ہزار مسلمان تھے اور جنگ حنین میں باراں ہزار۔ اور حج الوداع میں چالیس ہزار۔ اور بروقت وفات رسالت مآب کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی تھے۔

اب ہم اُنکے رُتبے بیان کرتے ہیں

مرتبے صحابیوں کے یہ ہیں کہ مہاجرین افضل ہیں انصار پر بطریق اجمال اور بطریق تفصیل یہ ہیں کہ جو انصار سب سے اول ہیں وہ متاخرین مہاجرین پر فضیلت رکھتے ہیں۔ اہل تواریخ نے صحابہ کے کئی طبقے مقرر کئے ہیں طبقہ اولیٰ میں وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے مسلمان ہوئے جیسا کہ خدیجہؓ اور علیؓ اور زید اور ابی بکر صدیقؓ اور جو اونکے قریب کچھ فاصلہ بعد ہے لیکن دارالندوہ کے مسلمان نہیں ہیں۔ طبقہ ثانیہ میں وہ اصحاب ہیں جو دارالندوہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ انمیں حضرت عمرؓ ہیں۔ تیسرا طبقہ اون صحابیوں کا شمار کیا جاتا ہے جو ہجرت کرکے حبشہ میں جارہے تھے۔ چوتھا طبقہ صحابیوں کا وہ ہے جو طبقہ اولیٰ میں مسلمان ہوئے تھے یہ لوگ سبّاق انصار کہلاتے ہیں۔ پانچواں طبقہ اون صحابیوں کا ہے جو عقبہ ثانیہ میں مسلمان ہوئے۔ چھٹے طبقہ میں اصحاب عقبہ ثالثہ کے ہیں جو ستر آدمی تھے۔ ساتویں طبقہ میں وہ مہاجرین ہیں جو پیغمبر خداؐ سے بعد آپکی ہجرت کرنیکے شامل ہوئے اور حضرت اسوقت قبا میں تشریف رکھتے تھے جن ایام میں کہ مسجد نبوی طیار ہوئی تھی۔ آٹھویں طبقہ میں اصحاب اہل بدر کبریٰ کے ہیں۔ نویں طبقہ میں وہ اصحاب ہیں جنہوں نے ہجرت درمیان بدر اور حدیبیہ کی ہے۔ دسویں طبقہ میں وہ اصحاب ہیں جنہوں نے بیعت رضوان مقام حدیبیہ میں نیچے ایک درخت کے کی تھی۔ گیارہواں طبقہ اصحابہ کا وہ ہے جو بروز فتح مکہ مسلمان ہوئے۔ بارہواں

طبقہ اون لوگوں کا ہے جنہوں نے نبی صلعم کو دیکھا۔ اہل صفہ بھی اونہیں اصحابہ میں ہیں یہ لوگ فقرار تھے نہ اونکے گھر بار تھے نہ کنبہ تھا۔ مسجد میں سو رہا کرتے تھے۔ درمیان زمانہ رسول اللہ صلعم کے صفہ ہی اونکی خوابگاہ تھی۔ اسیواسطے اوسکی طرف منسوب کرکے اونکو اصحاب الصفہ کہتے ہیں جب رات کا وقت کھانے کا ہوتا رسول اللہ اونمیں سے چند آدمیوں کو اپنے ہمراہ اور چند کو اور صحابہ کے ساتھ تقسیم کر دیتے تاکہ رات کا کھانا اونکو کھلائیں اسیطرح ان لوگوں کو کھانا ملتا تھا۔ اول ان لوگوں کے مشاہیر میں سے ابوہریرہ اور واثلہ بن الاسقع۔ اور ابوذر یہ لوگ تھے۔

بیان اسود العنسی کا جسنے دعوی نبوت کا کیا تھا

معلوم رہے کہ جن ایام میں رسول اللہ بیمار تھے اوہی دنوں میں اسود عنسی مقتول ہوا تھا نام اوسکا عبہلہ بن کعب ہے اور اوسکو ذوالخمار بھی کہتے ہیں وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ شیطان اور عجوبہ طلسمات جہال کو دکھا کر اپنی گفتگو سے سخر اور تابعدار کیا کرتا جو شخص اوسکا کلام سنتا اوسی وقت اوسکا دل پابند اوسکی طرف ہوجاتا۔ یہ وہ شخص ہے جو مرتد ہوکر دعوی نبوت کا کرنے لگا تھا جھوٹے نبیوں میں سے ایک یہ بھی نبی جھوٹا ہے۔ جبکہ یہ دعوے نبوت کا کرنے لگا اوسوقت ساکنان نجران نے اونسے مکاتبت شروع کی۔ اوس شہر میں دو شخص مسلمان ایک عمرو بن حزم دوسرا خالد بن سعید اجاص رہا کرتے تھے۔ اہل نجران نے ان دونوں کو شہر بدر کرکے اسود کے حوالہ کر دیا پھر اسود نجران پر شہر صنعا کو گیا اور اوسپر قابض ہوگیا اور ملک یمن اوسکے لئے سب صاف ہوگیا شجر اوسکی مراد کا برومند ہوا اوسکا ایک خلیفہ درمیان قبیلہ ندحج کے عمر بن معدی کرب تھا جب رسول اللہ کو یہ خبر پہونچی آپنے ایک قاصد کو طرف ابنائے کے روانہ فرمایا اور اون لوگوں کو حکم دیا کہ اوسکو دفعتاً یا بطور مقابلہ مار ڈالنا چاہیئے اور قبیلہ حمیر اور ہمدان سے مدد لینا۔ اور اسود قبیلی قیس ابن عبد یغوث سے بنی تھا اسلئے اوس قاصد کے ہمراہ وہ لوگ جنکو پیغمبر خدا نے لکھا تھا سب شامل ہوگئے اور اسود کے مار ڈالنے پر اور قاصد سے ملکر سب نے یہ تجویز کی کہ مارنا اسکا مناسب ہے یہ ٹھان کر اسود کی جورو سے جاکر ملے جورو بھی اوسکی بسبب اسکے کہ اوسنے اپنے خسر کو مار ڈالا تھا بنی ہو رہی تھی۔ اوس عورت نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بھی اوسکی جان ہی کی دشمن ہو رہی ہوں مگر کیا کروں محل

کو گھیرے ہوئے ہیں دروازہ سے گھر میں آنا ہو نہیں سکتا اوسوقت اونہوں نے اوسکے گھر میں نقب دی اور ایک شخص مسمی فیروز کو اندر اوسکے داخل کیا اوسنے اسود کو جاتے ہی قتل کر ڈالا اور سر اوسکا فوراً کاٹ لیا ۔ اسود مذکور بیل کیطرح خرخر کرنے لگا نگہبانوں نے دروازہ پر آواز خرخراٹ کی سُنکر اوسکی جورو سے پوچھا کہ یہ کیا آواز ہے اوسکی جورو نے کہا کہ یہ نبی ہے اوسکے پاس وحی آئی ہے جب صبح ہوئی اونہوں نے موذن سے کہا کہ درمیان اذان کے اشہدان محمد الرسول اللہ کے عبہلتہ کذاب کا لفظ کہنا یعنی گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول اللہ کا ہے اور عبہلہ جھوٹا ہے ۔ وہ اصحاب پیغمبر خدا کے جو وہاں تھے اونہوں نے پیغمبر خدا کو سب واردات لکھکر اطلاع کی تھی مگر وہ نامہ رسول اللہ کی زیست میں نہ آیا بلکہ ایام خلافت ابوبکر صدیق میں آیا مگر رسول اللہ نے بہ سبب نزول وحی کے سبکو اسود کے مقتول ہونیکی خبر اوسی روز سے کردی تھی ۔ وہ نامہ جسمیں اسود کے مقتول ہونیکا حال لکھا ہوا تھا حضرت ابابکر صدیق کے ایام خلافت میں جب پہنچا اوسمیں بعینہ وہی حال لکھا ہوا تھا جو رسول اللہ نے قبل از رحلت فرمادیا تھا ۔ عبداللہ ابن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اے لوگو میںنے دیکھی ہے لیلتہ القدر پھر چلے گئے ۔ اور دیکھا میںنے کہ دونوں ہاتھوں میں میرے دو کنگن سونے کے ہیں بہ سبب نفرت کے وے پھینکدیئے وہ دونوں اُڑ گئے پھر میںنے اونکی تعبیر یہ دی کہ وہ دو کنگن یہ دو لوگ ایک صاحب الیمامہ یعنی مسلمتہ الکذاب ۔ دوسرا صاحب صنعا یعنی اسود عنسی ہے اور فرمایا کہ جبتک تیس دجال مدعی نبوت پیدا نہ ہولینگے تب تک قیامت نہ آویگی یہ اسود مذکور قبل وفات حضرت رسول خدا کے ایک رات ایک دن اول مقتول ہوا تھا اور کل چار مہینے جھوٹی نبوت کرتا رہا اور صاحب یمامہ یعنی مسلمتہ الکذاب اوسکا حال مقتول ہونیکے درمیان خلافت ابی بکر صدیق رضہ انشاءاللہ بیان کرینگے ۔

بیان اخبار خلافت ابابکر صدیق رضہ کا

بعد رحلت رسول خدا کے یہ حال ہوا کہ عمر ابن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی شخص یہ کہیگا کہ پیغمبر خدا مر گئے ہیں اوسکا سر اپنی اس تلوار سے کاٹوں گا ۔ رسول اللہ مرے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اونکو آسمان پر بلوالیا ہے اور ابوبکر صدیق رضہ نے یہ آیت پڑہی وما محمد الرسول قد خلت من قبلہ الرسل

افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ترجمہ محمدؐ نہ تھے مگر ایک رسول اوسکے پہلے بھی بہت رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مر گیا یا قتل ہو گیا تو کیا تم لوگ اولٹے پیروں دین سے پھر جاؤ گے۔ سب لوگ حضرت ابابکر صدیقؓ کی طرف متوجہ ہو گئے خصوصاً سقیفہ بنی ساعدہ نے بہت جلدی کی بعد ازاں حضرت عمرؓ نے ابابکر صدیق کی بیعت کی اونکی بیعت کرنے سے تمام آدمیوں نے بیعت کر لی اور یہ حالت ہوئی کہ سب آدمی بیعت کرنے لگے یہ بیعت درمیان بیچ کے عشرہ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری میں ہوئی۔ مگر بنی ہاشم اور زبیر۔ اور عتبہ بن ابی لہب اور خالد بن سعید بن العاص اور مقداد بن عمر۔ اور سلمان فارسی۔ اور ابی ذر۔ اور عمار بن یاسر اور البراء ابن عازب۔ اور ابی بن کعب۔ یہ سب حضرت علیؓ کے ہمراہ ہو گئے۔ اسی باب میں عتبہ ابن ابی لہب نے چند شعر اس مضمون کے کہے ہیں کہ میں نہ جانتا تھا کہ خلافت اور حکم اولاد ہاشم سے جاتا رہیگا۔ اور ابی حسن کو بھی جو سب سے اول ایمان لائے۔ اور سب سے پہلے مسلمان ہوئے اور قرآن اور سنن کو خوب جانتے ہیں اور جنہوں نے آخر وقت رسول خدا کو غسل دیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوسکی مدد غسل کی اور کفن دینے میں بھی خلافت نہ ملیگی بلکہ اور ہی شخص کو ملجاویگی۔ (قول مترجم۔ یہ اشعار مینے اپنے تذکرۃ العرب میں لکھے ہیں) اسیطرح سے ابوسفیان بھی جو بنی امیہ میں سے تھا ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سے کی پھر ابوبکر صدیقؓ نے عمر بن خطاب کو حضرت علیؓ کے پاس یہ ارادہ بھیجا کہ جو لوگ اونکے ہمراہ اہل بیت ہیں سوا اونکے حضرت علیؓ کو حضرت فاطمہ کے گھر میں سے نکالدو اور یہ کہدیا تھا کہ اگر اونکو نکلنے سے کچھ انکار ہو تو بیشک تم اونسے لڑنا۔ حضرت عمر تھوڑی سی آگ بھی ہاتھ میں لیکر یا ارادہ گھر کے پھونکنے کے گئے اسی اثنا میں حضرت فاطمہؓ راہ میں اون سے ملیں اونہوں نے پوچھا کہ کہاں کو جاتے ہو اے ابن الخطاب کیا ہمارا گھر پھونکنے آیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ البتہ تمہارا گھر پھونک ڈالونگا نہیں تو تم بھی ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کرو جس بیعت میں تمام امت داخل ہوئی تم بھی داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ باہر نکلے اور ابابکر صدیقؓ سے آکر بیعت کی۔ یہ روایت قاضی جمال الدین ابن واصل کی ہے اوسنے سند اسکی ابن عبد ربہ المغربی تک پہنچائی ہے اور زہری حضرت عائشہ سے اسکے خلاف روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ بموجب اسکے حضرت عائشہ کے حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ سے تا حین حیات حضرت فاطمہؓ کے بیعت نہیں کی اور یہ واقعہ بعد واقعہ جانگزا یعنی وفات رسول صلعم کے چھ مہینے بعد واقع ہوا تھا۔ جب

حضرت فاطمہ نے انتقال فرمایا اوسوقت حضرت علیؓ نے ایک قاصد ابوبکرؓ کے گھر میں بھیجکر اور آپ آکر بیعت اونکے گھر میں۔ اور پھر یہ ارشاد کیا کہ ہمنے تمہارے فضل اور کمال کا جو خدا تعالیٰ نے تم کو دیا ہے انکار نہیں کیا تھا مگر یہ سبب ایک اَور بات کے ہمیں رُک رہا تھا والا نہ۔ مجھکو تمہاری فضیلت میں کچھ انکار نہیں۔ جن ایام میں حضرت ابوبکر والی خلافت ہوئی ان دنوں اسامہ بن زید لشکر کا سردار تھا اور حضرت عمر بن خطاب بھی جملہ لشکر اسامہ سے اوس عہدہ پر تھے جس عہدہ پر رسول اللہ نے اونکو مقرر کیا تھا ایکروز حضرت عمرؓ نے ابوبکر صدیق رضہ سے کہا کہ انصار لوگ ایک شخص ایسا چاہتے ہیں جو اسامہ سے عمر زیادہ رکھتا ہو یہ بات سُنکر حضرت ابوبکر اُچھل پڑے اور کود کر حضرت عمرؓ کی ڈاڑھی پکڑلی اور کہا کہ جوان مرگ رسول اللہ نے تو اوسکو عامل اور حاکم لشکر کا مقرر کیا اور تو مجھکو یہ کہتا ہے کہ میں اوسکو معزول کردوں یہ بھی نہ ہوگا۔ پھر ابوبکر لشکر اسامہ کیطرف آئے اونکو ملاحظہ کیا اور راہ میں اسامہ سوار تھا اور حضرت ابوبکرؓ پیدل چلے جاتے تھے اسامہ نے اونسے کہا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ یا تو آپ سوار ہوجایئے نہیں مجھکو حکم دیجئے میں بھی اُتر پڑوں حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ نہیں نہ تم اُترو اور نہ میں اوسپر سوار ہونگا۔ اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک ساعت اپنے قدموں کو اُٹھالیں تو کچھ مضایقہ نہیں۔ جب خلیفہ اول وہاں سے پھرنے لگے اوسوقت آپنے اسامہ سے کہا کہ اگر تمہاری رائے میں مناسب ہو تو عمر کو میرے پاس متعین کردو اسامہ نے حضرت عمر کو حکم قیام کا دیا۔ واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ یعنی ان خلیفہ اول ہی کے زمانہ میں سجاح بنت حارث تمیمہ نے دعوی نبوت کا کیا تھا۔ اور قبیلہ بنو تمیم کے آدمی محو اوسکے ماموں کے جو قبیلہ تغلب وغیرہ سے تھی۔ اور ربیعہ نے بھی گویا سب نے اوسکی تصدیق کرلی تھی۔ بعد دعوی نبوت کے مسلمۃ الکذاب کے پاس وہ گئی جب وہاں پہونچی اوسنے اوسوقت یہ قصد کیا کہ مسلمۃ الکذاب سے ملاقات کیجئے۔ مسلمۃ الکذاب نے کہا کہ اپنے اصحاب کو میرے پاس نہ لاؤ یعنی تن تنہا ملاقات کرو چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا کہ سب کو دور کرکے علیحدہ اوس سے ایک خیمہ میں جو مسلمۃ الکذاب نے قائم کرکے بخور اور خوشبو سے مطیب کر رکھا تھا ملاقات کی۔ اوس عورت نے یہ پوچھا کہ آپکے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے اوس نے یہ آیت پڑھی الم تر الی ربک کیف فعل بالحبلی اخرج منها نسمة تسعی من بین صفاق وحشی ترجمہ اسکا یہ ہے کیا نہیں دیکھتا تو طرف پروردگار اپنے کے

کہ کیا کام کرتا ہے جس سے دانہ سے نکالتا ہے اوسمیں سے روح دوڑتی ہوئی پردوں اور جھلیوں سے - جب یہ سُن چکی تب اوسنے پھر کہا کہ اور کچھ سُناؤ اوسوقت اوسنے یہ آیت بھی پڑھی

الم تران اللہ خلق النسا اقراجا وجعل الرجال لھن ازواجا فتولج فیھن ایلاجا ثم نخرج ماشا اخراجا فیتجن لنا انتاجا ترجمہ یہ ہے کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا عورتوں کو ذی فرج - اور بنایا مردوں کو اونکے خصم - پس کھیڑتی ہیں وہ درمیان اونکے کھیڑنا پھر نکالتے ہیں ہم جو چاہتے ہیں نکالنا اور جنتی ہیں وہ عورتیں واسطے ہمارے بچے - جب یہ آیتیں بھی سُن چکی اوسوقت اوس عورت نے کہا کہ میں گواہی دیتی ہوں بیشک تو نبی ہے اللہ کا پھر مسلمۃ الکذاب نے کہا کہ اگر تمہاری صلاح ہو تو ایک جماع کی جگہ ٹھہراویں - اوسنے کہا بہت اچھا اِس مقام پر اوس بیحیا نے چند شعر کہے ہیں بہ سبب عدم احتیاج کے ترک کیے گئے بہرکیف تین روز اوسکے پاس ٹھہر کر پھر اپنی قوم کی طرف چلی گئی یہ عورت بیحیا مسماۃ سجاح اپنے ماموں بنی جزلیلہ تغلب کی تھی ہمیشہ مدعیہ نبوت رہی جس سال میں کہ حضرت معاویہ سے بیعت کی گئی اوس سال میں معاویہ نے اوسکی رسالت کا انکار کیا اِسلئے وہ مسلمان کامل ہوگئی اور پھر بصرہ کیطرف چلی گئی وہاں جاکر تا وفات رہی اور درمیان ایام خلافت ابوبکرؓ کے مسلمۃ الکذاب بھی قتل کیا گیا تھا اوسکے مقتول ہونیکا یہ حال ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اوّل نے ایک لشکر اوسکی لڑائی کیواسطے بھیجا کر کے ہمراہ خالد ابن الولید کے روانہ فرمایا چنانچہ وہ اوسنے لڑا اور جنگ شدید واقع ہوئی آخر مسلمان غالب آئے اور مشرکین کو شکست ہوئی اور مسلمۃ الکذاب مارا گیا اِس کذاب کو ایک شخص مسمی وحشی نے اوس حربہ سے مارا تھا جس حربہ سے حضرت حمزہ چچا نبیؐ کے مقتول ہوئے تھے اور اوسکے قتل میں ایک اور شخص انصار کا بھی شامل تھا حال اِس شخص کا یہ ہے کہ جائے سکونت اوسکی یمامہ تھی اور وہ ایک دفعہ بطور قاصد کے بنی حنیفہ کا قاصد ہو کر نبیؐ کے پاس آیا تھا جب یہاں آیا اوسوقت مسلمان ہوگیا تھا لیکن پھر مرتد ہو کر دعوی نبوت کا کرنے لگا یہ دعوے اول اول تو بطور استقلال کرتا رہا پھر پیغمبر خداؐ کو بھی شریک جتلاتا مگر آپ نبی بنا رہا اور مسلمانوں کے لشکر سے بہت قاری لوگ مہاجر و انصار کے شہید ہو گئے تھے جب حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بہت حافظ لوگ جنکو قرآن حفظ تھا مارے گئے اوسوقت انہوں

نے حکم دیا کہ قرآن شریف کو جو زبانی لوگوں کے یاد ہے لکھوا دیں کھجوروں کے پتوں پر اور چمڑوں پر جہاں جہاں لکھا ہوا ہے وہاں سے جمع کرو یہ نقل قرآن شریف کی حضرت حفصہ بنت عمرؓ زوجہ نبی ﷺ کے گھر میں رکھی گئی۔ بروقت حضرت عثمانؓ کے اونہوں نے یہ تجویز کی کہ اوس قرآن سے جو حفصہ کے گھر میں موجود تھا نقلیں کروا کر امصار و اطراف میں روانہ فرماویں اور جو ماسوا انکے نسخے پائے اونکو باطل کر دیا یہ امر بسبب اختلاف قرأت کے ظہور میں آیا تھا لوگوں کی قرأت میں اختلاف بہت ہونا شروع ہو گیا تھا درمیان ایام خلافت ابوبکر صدیق رضہ کے بنی یربوع کے لوگوں نے زکوٰۃ دینی چھوڑ دی تھی۔ اس قبیلہ کا سردار ابن نویرہ تھا حال اُسکا یہ ہے کہ وہ گھوڑے پر خوب چڑھنے جانتا تھا اور شعر بھی اچھا کہتا تھا۔ پیغمبر خداؐ کے پاس حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا حضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ تمہاری قوم زکوٰۃ دیا کرے وہ جمع کر کے بھیجدیا کرو تمکو اونپر سردار بنایا جبکہ اوسنے زکوٰۃ دینی چھوڑ دی یعنی موقوف کر دی تب حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے مالک بن نویرہ کے پاس خالد بن الولید کو زکوٰۃ کے لئے بھیجا مالک نے جواب دیا کہ ہمکو نماز پڑھنے کا حکم ہے زکوٰۃ کا حکم نہیں دیا گیا۔ خالد نے کہا کہ نماز اور زکوٰۃ معاً مقبول ہوتی ہیں ایک چیز اونمیں سے سوائے خیر دوسرے کے مقبول نہیں ہوتی اگر نماز پڑھو گے اور زکوٰۃ نہ دوگے ہرگز قبول نہ ہوگی۔ زکوٰۃ دوگے نماز نہ پڑھو گے وہ بھی مقبول نہ ہوگی۔ مالک نے کہا کہ تمہارے صاحب کا یہی حکم ہے (صاحب سے مراد ابوبکرؓ تھے) خالد نے کہا کہ کیا وہ تیرا صاحب نہیں قسم خدا کی سر اُڑا دونگا اسی بات پر جھگڑا بڑھ گیا خالد نے کہا میں تمکو مار ڈالونگا۔ مالک نے کہا کہ تیرے صاحب نے کیا یہی حکم کیا ہے۔ خالد نے کہا کہ یہی حکم اجبر ہے بعد اس کلام کے۔ اسوقت عبداللہ بن عمر۔ اور ابوقتادہ بھی اسجائے حاضر تھے وہ دونوں خالد کو سمجھانے لگے۔ آخرکار مالک نے کہا کہ اے خالد تو مجھکو ابوبکر صدیقؓ کے پاس لے چل جو وہ حکم کریگا وہ میں بجالاؤنگا۔ خالد نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا میں تجھکو قتل ہی کرونگا ضرار بن الازور کو حکم کیا تلوار مارا اسوقت مالک نے اپنی جورو کیطرف متوجہ ہو کر کہا کہ اسنے مجھکو قتل کروایا وہ عورت بہت خوبصورت تھی۔ خالد نے جواب دیا کہ نہیں خدا نے تجھکو قتل کروایا کیونکہ تو مسلمان ہو کر اسلام سے پھر گیا۔ مالک نے کہا کہ نہیں میں ابتک اسلام پر قایم ہوں۔ خالد نے کہا کہ اے ضرار گردن مار اوسنے ایک ضرب اوسکی گردن پر ایسی سخت ماری کہ سر الگ ہو گیا اور اوسکے سر کو ہنڈیا کر کے نیچے جلایا (اس شخص کے سر پر بال بہت تھے) اوسکے مرتے ہی خالد نے اوسکی جورو کو پکڑا اپنا دل ٹھنڈا کیا

اِس باب میں یہاں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ اوس عورت کو خالد نے اوسکی قوم سے خرید لیا تھا اور پھر اوسکو جورو بنالیا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ عورت تین حیض تک عدت میں رہی بعد ازاں اوس سے نکاح ہوا کہتے ہیں کہ خالد نے ابن عمر اور ابی قتادہ کو کہا تھا کہ تم بھی مجلس عقد نکاح میں حاضر ہو۔ اون دونوں نے انکار کیا۔ ابن عمر نے تو یہ کہا کہ میں ابی بکر صدیق رضؓ کو لکھتا ہوں اور اوسکو تیرے نکاح کرنیکی خبر بھیجتا ہوں اوسوقت اوسکے سامنے انکار کیا مگر پھر نکاح کرلیا اِس باب میں ابوہبیرہ سکی نے شعر کہے ہیں۔ جبکہ یہ خبر ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر رضؓ کو پہنچی تب حضرت عمرؓ نے ابوبکر صدیق رضؓ سے کہا کہ خالد نے زنا کیا ہے اوسکو رجم کرنا چاہیئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا کہ میں رجم نہ کرونگا کیونکہ اوسنے اولاً اوس سے کلام کی۔ جب اُسنے نہ مانا اوسنے قتل خطا کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اوسنے ایک شخص مسلمان کو مار ڈالا ہے اوسکو قتل کرنا چاہیئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا کہ میں قتل بھی نہ کرونگا کیونکہ اوسنے جلدی کی خطا کی۔ پھر حضرت عمرؓ بولے کہ اسکو عہدہ سے معزول کیجئے۔ حضرت ابابکر صدیق رضؓ نے کہا کہ جس تلوار کو خدا تعالیٰ نے اون لوگوں پر کھینچا ہے میں اوسکو میان میں نہیں کرسکتا۔ جب مالک کے مرجانیکی خبر اوسکے بھائی متمم بن نویرہ کو پہنچی بہت رویا اور پیٹا۔ اور ایک قصیدہ اوسکے ماتم میں جسکو قصیدہ متمم العینیہ کہتے ہیں اور وہ مشہور ہے لکھا ہے (یہ بھی تذکرۃ الشعراء میں مندرج کیا ہے۔ مقولہ مترجم)۔

اب شروع ہوا بارھواں و تیرھواں سنہ ہجری

تیرھویں سال ہجری نبوی میں جنگ یرموک سبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تھی اوسوقت ہرقل درمیان حمص کے تھا جب اوسکو خبر پہونچی کہ روم کا لشکر یرموک میں شکست کھاکر بھاگا تب اوسنے حمص سے کوچ کیا اور رومی لوگ اوسکے اور مسلمانوں کے بیچ گھیرے گئے۔ اور جبکہ خالد بن ولید اور ابوعبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت ہوگئی تب وہ نے بصرہ کا قصد کیا۔ والی بصرے نے بہت گروہ واسطے مقابلہ کے جمع کئے پھر آدمیوں نے صلح کرلی صلح اِس بات پر ٹھہری کہ ہر راس پر ایک دینار اور ایک جریب گیہوں دیا کریں گے۔

بیان وفات ابوبکر صدیق رضؓ کا

واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سبب موت میں اختلاف ہے کہتے ہیں کہ یہودیوں نے چاولوں میں ملا کر زہر کھلایا تھا اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے کسی شے میں زہر ملا کر اونکو اور حارث ابن کلدہ دونو کو دیا تھا۔ حارث نے کہا کہ ہمنے زہر آلودہ کھانا کھایا ہے ایک برس میں وہ زہر اثر کریگا۔ چنانچہ بعد برس روز کے دونوں مر گئے اور حضرت عائشہ سے یہ روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے جو سرد پانی سے غسل کیا بسبب اوس غسل کرنیکے تپ چڑھ آیا چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے یہانتک کہ نماز پڑھنے بھی باہر نہ آئے تھے۔ حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ وہ نماز پڑھا دیا کریں اور خلافت بھی اونکی سپرد کی تھی بعد ازاں شام کیوقت سہ شنبہ کی رات کو درمیان مغرب و عشا کے اوس اٹھوارے میں جو جمادی الآخرہ کے آخر میں ہوتا ہے درمیان سنہ ۱۳ ہجری کے فوت ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ کل خلافت اونہوں نے دو برس تین مہینے دس رات کی اور عمر اونکی تریسٹھ ۶۳ برس کی تھی خلیفہ اول کو اونکی بیوی اسمار بنت عمیس نے غسل دیا تھا اور جس تابوت میں رسول اللہؐ اوٹھائے گئے تھے اوسی تابوت میں حضرت ابابکر صدیقؓ رکھے گئے۔ اور حضرت عمرؓ نے اونکے جنازہ کی نماز مسجد نبوی میں پڑھائی پھر اونکی قبر کھودی اور سر اونکا پیغمبر خداؐ کے دونوں موہڈوں کیطرف کر کے اونکو دفن کیا حضرت ابابکر صدیقؓ خوش قد ہلکے چہرہ کے تھے اور معروق الوجہ تھے یعنی رگیں آپکے چہرہ پر نمودار رہتی تھیں آنکھیں اندر کو بیٹھی ہوئی تھیں۔ مجبڑا باہر کو اٹھا ہوا تھا اور انگلیوں کے جوڑوں پر بال نہ تھے اور مہندی اور تیل کا خضاب کیا کرتے تھے۔

بیان خلافت عمر ابن خطابؓ کا

حضرت عمر بن الخطابؓ بن نفیل بن عبدالعزی سے لوگوں نے اوس سال میں بیعت کی جس سال میں حضرت ابوبکر صدیقؓ فوت ہوئے تھے بعد خلیفہ ہونیکے حضرت عمرؓ نے یہ خطبہ لوگوں کو سنایا کہ اے لوگو قسم ہے خدا کی قوی تر ضعیف سے وہ ہے جو اپنا حق پاوے اور ضعیف تر قوی سے وہ ہے کہ اوسکا حق لیا جاوے اور اول ہی اول یہ حکم صادر فرمایا کہ خالد بن الولید کو سرداری سے موقوف و معزول کیا اور ابوعبیدہ کو حبش اور شام کا سردار مقرر کر کے روانہ فرمایا۔ حضرت عمرؓ کا نام اول امیر المومنین رکھا گیا تھا کیونکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ رسول اللہؐ کہلاتے تھے اونکو کسی نے امیر المومنین

نہیں کہا یہ خطاب حضرت عمرؓ سے جاری ہوا۔ بعد ازاں ابوعبیدہ دمشق پر جاکے باب الجابیہ کی طرف اوترا اور خالد مشرق کیطرف سے باب توما پر اوترا۔ اور عمرو بن العاص دوسری طرف جاکر اوترا اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب ستر رات کے رہا۔ آخر الامر خالد نے اپنی طرف سے بزور شمشیر فتح کیا اور باشندگان دمشق نے دوسری طرف سے نکلکر ابوعبیدہ سے صلح کرلی اور دروازہ کھول دیا۔ حضرت عبیدہ اونکو امن دیکر اندر گئے اور خالد سے درمیان شہر کے ملاقات ہوئی۔ پھر ابوعبیدہ نے فتح دمشق کی خبر حضرت عمرؓ کو لکھنہ بھیجی واضح ہو کہ ملک عراق بھی حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوا۔

اب شروع ہوا چودھواں برس ہجری

درمیان ماہ محرم سنہ ۱۴ ہجری کے حضرت عمرؓ نے واسطے تعمیر بصرہ کے حکم دیا چنانچہ نشان واسطے بنانے شہر کے اسی سال میں کئے گئے بعضے کہتے ہیں کہ پندرہویں سال میں حکم بنا بر بصرہ کا ہوا تھا اور اسی سال میں قحافہ باپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فوت ہوئے۔ اونکی عمر ستانوے ۹۷ برس کی تھی مگر اونکے بیٹے ابوبکرؓ کے مرنے کے بعد انکا انتقال ہوا۔

اب شروع ہوا پندرھواں سال ہجری کا

درمیان اسی سال یعنی سنہ ۱۵ ہجری کے شہر حمص بعد حصار کرنے مدت طویلہ کے فتح ہوا تھا یہ شہر بعد فتح دمشق کے مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ جب سے فتح ہوچکا اسوقت رومیوں نے صلح چاہی چنانچہ ابوعبیدہ نے اونسے صلح اسطرح پر کرلی جسطرح پر اہل دمشق کی تھی۔ پھر ابوعبیدہ حماۃ کیطرف گیا۔ قاضی جمال الدین ابن واصل اپنی تاریخ میں جس سے ہمنے یہ نقل کی ہے یہ کہتا ہے کہ شہر حماۃ درمیان زمانہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک بڑا شہر تھا اور کہتا ہے کہ بینے ذکر اس شہر کا ہمراہ اخبار داؤد اور سلیمان علیہ السلام کے درمیان اون کتب سلاطین کے پایا جو یہودیوں کے پاس موجود ہیں اور ایسا ہی وہ شہر یونانیوں کے زمانہ میں تھا مگر زمانہ فتوح میں اور قبل اوس زمانہ کے وہ شہر اور شیزر دونو چھوٹے تھے اور شہر حمص دارالملکت اون بلاد کے تھا چنانچہ امراالقیس نے بھی اپنے قصیدہ میں اسکا ذکر کیا ہے۔ جبکہ ابوعبیدہ حماۃ پر پہونچا اوسوقت رومی لوگ جو وہیں تھے

طالب صلح ہوکر آئے اور جزیہ دینا قبول کیا اور خراج زمین پر بھی مقرر کرکے صلح کرلی اور وہ جو اونکا بڑا عبادتخانہ تھا اوسکی جامع مسجد بنائی گئی جسکو جامع السوق کہتے ہیں پھر اوسکی تجدید بھی درمیان خلافت مہدی کے جو خلفا عباسیہ سے گذرا ہے ہوئی تھی اور اوسکی ایک تختی پر یہ لکھا ہوا تھا کہ اس بازار کی پھر تجدید ہوئی ہے خراج حمص سے پھر ابوعبیدہ شیزر میں گیا اور وہاں کے باشندوں سے صلح ہوگئی جیسی باشندگان حماۃ سے صلح ہوئی تھی اور اسطرح پر باشندگان معرۃ سے صلح ہوئی پہلے زمانہ میں اوسکو معرۃ حمص کہتے تھے۔ پھر معرۃ نعمان ابن بشیر الانصاری کہنے لگے کیونکہ یہ شہر معرۃ معہ حمص کے درمیان ایام خلافت معاویہ کے اسی نعمان ابن بشیر کے پرگنات میں تھا۔ پھر ابوعبیدہ لاذقیہ میں گیا اور اوسکو بھی بزور شمشیر فتح کیا۔ بعدازاں جبلہ اور انطرطوس فتح کیا۔ بعدازاں ابوعبیدہ قنسرین کی طرف گیا جب اوس جا خالد ابن ولید اور ابوعبیدہ پہنچے اوس میں بہت رومی لوگ چھپے ہوئے بیٹھے تھے اونسے خوب لڑائی ہوئی مگر فتح مسلمانوں کی رہی۔ آخرکار وہاں کے باشندگان نے صلح منظور کی موافق اہل حمص کے۔ ابوعبیدہ اور خالد نے اونسے کہا کہ صلح منظور ہے مگر اس شہر کو ہم ویران کرینگے چنانچہ یہی ہوا کہ وہ ویران کردیا گیا بعدازاں حلب اور الطاکیہ اور منبج۔ اور دلوک اور سرین اور تیزین اور غزار فتح کئے اور ان اطراف سے شام پر غالب آگئے پھر خالد مرعش کو گیا اوسکو فتح کیا اور وہاں کے باشندوں کو جلاوطن کرکے تمام شہر ویران کردیا اور قلعہ الحدث کو فتح کیا جس سال یہ شہر فتح کئے تھے وہ پندرہواں سال بعضے کہتے ہیں سولہواں سال تھا ہرقل یاوس ہوکر ملک شام سے الرہا کی راہ کو ہوکر قسطنطنیہ کو چلا گیا مگر تھوڑی دور جاکر پھر شام کی طرف متوجہ ہوکر یہ کہا:

اسلام علیک یا سوریا یہ سلام رخصت کا ہے اب کوئی رومی تیرے پاس کبھی نہ آویگا مگر خائف دل ولرزاں۔ ہاں اگر کوئی کمبخت بچہ پیدا ہوا اور کاش کہ وہ بھی پیدا نہ ہو کیونکہ تو نے رومیوں کی ساتھ ابتک فتنہ برپا کیا ہے۔ پھر قیساریہ اور صبسطیہ فتح کیا اسی شہر میں حضرت یحیی بن ذکریا کی قبر ہے اور نابلس اور لدّ اور یافا یہ سب شہر فتح کئے اور بیت المقدس کا مدت تک محاصرہ کئے رہا انجام کار بیت المقدس والوں نے ابوعبیدہ سے کہا کہ مثل اہل شام کے ہم سے صلح کرلو بشرطیکہ عمر ابن الخطاب ہم سے صلح کریں۔ ابوعبیدہ نے یہ حال حضرت عمرؓ کو لکھ کر بھیجا چنانچہ حضرت عمرؓ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ پر خلیفہ بناکر آپ یہاں تشریف لائے واضح ہو کہ اسی سال سنہ ۱۵ ہجری میں حضرت عمر ابن الخطاب

نے منشی اور دیوان مقرر کئے اور انعام اور بخشش مسلمانوں کیواسطے مقرر کئے پہلے اس سے کسی کو کچھ نہ ملتا تھا بجز مال غنیمت کے بعضے کہتے ہیں سنہ ۲ ہجری میں مقرر ہوئے اس تفصیل سے حضرت عباسؓ چچا رسول اللہ کے لئے پچیس ہزار۔ پھر جو قریب تر رشتہ دار رسول اللہ کا تھا اوسکے لئے بہت عطیات مقرر کئے۔ اور اہل بدر کیواسطے پانچ ہزار اور جو شخص بعد اونکے تھا اصحاب حدیبیہ اور بیعت رضوان تک چار چار ہزار۔ پھر جو اونکے پیچھے تھا اونکے لئے تین ہزار۔ اور اہل قادسیہ اور یرموک والوں کو ایک ایک ہزار۔ اور اونکے جو پیچھے تھے اونکو پانسو۔ پھر تین سو۔ پھر ڈھائی سو۔ پھر ڈیڑھ سو اسیطرح پر تنخواہیں انعاموں کی مقرر ہوئیں مخفی نہ رہے کہ درمیان اسی سن یعنی سنہ ۱۵ ہجری میں جنگ قادسیہ ہوئی تھی اس لڑائی میں سعد ابن ابی وقاص عجمیوں سے لڑا۔ اور اہل عجم کا سپہ سالار رستم پہلوان تھا اس لڑائی میں درمیان مسلمانوں اور عجمیوں کے بہت کشت خون ہوا اول روز کو یوم اغواث کہتے ہیں۔ دوسرے روز جو لڑائی ہوئی وہ یوم خماس تھا تیسری رات لیلۃ الہریر کہلاتی ہے کیونکہ اس رات کو کلام نہیں کی تھی بلکہ وہ چپ چاپ تھی جب صبح ہوئی اوسوقت لڑائی شروع کی اور دوپہر تک کشت وخون ہوتا رہا۔ اور پھر ہوا تند یعنی آندھی چلی اوسوقت سب مشرکین غبار میں چھپ گئے اسی سبب سے کفار کو شکست ہوئی اور غبار رستم کے تخت تک پہنچا پھر رستم تخت پر کھڑا ہو گیا اور اون خچروں کے پیچھے چھپ گیا جسپر کسریٰ نے مال لاد کر واسطے خرچ کے بھیجا تھا جبکہ رستم پر حملہ ہوا اوسوقت رستم بھاگا۔ اور ہلال ابن علقمہ نے دوڑ کر پیرا اوسکا پکڑ کر قتل کر ڈالا پھر عجم کے لشکر میں آکر بہت آدمی قتل کئے پھر سعدؓ وہاں سے کوچ کر کے دجلہ کے غربی کی طرف نہر شیر پر جا کے ایوان کسریٰ پر ڈیرہ کیا جب مسلمانوں نے کسریٰ کے محل دیکھے بہ سبب عظمت کے بہت تعجب کیا اور کہا کہ یہی محل کسریٰ کے ہیں جنکی فتح کا وعدہ رسول خداؐ نے کیا تھا۔

اب شروع ہوا سولہواں سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال یعنی سنہ ۱۶ ہجری کے سعد نہر شیر پر چند ایام ماہ صفر کے کاٹ کر بہراہ سب مجاہدین کے دجلہ پار اوتر آیا اور فارسی لوگ مدائن سے حلوان کیطرف جو اونکے ہاتھ آیا لیکر بھاگ گئے اور مسلمانوں نے مدائن میں داخل ہو کر جسکو پایا مار ڈالا۔ اون جا ایک محل سفید تھا اوس کا

محاصرہ کیا اوس محل میں سعدؓ فروکش ہوئے اور محل کسریٰ کو جامع مسجد بنایا وہاں نمازیں پڑھنی شروع ہوگئیں۔ جتنا مال سونا چاندی برتن کپڑے بیشمار ہاتھ آئے اونکو ضبط کیا۔ ایک مسلمان کو ایک خچر پانی میں بہتا ہوا ملگیا اوس خچر پر کسریٰ کا تاج اور پٹکا اور زرہ اور سوا اسکے اور اسباب پوشاک لدا ہوا تھا وہ سب اسباب مرصع بجواہر تھا۔ سوا اسکے اور اشیاء جو مسلمانوں کو اسبابِ غنیمت سے ہاتھ آئیں، وہ بیشمار ہیں سب کا لکھنا موجب طوالت ہے۔ چنانچہ ایک فرش کسریٰ کا ہاتھ لگا تھا جو ساٹھ گز لمبا اور ساٹھ گز چوڑا تھا مسلمان لائے وہ بچھونا رضہ کی ہئیت پر تھا جواہرات اوس میں تصویریں کلیوں اور رنگو فجات کی سونے کی ڈنڈیوں پر بنی ہوئی تھیں سعدؓ نے وہ اپنے اصحاب سے لیکر حضرت عمرؓ کے پاس روانہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اوسکو قطع کرکے سب مسلمانوں پر تقسیم کر دیا۔ چنانچہ اوسمیں کا ایک ٹکڑا جو حضرت علیؓ ابن ابی طالب کے حصہ آیا تھا وہ بیس ۲۰ ہزار درہم کو بکا تھا۔ سعدؓ نے مدائن میں قیام کرکے لشکر مسلمانوں کا جلولا پر روانہ کیا اوسجائے فارسی لوگ سب مجتمع تھے چنانچہ بیشمار مقتول ہوئے اور مسلمانوں کی فتح ہوئی۔ اِس لڑائی کا نام جنگ جلولا تھا اون ایام میں یزدگرد پہلوان حلوان میں تھا وہ مسلمانوں کی فتح کی خبر سُنکر وہاں سے نکلکر چلا گیا۔ مسلمانوں نے حلوان کو بھی فتح کیا اور اوسپر بھی غالب آئے پھر مسلمانوں نے تکریت اور موصل فتح کی۔ بعدازاں ماسندان زور وزبردستی لیلیا اور اسیطرح شہر قرقیسیا فتح ہوا۔ درمیان اِسی سنہ یعنی سنہ ۱۶ ہجری میں جبلتہ بن الایہم حضرت عمرؓ ابن الخطابؓ کے پاس آیا تھا اور بڑی شان شوکت سے شہر میں داخل ہوا کیونکہ اوسکے آگے آگے کوئل گھوڑے سائیس لئے ہوئے چلے جاتے تھے اور سب پاجامہ دیبا پہنے ہوئے تھے بعدازاں حضرت عمرؓ اِسی سال میں حج کو تشریف لے گئے اور جبلہ نے بھی حضرت عمرؓ کے ساتھ حج کیا ایسا اتفاق ہوا کہ جبلہ طواف کر رہا تھا کوئی شخص قوم فزارہ کا جبلہ کے کپڑے کو چھوکر نکلا جبلہ نے ایک گھونسا اوسکی ناک پر ایسا مارا کہ اوسکی بیٹھ گئی وہ فزاری حضرت عمرؓ کے پاس فریادی ہوکر آیا۔ حضرت عمرؓ نے جبلہ کی طلبی کی اور کہا کہ قصاص دے اپنی جان کا ورنہ حکم کرتا ہوں کہ وہ بھی گھونسا ایسا ہی تیرے مارے۔ جبلہ نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے میں بادشاہ ہوں یہ ایک بازاری آدمی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ارشاد کیا کہ اِسلام نے تم دونوں کو برابر اور مساوی کیا ہے درمیان حد کے یہ نہیں ہو سکتا کہ بادشاہ پر حد جاری نہ ہو اور بازاری پر ہو جبلہ نے کہا کہ میں تو یہ خیال کرتا تھا کہ مسلمان ہوکر میری عزت زیادہ ہو جاویگی زمانہ جاہلیت سے

حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ یہ بات جانے دو ایسی نہ سوچو۔ جبلہ نے کہا میں نصارائی ہو جاتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تو نصارائی ہو جاویگا تو میں تیرا سر اڑا دونگا۔ جبلہ نے کہا کہ آج تک میری انتظاری کیجئے چنانچہ جب رات آئی جبلہ اپنے سوار اور گھوڑے اور گاڑی لدوا کر ملک شام کو چلدیا اور وہاں سے قسطنطنیہ میں گیا اور ماسوا اسکے پانسو آدمی اوسکی قوم کے ہمراہ ہو گئے وہ سب لوگ بھی نصارائی ہو گئے ہرقل کو بہت خوشی ہوئی اوسنے بہت اکرام اور اعزاز انکا کیا۔ مگر پھر جبلہ کو ندامت ہوئی اپنے فعل پر اور یہ شعر کہے جنکا ترجمہ یہ ہے (نصارائی ہو گئے اشراف شرمندگی ایک گھونسے کی سے اور حالانکہ نہ تھا اوسمیں کچھ ضرر اگر میں صبر کرتا حفاظت کی مینے اپنی اوس گھونسے سے بہ سبب شان اور نخوت کے اور حالانکہ بدلا لینا اچھی آنکھ کو کانی آنکھ سے۔ کاشکے میری ماں نہ جنتی مجھکو۔ اور کاشکے رجوع کرتا میں طرف قول عمر کے۔ بعد ازاں ایک قاصد حضرت عمرؓ کا جو ہرقل کے پاس گیا اوسنے دیکھا کہ جبلہ بہت چین سے نعمت میں ہے اوسکے ہاتھ جبلہ نے پانسو دینار حسان بن ثابت انصاری کیواسطے بھجوائے وہ دینار حضرت عمرؓ نے اوسکے پاس بھجوائے حسان بن ثابت نے اوسکی مدح میں شعر کہے ہیں جنکا ترجمہ کچھ ضرور نہیں۔

اب شروع ہوا سترھواں سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال کے شہر کوفہ کی تخطیط کی گئی یعنی بنیاد پڑی اور حضرت سعدؓ نے آنکر چھاونی وہاں ڈالی۔ اور اسی سال میں حضرت عمرؓ نے عمرہ باندھا اور مدینہ منورہ میں قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا اور جن لوگوں نے اوس سے بیعت نہ کی تھی اونکے گھر فروخت کر کے قیمت اوسکی بیت المال میں داخل کی اور ام کلثوم بیٹی علیؓ اور فاطمہؓ کی سے نکاح کیا اور اسی سال میں مغیرہ ابن شعبہ پر جو واردات گذری اوسکا حال یہ ہے کہ مغیرہ کو حضرت عمرؓ نے بصرہ کا حاکم مقرر کر دیا تھا۔ اور جس مکان میں مغیرہ رہتا تھا اوسمیں ایک کھڑکی تھی اوسکے مقابل ایک دوسرے مکان کی کھڑکی تھی مغیرہ اپنی کھڑکی میں بیٹھا ہوا تھا مگر وہ بند تھی اور دوسری کھڑکی ابوبکرہ غلام نبیؐ کا اور ایک بھائی اوس غلام کا مادرزاد کبھی زیاد اور نافع ابن کلدہ۔ اور شبل بن معبد یہ چار شخص بیٹھے ہوئے تھے بہ سبب چلنے ہوا کے وہ کھڑکی کا ایک کواڑ کھل گیا۔ ان چاروں نے مغیرہ کو دیکھا کہ وہ ام جمیل بیٹی ارقم سے جو قبیلہ عامر ابن صعصعہ کی تھی جماع کر رہا اون چاروں مردوں نے یہ لکھ کر حضرت عمرؓ کو خبر دی اونہوں نے مغیرہ

کو معزول کیا اور ابا رموسیٰ الاشعری کو بصرہ کا والی کیا اور گواہوں کو طلب کیا جب وہ گواہ دربار میں حضرت عمرؓ کے حاضر ہوئے ابوبکرہ۔ نافع۔ شبل ان تینوں نے مغیرہ پر زنا کرنے کی گواہی دی مگر زیاد بن ابیہ نے اچھی صاف گواہی نہ دی حضرت عمرؓ نے قبل گواہی دینے زیاد کے یہ فرمادیا تھا کہ ایک آدمی سے مجھکو امید ہے کہ بہ سبب اوسکے ایک صحابی رسول اللہ کا جان سے شاید بچ جاوے اسلئے زیاد نے یہ گواہی دی کہ میں نے اوسکو دونوں ٹانگوں میں عورت کے بیٹھے ہوئے دیکھا اور اوس عورت کے دونوں پیر اوپر کو ایسے اٹھے ہوئے تھے جیسے دو کان گدھے کے کھڑے رہتے ہیں اور اوسکا سانس بھی چڑھ رہا تھا اور چوتڑ الٹے ہے تھے ذکر کھڑا تھا اور سوا اسکے میں نہیں جانتا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تو نے اسطرح بھی دیکھا جیسے سلائی سرمہ دانی میں جاتی ہے اوسنے کہا نہیں پھر پوچھا کہ عورت کو پہچانتا ہے اوسنے کہا نہیں لیکن ایسی ہی عورت تھی جیسی یہ حاضر ہے یہ اظہار حضرت عمرؓ نے سنکر اون تین گواہوں کے حق میں یہ حکم دیا جنہوں نے زنا کی گواہی دی تھی کہ انپر حد قذف کی جاری کی جائے۔ زیاد ابی بکرہ کا مادر زاد بھائی تھا اوسنے پھر زیاد سے پھر کبھی کلام نہ کی کیونکہ اوسپر حد قذف اوسکے اظہار سے عاید ہوئی تھی اسی سال میں مسلمانوں نے اہواز کو فتح کیا اس ملک پر ہرمزان متولی ہو رہا تھا یہ شخص امرا رکبار فارس سے تھا پھر مسلمانوں نے رام ہرمز اور تستر فتح کیا۔ اور ہرمزان قلعہ میں محصور ہوگیا مسلمانوں نے اوسکا بھی محاصرہ کیا یہانتک کہ اوسنے کہا کہ میں صلح چاہتا ہوں جسطرح سے حضرت عمرؓ ارشاد کرینگے چنانچہ مسلمانوں نے اوسکو حضرت عمرؓ کے پاس بھیجدیا ہمراہ اونہیں میں سے انس بن مالک اور احنف بن قیس بھی گئے جب لوگ مدینہ منورہ میں پہنچے اپنے لباس دیبا مطلا کے تن پر آراستہ کئے اور سر پر اپنے تاج جو مرصع یاقوت اور جواہر سے تھا حضرت عمرؓ کے اور مسلمانوں کے دکھلانے کو رکھا اور پوچھا کہ حضرت عمرؓ کہاں ہیں اونکو ڈھونڈا وہ نہ ملے جب لوگوں سے پوچھا اونہوں نے کہا کہ مسجد میں ہونگے وہ مسجد میں آئے دیکھا کہ حضرت عمرؓ سوتے ہیں ذرا فرق سے بیٹھ گئے۔ ہرمزان نے حضرت عمرؓ کو سوتے ہوئے دیکھکر کہا کہ کہاں ہے وہ عمرؓ لوگوں نے کہا کہ یہ ہیں اوسنے کہا کہ نگہبان اور دربان اوسکے کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ انکے نہ کوئی دربان نہ کوئی محافظ۔ یہ سبب انبوہ آدمیوں کے حضرت عمرؓ کی بھی آنکھ کھل گئی آپنے ہرمزان کو دیکھا ارشاد کیا کہ حمد ہے اوس خدا کو جسنے ذلیل کیا بہ سبب اسلام کے اس جبیہ کو پھر حکم کیا کہ اوسکا لباس اوتار لو چنانچہ اوسکا لباس سب اتارا گیا اور موٹے

کپڑے اوسکو پہننے کو ملے۔ حضرت عمرؓ نے اوس سے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ کیسا حال دیکھا تو نے انجام عذر کا اور انجام خدا کے کام کا۔ ہرمزان نے کہا کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں جبکہ میدان کروایا خدا نے ہمکو تم پر غالب کیا۔ اسی نہج بڑی دیرتک آپسمیں کلام رہی۔ ہرمزان نے پانی واسطے پینے کے مانگا پانی پی کر پھر ہرمزان بولا کہ مجھکو یہ خوف ہے ایسا نہ ہو پانی پیتے ہی پیتے تو مجھکو قتل کرڈالے۔ حضرت عمرؓ نے ارشاد کیا کہ کچھ خوف نہ کر جب تک تو پانی نہ پی لیگا قتل نہ کرونگا۔ جب ہرمزان نے یہ کرلیا فوراً پانی کا برتن ہاتھ میں لیکر زمین پر ڈالدیا وہ پیالہ ٹوٹ گیا۔ حضرت عمرؓ نے اوسکے قتل کرنے کا ارادہ کیا صحابہ نے عرض کی کہ آپ فرما چکے ہیں کہ جبتک تو پانی نہ پی لیگا تجھکو کچھ خوف نہیں اور یہ معنے امن کے ہیں خلاف عہد نہ کیجئے کیونکہ اسنے ابھی پانی نہیں پیا ہے آخرکار یہ ہوا کہ ہرمزان مسلمان ہوگیا اور حضرت عمرؓ نے اوسکے واسطے دو ہزار دینار مقرر کئے درمیان سال اٹھارہ ہجری کے درمیان مدینہ اور حجاز کے بڑا قحط پڑا تھا مگر حسن سعی اور تدبیر حضرت عمرؓ کی بہت کام آئی کیونکہ حضرت عمرؓ نے تمام اطراف میں لکھ بھیجا کہ مدینہ میں چونکہ قحط بہت شدت سے ہے تم لوگ ہماری مدد جو کچھ ہوسکے کرو چنانچہ ابوعبیدہ ملک شام سے چار ہزار اونٹ اناج کے لائے حضرت عمرؓ نے وہ سب اناج مسلمانوں میں تقسیم کردیا یہانتک کہ مدینہ میں گونہ ارزانی ہوگئی۔ مگر جب قحط نے لوگوں کو بہت ہی ستایا اوسوقت حضرت اپنے ہمراہ حضرت عباسؓ کو لیکر شہر کے باہر نکلے اور نماز استسقا کی ادا کی حضرت عباسؓ نے دعا استسقا کی چاہی تھی وہ ایسی مستجاب ہوئی کہ مراجعہ نہ کرنی پائی تھی کہ بادل آپہنچے اور مینہ برسنے لگا اوسوقت لوگوں کا یہ حال تھا کہ حضرت عباسؓ کے دامن بسبب برکت اور میمنت کے چھوتے اور آنکھوں کو لگاتے تھے اور درمیان اسی سال یعنی سنہ ۱۸ ہجری کے ایک وبا جسکو طاعون عموس کہتے ہیں ملک شام میں ظاہر ہوئی۔ اسی وبا میں ابوعبیدہ بن الجراح جسکا نام عامر بن عبداللہ بن الجراح الفہری ہی فوت ہوئے یہ صحابی بھی ایک اون دس صحابیوں میں سے ہے جو عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں اوسکی وفات کے بعد معاذ ابن جبل انصاری اونکا خلیفہ مقرر ہوا وہ بھی اوسی وبا میں راہی ملک بقا ہوئے۔ اونکے بعد عمرو بن العاص اوسکا خلیفہ ہوا اس وبا میں پندرہ ہزار آدمی فوت ہوئے یہ وبا ایک مہینہ کامل رہی اسی سبب سے دشمن مسلمانوں کے اونکے ملکوں پر طمع کرنے لگے تھے۔ پھر بصرہ میں یہ وبا جسطرح یہاں پھیل رہی تھی پھیل گئی۔ اسی سال میں حضرت عمرؓ شام کو تشریف لے گئے اور جتنے آدمی وہاں

مر گئے تھے اونکی میراث تقسیم کرکے ماہ ذیقعدہ میں مراجعت کی۔

اب شروع ہوا سنہ اُنیس ۱۹ اور بیس ۲۰ ہجری

درمیان اس سال کے مصر اور اسکندریہ عمرو بن العاص۔ اور زبیر بن العوام کی معرفت فتح ہوا۔ یہ دونو شخص درمیان شہر عین شمس کے جو کہ قریب مطریہ کے ہے اوترے تھے اور اس میں اون مخالفین کے گروہ اکٹھے تھے چنانچہ وہ فتح کیا۔ اور عمرو ابن العاص نے ابرہہ بن الصباح کو قرنا کیطرف روانہ کیا اور اپنا خیمہ اوس مقام پر کیا جو بالفعل جامع عمرو درمیان مصر کے کہلاتا ہے۔ اور مصر میں نشان کرکے اپنے خیمہ کی جائے ایک بازار بنایا جو جامع عمرو بن العاص مشہور ہے۔ پھر اسکندریہ کیطرف متوجہ ہوا۔ اوسکو بھی بعد جنگ و جدل کے بزور فتح کیا۔ اور اسی سال یعنے سنہ ۲۰ ہجری میں بلال ابن رباح موذن رسول اللہ کا فوت ہوا۔ یہ شخص غلام تھا حضرت ابابکر صدیق رضہ کا۔ اور اسکی والدہ کا نام حمامہ تھا۔ یہ شخص اون لوگوں میں سے ہے جو حبشے میں پیدا ہوئے۔ اُسنے بعد مسلمان ہونے ابوبکر صدیق رضہ کے اسلام اختیار کیا تھا۔ اور بعد انتقال سرور کائینات کے پھر اوسنے اذان نہیں کہی بلکہ ابوبکر صدیق رضہ سے اوسنے سوال کیا تھا کہ مجھکو جہاد کا حکم دیجئے۔ ابوبکر صدیق رضہ نے فرمایا کہ تو میرے پاس قیام کر چنانچہ تا خلافت حضرت عمر رضہ مقیم رہا۔ بعد خلافت حضرت عمر کے اوسنے کہا کہ مجھکو جہاد کا حکم دیجئے چنانچہ دمشق میں آکر بتاریخ ۱۷ اقامت اختیار کی اور باب صغیر کے پاس مدفون ہوئے۔

اب شروع ہوا اکیسواں ۲۱ سال ہجری نبوی کا

اس سال میں جنگ نہاوند ہمراہ عجمیوں کے واقع ہوا تھا۔ عجمی لوگوں کی ڈیڑھ لاکھ آدمی کی جمعیت تھی اور سپہ سالار اونکا قیروزان تھا۔ بعد وقوع جنگ ہائے شدید کے درمیان عجمیوں اور مسلمانوں کے یہ ہوا کہ مسلمانوں نے عجمیوں کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار لشکر کا قیروزان بھاگ نکلا جبکہ وہ ثنیۃ الملدان میں جو کہ ایک گھاٹی ہے درمیان پہاڑ کے ہے پہنچا خچر بھری ہوئی شہد کی سامنے سے آتی دیکھکر طاقت گذرنے کی نہ پاکر لاچار گھوڑے پر سے اُتر کے پیدل پہاڑ میں بھاگ کر گیا لیکن

مقنع نے پیادہ پا اوسکا تعاقب کیا اور قتل کر کے چھوڑا۔ اوسروز مسلمانوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مخالفوں کو شہد سے ہی مارتا ہے اور اسی سال میں دینور۔ اور صمیرہ اور ہمدان اور اصفہان فتح ہوئے۔ اور اسی سال میں خالد ابن ولید فوت ہوا مگر اوسکے موضع قبر میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں حمص میں مدفون ہوا بعضے کہتے ہیں مدینہ میں۔

اب شروع ہوا بائیسوان سال ہجری نبوی کا

اس سال میں آذربیجان اوری۔ اور جرجان اور قزوین اور زنجان۔ اور تبرستان یہ ملک فتح ہوئے اور اسی سال میں عمرو بن العاص شہر برقہ پر گیا وہاں کے باشندوں نے جزیہ دینے پر صلح کر لی۔ پھر طرابلس کی طرف جو غرب میں ہے وہاں گیا اوسکا محاصرہ کیا اور اوسکو بزور شمشیر فتح کیا۔ اور اسی سال میں احنف بن قیس نے ملک خراسان پر جنگ کی اور یزدگرد لڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانوں کے قبضہ میں آئی پھر طرف مرورود کے گیا یزدگرد نے ترکستان کے بادشاہ کو اور بادشاہ صغد اور بادشاہ چین کو واسطے اپنی مدد کے لکھا اور شکست پاکر یزدگرد تن تنہا جان بچا کر بھاگ گیا اوسکے لشکر نے جتنا اوسکا خزانہ تھا سب لوٹ لیا اور یزدگرد معہ ترکوں کے چند آدمی ہمراہ لیکر فرغانہ میں تا زیست اپنی مقیم رہا اور لشکر اوسکا جہاں جہاں تھا وہیں رہا اور مسلمانوں سے سب نے صلح کر لی اور اسی سال میں ابی ابن کعب بن قیس جو اولاد ملک بن النجار سے ہے فوت ہوا۔ اسکی کنیت ابا منذر تھی یہ آیۃ ما ننسخ من آیۃ کا تھا جسکو رسول خداؐ نے یہ ارشاد کیا تھا کہ اے ابی میرے بعد میری امت کو تعلیم دینا وہ ۳۰ھ ہجری میں درمیان خلافت حضرت عثمانؓ کے فوت ہوا۔

اب شروع ہوا تئیسواں ۲۳ سال ہجری نبوی کا

بیان حضرت عمر ابن الخطاب کے شہید ہونیکا

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ابولؤلو نے جسکو فیروز بھی کہتے ہیں حضرت عمرؓ ابن الخطاب کے درمیان نماز فجر کے پہلو میں زہر آلود خنجر مارا۔ یہ واقع چھٹی تاریخ ماہ ذوالحجہ کو درمیان سال مذکور کے

کے ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز ذوالحجہ کی سلخ کو وفات پائی اور روز یک شنبہ سنہ ۲۴ ہجری میں مدفون ہوئے۔ انہوں نے کل دس برس چھ مہینے آٹھ دن خلافت کی فخر انکی پاس پیغمبر خداؐ اور ابوبکر صدیقؓ کے ہے۔ بروقت وفات کے حضرت عمرؓ خلافت کے باب میں یہ ارشاد کر گئے تھے کہ حضرت علیؓ اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعدؓ جس سے راضی ہوں وہ شخص امیر المومنین مقرر ہو۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے عبد الرحمن بن عوفؓ سے درباب خلیفہ ہونیکے کہا اونے انکار کیا۔ حلیہ حضرت عمرؓ کا یہ ہے لنبا قد سفید رنگ تھے شروع سر پر بال نہ تھے عمر پچپن ۵۵ برس کی پائی بعضے کہتے ہیں ساٹھ ۶۰ برس کی اور بعض تریسٹھ ۶۳ بتلاتے ہیں۔ اور فضیلت اور زہد اور انصاف اور شفقت میں تمام مسلمانوں پر حظ وافی رکھتے تھے چنانچہ ایک روز کا حال ہے کہ عمرؓ عبد الرحمن بن عوفؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ عبد الرحمن نے کہا کہ اے امیر المومنین آج رات کو اسوقت آنیکا کیا سبب ہے آپنے ارشاد کیا کہ چند مسافر بازار میں اترے ہوئے ہیں مجھکو یہ خوف ہے کہ کوریہ کے چور اونکا مال نہ چور اکر لیجائیں تو بھی میرے ساتھ چل تاکہ ہم سب کی نگہبانی کریں چنانچہ دونوں بازار میں آئے اور ایک طرف زمین پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے اونکے مال کی حفاظت فرماتے رہے اور حضرت عمرؓ ہی کا نام اول امیر المومنین رکھا گیا ہے اور اول سے اسی شخص نے تاریخ نکالی۔ اور سنہ ہجری کی تاریخ اسی نے مقرر کی اور رات کی نگہبانی بھی حضرت عمرؓ ہی نے نکالی۔ اور امہات اولاد کی بیع کی اونہوں نے ممانعت کی۔ اور نماز جنازہ لوگوں کو چار تکبیریں پڑھنی انہوں نے سکھلائیں قبل اونکے چار یا پانچ یا چھ تکبیر کہتے تھے اور امامت سے تراویح کے پڑھنے کا حکم بھی درمیان رمضان مبارک کے اونہوں نے دیکر تمام اطراف وبلاد میں جاری کروایا۔ اور اول ہی اول دُرہ بھی اونہوں نے اُٹھایا اور دُرہ سے لوگوں کو مارا اور دیوانات کی تدوین کی۔ اور بارہ پیوندوں کا پاجامہ پہن کر خطبہ پڑھا اور ایک دفعہ درمیان کسی حج کے جب صبحان پر گذرے جو کہ درمیان حضرت موت کیطرف مکہ کے ایک موضع واقع ہے وہاں جاکر لا الہ الا اللہ کہکر یہ فرمایا کہ دینا ہے اللہ جسکو چاہے اس جنگل میں درمیان ایک زمانہ کے اونٹ خطاب کے میں چرایا کرتا تھا جب میں کوئی قصور کرتا تھا وہ مجھکو درایا کرتا تھا اور مارا کرتا تھا۔ اب بیٹے وہ رتبہ پایا کہ ایسا کسی کو میسر نہیں ہوا میرے اور خدا کے درمیان اب کوئی نہیں رہا واسطہ۔ اور فضائل انکے اتنے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

اب شروع ہوا چوبیسواں سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال کے بعد وفات حضرت عمرؓ کے اہل مشورت جمع ہوئے وہ لوگ یہ تھے حضرت علی رضہ اور حضرت عثمان رضہ اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمرؓ۔ یہ اسواسطے کہ حضرت عمرؓ نے بروقت وفات کے یہ کہدیا تھا کہ میرے بیٹے عبداللہ کو بھی رائے میں شریک کرلینا اگرچہ خلافت میں اوسکا کچھ حصہ نہیں ہے۔ صرف رائے میں شریک ہے۔ الغرض درمیان اون لوگوں کے بہت گفتگو رہی یعنی تین دن گذر گئے۔ آخرش تنگ ہوکر یہ تجویز کی کہ اب چوتھا روز گذرنے نہ پاوے امیرالمومنین مقرر کرلینا چاہیئے اور اگر تم میں کچھ اختلاف ہو تو جسکو عبدالرحمن خلیفہ کردے اوسکے ہمراہ تم بھی متفق و متابع ہوجاؤ۔ یہ حال سنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس کے پاس گئے اور کہا کہ خلافت مجھ سے گئی کیونکہ سعد عبدالرحمن کی مخالفت ہرگز نہ کریگا اسلئے کہ وہ اوسکے چچا کا بیٹا ہے اور عبدالرحمن خسر ہے حضرت عثمان رضہ کا۔ وہ دونوں بھی مختلف نہ ہونگے بہرتقدیر یہی لوگ آپس میں ایک دوسرے کو خلیفہ کرلینگے حضرت عباس رضہ نے فرمایا کہ آپکے مقدر میں نہیں بولا کیونکہ اب آپ مجھ سے صلاح لینے آئے ہیں قبل وفات رسول اللہ صہ کے تم سے نہیں کہا تھا کہ باب خلافت میں اسوقت حضرت سے پوچھ لو کہ خلافت کس سے متعلق رہیگی تو نے انکار کیا اور میرا کہنا نہ مانا بعد ازاں جبکہ حضرت عمرؓ نے تم کو بھی اہل مشورت میں مقرر کیا اوسوقت بھی میں نے کہا تھا کہ تم اونکے حملہ کنندوں میں داخل نہ ہو مجھکو یقین ہے کہ اس گروہ کو چین نہ آویگا جبتک کہ یہ خلافت کا امر ہم سے نہ رفع کردیں جب کوئی اور شخص اوپر مسلط ہوگا اوسوقت چین سے بیٹھیں گے خدا کی قسم اسکے اوپر ایک شخص ظالم مسلط ہوگا۔ بعد ازاں یہ ہوا کہ عبدالرحمن نے آدمیوں کو جمع کیا۔ آپنے خلافت سے دست بردار ہوکر حضرت علی رضہ کو بلایا اور کہا کہ اے علی رضہ خدا کے عہد اور وعدہ کو لازم جانکر اوسکی کتاب یعنی قرآن اور سنت یعنی حدیث رسول اللہ پر عمل کرنا اور دونوں خلیفوں کی خصلت پر چلنا۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ مجھکو یہی امید ہے کہ اپنے علم اور طاقت کے موافق عمل کرونگا۔ پھر حضرت عثمان رضہ کو بلایا اور اوس سے بھی وہی حال جو حضرت علی رضہ سے بیان کیا تھا سب کہا اور سر اپنا مسجد کی جہت کیطرف اوٹھا کر اور ہاتھ حضرت عثمان رضہ پکڑکر یہ کہا کہ اے میرے خدا تو دانا و بینا ہے میرا گواہ رہ میں اپنی گردن کا بوجھ عثمانؓ

کی گردن پر رکھدیا یہ کہکر بیعت کر لی اوسوقت حضرت علیؓ نے ارشاد کیا کہ یہ وہی روز اول ہے جس روز کہ فتنے بظاہر دکھلانے کو ہم سے ایسی باتیں ظاہر کی تھیں قسم ہے خدا کی حضرت عثمانؓ کو تو نے اسواسطے والی کیا ہے کہ تا کہ خلافت تیری طرف عاید ہو اور اللہ تعالیٰ ہر روز جو چاہتا ہے سو کرتا ہے عبدالرحمن کہنے لگا کہ اے علیؓ تو اپنے نفس پر کچھ حجت اور راست ٹھہرا۔ اسوقت حضرت علیؓ یہ فرماتے ہوئے کہ قریب ہے وہ بھی مرجاویگا چلے گئے۔ یہ حال دیکھکر مقداد بن الاسود نے عبدالرحمن سے کہا کہ قسم خدا کی تو نے حضرت علیؓ کا اونکو حق نہ دیا حالانکہ یہ شخص اون لوگوں میں سے ہے کہ اوسکا حق پورا دینا چاہیئے اور اوسکا انصاف کرنا چاہیئے تھا اوسنے جواب دیا کہ اے مقداد میںنے بھی بہت کوشش اس امر کی مسلمانوں میں کی لیکن وہ نہ مانیں تو کیا کروں مقداد بولا کہ مجھکو بہت تعجب آتا ہے قریش سے کہ اونہوں نے ایسے شخص کو منظور نہ کیا میں تو کبھی یہ نہ کہوں گا میرے نزدیک کوئی مرد اس سے بہتر عدل اور علم میں نہیں ہے عبدالرحمن نے کہا کہ اے مقداد خدا سے ڈر ایسا نہ ہو کہ تو کسی فتنہ میں گرفتار ہو جاوے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے جب اپنی اقارب اصر رشتہ دار کو ملکوں پر مسلط کیا اوسوقت عبدالرحمن بن عوف سے لوگوں نے کہا کہ یہ سب تیری کرتوت ہیں اوس نے کہا کہ میں اس سے یہ خیال نہ کرتا تھا لیکن میں اس سے کبھی کلام نہ کرونگا چنانچہ عبدالرحمن حضرت عمرؓ کی جدائی میں مرگیا۔ ایک دفعہ بیمار پرسی کے واسطے حضرت عثمانؓ گئے تھے وہ دیوار کی طرف چلا گیا اور اوس سے کلام نہ کی تا کہ قسم نہ ٹوٹ جائے۔

بیان خلافت حضرت عثمانؓ کا

واضح ہو کہ تیسری تاریخ محرم سنہ ۲۴ ہجری میں حضرت عثمانؓ ابن عفان بن ابی العاص ابن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف سے بیعت لوگوں نے کی اونکی والدہ ماجدہ کا نام اروی بنت کریز بن ربیعہ جبکہ بیعت اونسے لوگوں نے کی اوسوقت حضرت عثمانؓ منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑھا پہلے حمد اللہ کی کی اور پھر کلمہ شہادت ادا کیا بعدہ بند ہو گئے اور پھر یہ کہا کہ اول ہر شئے کا سخت ہوتا ہے اور اگر میں جیتا رہونگا تو بہت خطبہ سنوگے بعد ازاں منبر سے نیچے اترے اور جو لوگ حضرت عمرؓ کے وقت میں حاکم تھے اونہی کو برس روز تک مقرر کر رکھا تھا یہ اسواسطے کہ وہ وصیت کر گئے تھے کہ میرے عاملین کو برس روز تک معزول نہ کرنا۔ پھر مغیرہ ابن شعبہ کو جو حاکم کوفہ کا تھا معزول کیا اور سعد ابن ابی وقاص

کو اوسکی جائے مقرر کیا۔ پھر اوسکو بھی معزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو مادر زاد بھائی حضرت عثمان رض کا تھا کوفہ کا حاکم کیا۔

اب شروع ہوا پچیسواں سال ہجری نبوی کا

اس سال میں ابوذر غفاری نے جسکا نام جندب بن جنادہ ہے وفات پائی یہ صحابی شام میں تھا معاویہ کو ہمیشہ بہ سبب جمع کرنے مال کے بُرا جانتا تھا اور یہ آیت پڑھا کرتا تھا ○ ترجمہ وہ لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا چاندی اور نہیں خرچ کرتے اوسکو اللہ کی راہ میں معاویہ نے اس امر کا شکوہ حضرت عثمان رض کے پاس لکھ کر بھیجا حضرت عثمان نے اوسکو مدینہ بلوایا چنانچہ وہ مدینہ میں ہی آکر سب لوگوں کے سامنے یہی ذکر کرنے لگا اور بہت بُرا کہتا تھا سونا چاندی جمع کرنے کو حضرت عثمان رض نے اوسکو رُبذہ میں بھیجدیا کہتے ہیں کہ وہ رُبذہ ہی میں مرا درمیان سنہ ۳۱ ہجری کے

اب شروع ہوا چھبیسواں سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال کے حضرت عثمان رض ابن عفان نے عمرو بن العاص کو مصر سے معزول کر کے بجائے اوسکے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح العامری کو مقرر کیا یہ شخص رضائی بھائی حضرت عثمان رض کا تھا اسی شخص کا خون رسول اللہ نے بروز فتح مکہ معظمہ ہدر فرمایا تھا لیکن حضرت عثمان رض نے اوسکی جان بخشی کروادی تھی اور حضرت عثمان بن عفان کے وقت میں افریقیہ فتح ہوئی۔ افریقیہ کا متولی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح مذکور تھا اوسکے محاصل میں سے پانچواں حصہ حضرت عثمان رض کے پاس بھیجا کرتا تھا۔ پھر مروان ابن الحکم نے پانچ لاکھ دینار کو وہ پانچواں حصہ خرید کیا۔ یہ امر بھی حضرت عثمان رض سے ایسا ہوا تھا کہ بہ سبب اسکے لوگوں کو عداوت ہوگئی تھی۔ بعد فتح افریقیہ کے حضرت عثمان رض نے عبداللہ بن نافع بن الحصین کو یہ حکم دیا کہ تو اندلس کیطرف جا چنانچہ وہ اوس طرف جاکر اوس جائے حضرت عثمان رض کیطرف سے نایب ہوکر مقیم ہوا۔ مگر عبداللہ بن سعد مصر کو مراجعت کر آیا۔

اب شروع ہوا ستائیسواں اور اٹھائیسواں سال ہجری کا

اسی سال میں حضرت عثمان رضؓ سے معاویہ نے اجانت لڑنے کی سمندر میں حاصل کی تھی جبکہ حضرت عثمان رضؓ نے اجازت دیدی اوسوقت معاویہ نے ایک لشکر جزیرہ قبرس کیطرف روانہ کیا۔ اور عبداللہ ابن سعد بھی مصر سے کوچ کرکے وہاں جا پہونچا دونوں نے مجمع ہوکر وہاں کے باشندوں سے لڑائی کی مگر سات ہزار دینار سالانہ پر بطور جزیہ کے صلح ہوگئی یہ صلح بعد قتل اور گرفتار کرنے بہت باشندگان قبرس کے ہوئی تھی۔

اب شروع ہوا انتیسواں سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال کے حضرت عثمان رضؓ نے موسی الاشعری کو شہر بصرہ کی حکومت سے معزول کرکے اپنے بیٹے عبداللہ بن عامر بن کریز کو اوسکی جائے حاکم کردیا پھر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے بسبب اسکے کہ اوسنے شراب پیکر حالت نشہ میں فجر کی نماز مسلمانوں کو پڑہائی تھی اور دو رکعت کی چار رکعت پڑھ گیا تہا معزول کیا کہتے ہیں کہ جب وہ چار رکعت پڑھکر سلام پھیر کر لوگوں سے پوچھنے لگا کہ کیا میں نے زیادہ رکعت پڑہیں ابن مسعود نے کہا کہ ہم تو ہمیشہ تیرے ہمراہ زیادہ ہی پڑہتے ہیں آج کے دن تک وہ شراب پی کر نماز پڑہایا کرتا تھا۔

اب شروع ہوا تیسواں سال ہجری نبوی کا

اسی سال میں حضرت عثمان رضؓ کو یہ خبر پہونچی کہ قرآن کے باب میں لوگوں میں بہت اختلاف ہے اہل عراق یہ کہتے ہیں کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے اہل شام کے قرآن سے کیونکہ ہمارا قرآن ابوموسی اشعری کے قرآن کی نقل ہے اور اہل شام یہ کہتے ہیں کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے کیونکہ ہمکو مقداد بن الاسود کی معرفت پہنچا اسی طرح اور ملکوں میں بھی اختلاف تھا حضرت عثمان رضؓ نے سب صحابہ سے مشورت لیکر یہ بات ٹھہرائی کہ لوگوں کو اوس قرآن شریف کیطرف برانگیختہ کیجیے جو کہ درمیان خلافت ابی بکر صدیق کے لکھا گیا تھا اور وہ قرآن رکھا ہوا درمیان خانہ حفصہ زوجہ نبی صلعم کے تھا اور جمیع قرآن جو سوائے اوسکے ہیں سب جلا دیئے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا اور اس قرآن کی نقلیں کرواکر اونٹ بھر کے شہروں میں بھجوا دیئے۔ اور وہ لوگ جو حضرت عثمان رضؓ کے حکم سے بموجب قرآن کے نسخوں کے لکھنے پر مقرر ہوئے تھے یہ ہیں زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر اور سعید بن العاص اور عبدالرحمن بن الحارث

بن ہشام المخزومی مگر حضرت عثمان رض نے اونکو یہ اجازت دیدی تھی کہ جس کلمہ میں تم کو اختلاف ہو اوسکو قریش کی بولی میں لکھدو کیونکہ قرآن شریف قریش کی زبان اور اونکے محاورہ کے موافق اوترا ہے اسی سال میں مُہر نبی کی حضرت عثمان رض کے ہاتھ سے جاتی رہی تھی وہ مُہر چاندی کی تھی اوس میں تین سطروں میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا پیغمبر خدا وہ مُہر اون ناموں اور خطوط پر کیا کرتے تھے جو بادشاہان اطراف کے نام بھیجے جایا کرتے تھے۔ بعدازاں حضرت ابوبکر صدیق رض بھی اوسے مُہر کرتے رہے پھر حضرت عمر رض وہ ہی مُہر کرتے۔ بعدازاں حضرت عثمان رض بھی وہی مُہر کرتے رہے تھے یہاں تک کہ درمیان ایک کنوئیں کے جسکو بیر اریس کہتے ہیں گر پڑی۔

اب شروع ہوا اکتیسواں سال ہجری نبوی کا

بیان ہے ہلاک ہونے یزدگرد پہلوان بن شہریار بن پرویز کا جو پچھلا بادشاہ ملک فارس کا تھا۔ اسی سال میں یزدگرد ہلاک ہوا۔ مگر اوسکے ہلاک ہونیکی صورت میں اختلاف ہے بعضے یہ کہتے ہیں کہ وہ مرو میں جاکر اوترا تھا وہاں کے باشندوں نے اوپر غلبہ پاکر مار ڈالا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اہل ترک اوس سے باغی ہو گئے تھے اونہوں نے اوسکے مصاحبوں کو مار ڈالا اور یزدگرد اکیلا بچ نکلا تھا وہ بچکر ایک چکی راہی کے گھر میں جا گھسا اوس چکی راہی نے اوسے مار ڈالا اور فارسی لوگ بھی اوسکے تعاقب میں تھے اوسکے پیر پیر ڈھونڈتے ہوئے اوسی چکی راہی کے گھر تک کھوجتے ہوئے جا پہنچے جب اوسنے اقرار کیا کہ میں نے اوسکو مار ڈالا ہے اونہوں نے اوسکو بھی مار ڈالا۔ اور اسی سال میں اہل خراسان نے بغاوت اختیار کی ایک گروہ عظیم واسطے پرخاش کے جمع کیا تھا مسلمان لوگ پھر وہاں گئے دوسری دفعہ خراسان فتح کیا۔ یہ مہم بھی حضرت عثمان رض ہی کے وقت میں ہوا۔ اور اسی سال میں ابوسفیان بن حرب ابومعاویہ نے وفات پائی

اب شروع ہوا بتیسواں سال ہجری نبوی کا

درمیان اسی سال کے عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ جو اولاد مدرکہ بن الیاس بن مضر سے ہے فوت ہوا۔ وہ مدرکہ کی اثبت ہونے سے رسول اللہ کے ساتھ مجتمع ہے نسب میں۔ اور بعض روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود مذکور ایک صحابی عشرہ مبشرہ میں سے ہے جنکے واسطے رسول خدا

جنت کی گواہی دی تھی اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ حضرت نے اون دس میں سے ابو عبیدہ بن الجراح کو خارج کر کے عبداللہ مذکور کو اوسکے جائے عوض اوسکے مقرر کیا ہے یہ شخص جلیل القدر عظیم الشان صحابی ہے۔ ایک قرار میں سے بھی ہے۔

اب شروع ہوا تینتیسواں سال ہجری نبوی کا

در بیان اس سال کے ایک گروہ اہل کوفہ نے در باب حضرت عثمان رض کے یہ کلام کرنی شروع کی کہ عثمان نے بہت لوگوں کو اپنے کنبے اور اقربا وں سے ملکوں کے عامل مقرر کر دیئے ہیں اور حالانکہ وہ لوگ صلاحیت حکومت کی نہیں رکھتے چنانچہ سعید ابن العاص والی کوفہ نے حضرت عثمان کو یہ حال لکھ بھیجا حضرت عثمان رض نے یہ حکم صادر فرمایا کہ جن جن لوگوں نے یہ بات نکالی ہے اونکو معاویہ کے پاس ملک شام میں بھیجدو اوس نے فوراً حکم کی تعمیل کی۔ اون لوگوں میں الحارث بن مالک جو اشتر النخعی معروف ہے اور ثابت ابن قیس النخعی اور جندل ابن زیاد۔ اور زید بن صوحان العبدی۔ اور بھائی اوسکا صعصعا اور جندب ابن زہیر اور عروہ بن الجعد۔ اور عمرو بن الحمق یہ لوگ تھے جب یہ لوگ حضرت معاویہ کے پاس گئے اونسے بہت مباحثہ رہا آخرش معاویہ نے اونکو ڈرایا اور کہا کہ تم ڈرتے نہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی فتنہ فساد برپا ہو اونہوں نے کود کر معاویہ کی ڈاڑھی پکڑلی معاویہ نے اس حرکت ناشائستہ کی خبر حضرت عثمان رض کو لکھ بھیجی حضرت عثمان نے در جواب اوسکے یہ لکھا کہ ان لوگوں کو سعید بن عاص کے پاس بھیجدو چنانچہ معاویہ نے سعید کے پاس بھیجدیئے اونہوں نے اوسیطرح سے حضرت عثمان رض کی بابت کلام کرنی شروع کی اور اہل کوفہ بھی اونکے ہمراہ ہو گئے

اب شروع ہوا چونتیسواں سال ہجری نبوی کا

اسی سال میں سعید نے حضرت عثمان رض کے پاس آکر اونسے سب حال جو کچھ کہ اہل کوفہ نے اوسکے ساتھ کیا تھا بیان کیا کہ وہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ ابو موسیٰ اشعری ہمارا سردار ہو اسلئے حضرت عثمان رض نے ابو موسیٰ اشعری کو کوفہ کا حاکم مقرر کر دیا۔ ابو موسیٰ نے کوفیوں کو خطبہ پڑھکر سنایا اور حکم کیا کہ حضرت عثمان رض کی اطاعت کرو۔ سب نے منظور کیا مگر تمام صحابہ میں اختلاف رائے کا ہو گیا چنانچہ بعضوں نے بعضوں کو یہ لکھا تھا کہ ہمارا ارادہ جہاد کا ہے تم ہمارے پاس آؤ۔ اور اسکو اکثر نے حضرت عثمان رض کا آپس میں

کیا اور کوئی صحابی اونکا مانع نہ ہوا وے لوگ جو حضرت عثمانؓ کے شاکی تھے یہ ہیں زید بن ثابتؓ اور اسید السعدی اور کعب بن مالک اور حسان بن ثابت۔ اور سبب لوگوں کے دشمن ہو جانیکا یہ تھا کہ حضرت عثمانؓ نے حکم بن العاص کو جسکو پیغمبر خدا نے جلا وطن کروادیا تھا اور دونوں خلیفوں کے وقت تک وہ نکالا ہوا رہا اوسکو بلالیا تھا اور ایک سبب یہ تھا کہ اونہوں نے مروان بن الحکم کو پانچواں حصہ محصول افریقیہ کا جو پانچ لاکھ دینار سالیانہ کی آمدنی تھی دیدیئے تھے اسی باب میں عبد الرحمن کندی نے چند شعر کہے ہیں جسکا مضمون یہ ہے کہ قسم ہے خدا کی کوئی امر خدا تعالیٰ نے لغو اور بیفایدہ نہیں بنایا مگر تو نے ہمارے واسطے ایک فتنہ پیدا کیا ہے تاکہ ہماری اور تیری اوسمیں آزمائش کیجائے۔ کیونکہ دو خلیفہ اول جو گذرے وہ ایک منار طریق ہدایت کا بنا گئے تھے اور کبھی اونہوں نے کوئی ایک درہم بھی فریب سے نہیں لیا۔ اور کوئی درہم اپنی خواہش نفس میں صرف نہیں کیا تو نے ایک لعین کو اپنا قرب عطا کرکے خلاف سنت گذشتہ کی راہ اختیار کی اور مروان کو پانچواں حصہ جو حق العباد تھا لوگوں پر ظلم کرکے دیا اور اپنا کعبہ پالا (قول مترجم یہ ان اشعار کو تذکرہ شعرا عرب میں مینے لکھا ہے) اور ایک یہ بھی تھا کہ باغ فدک جو میراث بیوی فاطمہؓ کی تھا وہ مروان نے چھین لیا تھا یہ ایک باغ رسول اللہ کا تھا اوسکو جناب فاطمہ نے رسول اللہ سے میراث میں پایا تھا۔ ابوبکر صدیق رضؓ نے روایت کی رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے ہیں پیغمبر خدا کہ ہم گروہ ہیں انبیا کے جو ہم چھوڑیں اوسکا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ بیت المال کا حق ہے یعنے صدقہ ہے۔ وہ باغ فدک مروان کے قبضہ میں اور اوسکے بعد اوسکی اولاد کی تصرف میں جبتک عمر بن عبد العزیز حاکم ہوا رہا کیونکہ اونہوں نے اوسنے اوسکے اہل وعیال سے چھینکر پھر بیت المال میں ملا لیا تھا۔ درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود بھی فوت ہوا یہ شخص بیٹا عمرو بن ثعلبہ کا ہے مگر نسبت کیا جاتا ہے طرف اسود بن عبد یغوث کے کیونکہ اسود مذکور نے ایام جاہلیت میں اوسکو اپنا بیٹا کرلیا تھا اسواسطے مقداد بن الاسود مشہور ہوگیا جبکہ یہ آیت نازل ہوئی کہ ادعوھم لآبائھم یعنے پکارو آدمیوں کو اونکے باپ کے نام سے۔ اسوقت سے مقداد بن عمرو کہنے لگے تھے۔ اور جنگ بدر میں سوار اسکے اور کوئی گھوڑے پر سوار نہ تھا بموجب ایک روایت کے اور ہمراہ رسول اللہ اوسنے بہت مشاہدہ کیا ہے عمر اسکی ستر برس کی تھی۔

اب شروع ہوا پینتیسواں سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال کے ایک گروہ ملک مصر سے آیا تھا کہتے ہیں کہ ایک ہزار آدمی کی جمعیت تھی بعضے کہتے ہیں کہ سات سو تھے بعضے پانسو بیان کرتے ہیں اور اسیطرح سے ایک گروہ کوفہ سے۔ اور اسیطرح ایک گروہ بصرہ سے آیا۔ مصر کے لوگ جو آئے تھے اونکی خواہش یہ تھی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مسند خلافت پر بٹھلانا چاہیئے اور کوفی یہ چاہتے تھے کہ حضرت زبیرؓ کو خلیفہ بنادیں اور بصرہ والے یہ آرزو رکھتے تھے کہ طلحہ کو امیر المومنین قرار دیں۔ اپنی اپنی خواہش لیکر داخل مدینہ ہوئے جبکہ پہلا جمعہ اون لوگوں کے داخل ہونیکے روز سے آیا۔ تو حضرت عثمانؓ باہر گھر سے تشریف لائے اور ہمراہ لوگوں کے نماز پڑھی بعد فراغت نماز منبر پر تشریف لیجاکر خطبہ سنایا اور اون گروہوں سے مخاطب ہوکر جو باہر سے آئے ہوئے تھے یہ ارشاد کیا کہ اے لوگو سنو کہ اللہ بھی جانتا ہے اور باشندگان مدینہ بھی واقف ہیں کہ تم لوگوں کو پیغمبر خداؐ نے لعنت کی ہے چنانچہ محمد بن مسلمہ الانصاری کھڑا ہوا اور اوسنے کہا کہ میں گواہی اس بات کی واقعی یہ لوگ ملعون ہیں یہ سنتے ہی اون لوگوں نے حملہ کیا اور سب کو جوش آیا چنانچہ اونہوں نے آدمیوں کے پتھر مارنے شروع کئے حضرت عثمانؓ کو لوگوں نے مسجد سے اونکے گھر پہنچایا کیونکہ ایک پتھر حضرت عثمانؓ کے بھی ایسا سخت آلگا کہ منبر پر بیہوش ہوکر گر پڑے اونکو لوگوں نے اونکے گھر میں پہنچایا۔ اور ایک جماعت باشندگان مدینہ نے حضرت عثمانؓ سے مقابلہ کیا اون لوگوں میں سعد بن ابی وقاص اور حسن بن علیؓ بن ابی طالب اور زید بن ثابت اور ابو ہریرہ بھی تھے اس اثنا میں حضرت عثمانؓ نے ایک خاصدکی زبانی اونکے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ تم چلے جاؤ چنانچہ وہ مراجعت کرگئے۔ جب یہ گروہ لوگوں کا ٹل گیا اوسوقت حضرت عثمانؓ مسجد میں تشریف لائے اور تینتیس ۳۳ روز تک ہمراہ لوگوں کے نماز پڑھی بعد ازاں اونکو مسجد میں بھی آنیکی ممانعت بہ سبب خوف مفسدین کے ہوگئی وہ جو سردار مصر کے گروہ کا عاقفی تھا اوسنے امامت کروائی اور لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھی اور باشندگان مدینہ سب اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اور حضرت عثمانؓ اپنے گھر میں چالیس ۴۰ دن تک بعضے کہتے ہیں پچاس دن تک محصور رہے بعد ازاں علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور یہ صلاح کی کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ مروان کو عہدہ منشی سے موقوف کیجئے اور عبداللہ بن ابی سرح کو مصر سے معزول فرمائیے حضرت عثمانؓ نے مان لیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگوں کو سمجھا کر ہٹا دیا اور وہ بات رفت گذشت ہوگئی۔ بعد ازاں مروان پاس حضرت عثمانؓ کے آیا اوسنے کہا کہ یہ صلاح نیک نہیں ہے

آخر کار لاچار ہو کر ابن ابی سرح مصر سے موقوف کیا۔ اور محمد بن ابی بکر صدیقؓ کو حاکم مصر کا مقرر کر کے روانہ فرمایا اور محمد کے ہمراہ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا گیا۔ یہ لوگ ابھی راہ ہی میں تھے کہ ایک غلام ناقہ سوار اونٹنی دوڑاتا چلا آتا دیکھا وہ اونسے راہ میں ملا اونہوں نے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے اوسنے کہا کہ مصر کے حاکم کے پاس جاتا ہوں اونہوں نے کہا کہ مصر کا حاکم تو یہ ہے یعنے محمد بن ابی بکر صدیق۔ اوسنے جواب دیا کہ نہیں میں دوسرے عامل کے پاس جاتا ہوں جو محمد ابن ابی سرح ہے یہ سنکر اونہوں نے اوسکو پکڑ لیا اور تلاشی لی اوسکے پاس ایک نامہ نکلا اوسپر حضرت عثمانؓ ابن عفان کی مُہر تھی اور اندر نامہ میں یہ لکھا ہوا تھا کہ جسوقت یہ محمد بن ابی بکر مع اپنے ہمراہیان کے تیرے پاس آوے اور تجھکو کہے کہ تو معزول ہے تو قبول نہ کرنا اور کوئی حیلہ کر کے اوسکو قتل کر ڈالنا اور اوس نامہ پر کچھ عمل نہ کرنا جو یہ اپنے ہمراہ لایا ہے اپنی حکومت کرتا رہ یہ نامہ دیکھکر محمد بن ابی بکر مع اپنے ہمراہیوں کے جو مہاجرین اور انصار میں سے تھے مدینہ کیطرف مراجعت کر آئے اور سب صحابہ کو جمع کر کے وہ نامہ دکھلایا۔ اور حضرت عثمانؓ سے بھی اسکا حال پوچھا اونہوں نے کہا واقعی مُہر تو میری ہے اور میرے کاتب کا خط بھی ہے لیکن میں نے یہ لکھنے کو امر نہیں کیا چنانچہ اس امر پر حلف اوٹھائے اوسوقت اون لوگوں نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کر دو آپنے مروان کو بھی سپرد نکیا اس سبب سے اور زیادہ دشمنی اور کینہ لوگوں کے دلوں میں چھا گیا اور کوشش اونکے قتل کرنے میں کرنے لگے حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے امام حسنؓ کو اور زبیر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو اور طلحہ نے اپنے بیٹے محمد کو واسطے نگہبانی کے کھڑا کر دیا اور کہا کہ سب کو انکے پاس سے ہٹا دو کسی کو اندر گھر میں گھسنے نہ دو یہ تینوں شخص آدمیوں کو روکتے تھے یہانتک کہ حضرت امام حسنؓ بھی زخمی ہو گئے اور خون میں رنگے گئے آخر کار یہ ہوا کہ وہ لوگ دیوار پر چڑھکر حضرت عثمانؓ کے ہمسایہ کے گھر میں سے اونکے گھر میں جا کودے اونمیں محمد ابن ابی بکر صدیق بھی تھے وہاں جاکر اونکو شہید کیا بروقت شہادت کے جناب عثمانؓ روزہ سے تھے اور قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے یہ واقعہ جانگزا اٹھارہویں تاریخ ذیحجہ سنہ ۳۵ ہجری واقع ہوا اونہوں نے کل بارہ برس بارہ دن کم خلافت کی اور اونکی عمر میں اختلاف ہے کہتے ہیں کہ پچہتر برس کی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ بیاسی برس کے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ نوے برس کے بعضے اور کچھ کہتے ہیں اور تین روز تک جنازہ پڑا رہا کیوں کہ اون لوگوں نے گاڑنے نہ دیا۔ بعد ازاں

حضرت علی رضہ نے حکم دیا کہ اسکو دفن کرو حلیہ حضرت عثمان رضہ کا یہ ہے بیچ کی راس کا قد تھا خوبصورت چیچک کے داغ چہرہ پر بڑی ڈاڑھی گندم گوں اول دماغ پر بال نہ تھے اور ڈاڑھی کو کتروایا کرتے تھے دو بیٹیوں پیغمبر خدا سے نکاح کیا تھا اسیواسطے اونکو ذوالنورین کہتے ہیں اور کاتب اونکے پاس مروان ابن الحکم بن العاص اونکے چچا کا بیٹا تھا اور قاضی اونکا زید بن ثابت تھا فضائل اونکے یہ ہیں کہ جیش العسرۃ کو بہت اونٹ مال کے اونہوں نے دیئے تھے۔ اور جب مجاہدین غزوہ تبوک میں بہت بھوکے تھے اوسوقت حضرت عثمان رضہ نے اناج موافق گزارہ لشکر کے خرید کر کے خچر لدوا کر بھیجے تھے جب وہ سامان پاس پیغمبر خدا کے پہنچا تب حضرت نے اپنے ہاتھ آسمان کیطرف بلند کر کے یہ دعا فرمائی تھی کہ اے بار خدایا میں راضی ہوا ہوں عثمان رضہ سے تو بھی راضی ہو اوس سے اور شعبہ روایت کرتا ہے کہ عثمان رضہ پیغمبر خدا کے پاس اپنے کپڑے اپنے اوپر ڈالکر گئے تھے رسول اللہ نے فرمایا کیوں نہ حیا کروں میں اوس شخص سے کہ حیا کرتی ہیں اوس سے ملایکہ یہ سبب مقتول ہونے حضرت رضہ کے فتنہ فساد کے دروازے کھل گئے۔

بیان اخبار خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا

واضح ہو کہ نام ابوطالب کا عبد مناف ہے یہ صاحب عبد المطلب کے بیٹے ہیں جو رسول اللہ کی جد بزرگوار تھی اور والدہ حضرت علی رضہ کی فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ہے پس مرتضی علی والد کیطرف سے بھی ہاشمی ہیں اور اپنے والدہ کیطرف سے بھی۔ جسروز حضرت عثمان رضہ مقتول ہوئے اوسی روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگوں نے بیعت کی مگر کیفیت بیعت میں اختلاف ہے بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ کے سب جمع ہو کر جنمیں طلحہ اور زبیر تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ کس کو خلیفہ مقرر کریں جناب علی رضہ نے ارشاد کیا کہ مجھ سے پوچھنے کی حاجت نہیں جسکو تم انتخاب کرلوگے میں بھی اوس سے راضی ہوں سب نے یہ عرض کی کہ ہم سوا آپکے کسی کو اختیار نہیں کرتے چنانچہ یہ کلام مکرر کر کئی دفعہ ہوئی اور بیان کیا کہ آپ ہمارے نزدیک حقدار بھی زیادہ ہیں اور سب میں مقدم زیادہ بسبب سابقت ایمان کے اور آپ جیسا کوئی قریبی رسول اللہ کا بھی نہیں غرضکہ طلحہ بن عبداللہ نے اول جناب امیر سے بیعت کی مگر حضرت طلحہ کا چونکہ ہاتھ ٹھنڈا ہو گیا تھا اور میان جنگ صد کے اور اول اونہوں نے حضرت علی رضہ کی بیعت کی اسواسطے حبیب ابن ذویب نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون کیونکہ اول جس شخص نے بیعت کی وہ ہاتھ سے ٹھنڈا ہے یا مرہیت تمام ہوا معلوم ہوتا

نہیں ہوا پھر بیعت کی بعد ازاں زبیر نے بیعت کی اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر تم میری بیعت کرنا چاہتے ہو تب تو مجھ سے بیعت کرو اور اگر راضی نہیں ہو تو میں تم سے بیعت کروں دونوں نے کہا کہ نہیں ہم ہی تم سے بیعت کرتے ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ بعد از بیعت کے دونوں نے یہ ظاہر کیا کہ ہم نے تو اپنی جان کے خوف سے بیعت کر لی تھی پھر دونوں بھاگ کر چار مہینے بعد بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مکہ کو چلے گئے مگر سعد ابن ابی وقاص کو لوگ وہاں سے لائے حضرت علیؓ نے ارشاد کیا کہ میری بیعت کرو۔ اونے جواب دیا کہ جب سب آدمی بیعت کر لینگے اوسوقت کرونگا اور قسم ہے خدا کی کچھ مجھ سے آپ کسی نوع کا خیانت نہ پائیگے حضرت علیؓ نے ارشاد کیا کہ بہت بہتر۔ اور اسی طرح عبداللہ بن عمرؓ نے بیعت نہ کی اور انصار نے بھی بیعت نہ کی مگر چند شخصوں نے انمیں سے بیعت کی وہ یہ ہیں حسان بن ثابت اور کعب بن مالک اور مسلمہ بن مخلد۔ اور ابوسعید الخدری اور نعمان بن بشیر اور محمد بن مسلمہ اور فضالہ بن عبید اور کعب بن عجرہ۔ اور زید بن ثابت ان لوگوں کو حضرت عثمانؓ نے زکوٰۃ وغیرہ کے لینے پر متولی کر رکھا تھا اور سعید بن زید اور عبداللہ ابن سلام اور صہیب بن سنان اور اسامہ بن زید اور قدامہ بن مظعون اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی بیعت سے انکار کیا ان لوگوں کا نام معتزلہ رکھا گیا کیونکہ اعتزال بمعنے یکطرف شدن ہے جب یہ لوگ بیعت سے پھر گئے اور بیعت نہ کی اسوقت یہ لقب پایا نعمان ابن بشیر ملک شام کو وہ کرتہ خون آلودہ حضرت عثمانؓ کا اپنے ہمراہ لیتا گیا تھا جب وہ کرتا خون آلودہ معاویہ کے پاس پہنچا اونے وہ کرتا منبر پر ڈالکر باشندگان ملک شام کو حضرت علیؓ کے مقابلہ اور مقاتلہ کیواسطے برانگیختہ کیا۔ چنانچہ اہل شام جسوقت وہ کرتا خون آلودہ نظر پڑا ہوا دیکھتے بہت غصہ ہوتے۔ سوا اسکے اور روایتیں بھی حضرت علیؓ کی بیعت کے باب میں منقول ہوئی ہیں از انجملہ ایک یہ ہے کہ بعد حضرت عثمانؓ کے مقتول ہونے کے پانچ روز تک مدینہ بدون خلیفہ کے پڑا رہا۔ اور عائفی امیر مصر والوں کا معہ اپنے ہمراہیوں کے اس تلاش میں رہا کہ کس شخص کو خلیفہ بنا دیں جب کوئی اونکو نہ ملا کیونکہ حضرت طلحہ اپنے احاطہ میں تھے۔ اور سعد اور زبیر یہ دونو شخص مدینہ سے نکل گئے تھے اور بنی امیہ میں سے کوئی نہ تھا وہ بھاگ گئے تھے اسلئے سب مصری حضرت علیؓ کے پاس آئے آپنے اونکو دھتکار بتلائی اسیطرح کوفی لوگ حضرت زبیر کے پاس آئے۔ اور بصرہ والے حضرت طلحہ کے پاس آ اونہوں نے بھی اونسے کلام نہ کی۔ اور سب کے سب مجتمع اس باب میں مختلف تھے کہ کس کو خلیفہ بنا دیں آخرش حضرت علیؓ کی

خدمت میں آئے اور کہا کہ ہم بیعت آپ سے کرتے ہیں آپ بھی تو غور کیجئے کہ کیا حال ہو رہا ہے اسلام کا اور کس حادثہ میں ہم مبتلا ہو رہے ہیں حضرت علیؓ نے نہ مانا اس میں منت اور سماجت اور الحاح شروع کیا اسوقت حضرت علیؓ نے ارشاد کیا کہ یہ بات اگر تمکو منظور ہو تو میرا اختیار ہوگا جو چاہوں گا سو کرونگا اگر تمنے میرے حکم کی اطاعت نہ کی تو پھر میں بھی تم جیسا ہو جاؤنگا اس بات کے کہنے پر پھر الگ الگ ہو گئے اور اس امر کی مشورت کر کے سب نے کہا کہ اگر طلحہؓ اور زبیرؓ بھی اس مشورہ میں داخل ہوں تو بیعت مستقیم ہو جاوے یہ بات ٹھہرا کر حکیم ابن جبلہ کو مصریوں نے حضرت زبیرؓ کے پاس بھیجا اور اوسکے ہمراہ چند آدمی بھی کر دیئے چنانچہ حضرت زبیر کو تلوار سے ڈرا کر بجبر لائے اونہوں نے بجبر بیعت کی اور حضرت طلحہ کے پاس اشتر کو معہ چند نفر کے بھیجا وہ اونکو بھی لائے اور جب تک بیعت نہ کی پنڈ نہ چھوڑا۔ جب صبح ہوئی وہ دن جمعہ کا تھا سب آدمی مسجد میں جمع ہوئے اور حضرت علیؓ منبر پر چڑھے اور کہا کہ لوگو مجھکو اس امر خلافت سے باز رکھو سب نے کہا کہ یہ ہمکو منظور نہیں۔ چنانچہ اولاً حضرت طلحہ نے بیعت کی اور کہا کہ میں بیعت کرتا ہوں جبراً اور ہاتھ حضرت طلحہؓ کا ٹھنڈا تھا لوگوں نے کہا کہ یہ امر تمام نہیں ہوگا فال بد ہوئی جیسا کہ اول روایت میں ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اور اہل مدینہ میں سے تمام مہاجرین اور انصار میں سے سوائے اون شخصوں کے جنہوں نے بیعت نہیں کی جنکا نام اوپر گذرا سب نے بیعت کی یہ روز جمعہ کا پچیسویں تاریخ ذالحجہ کی تھی اور سنہ ۳۵ ہجری میں یہ بیعت ہوئی۔ پھر حضرت طلحہ اور حضرت زبیرؓ دونوں مدینہ سے چلے گئے اور حضرت عائشہ سے جا ملے وہ بھی بارادہ حج تشریف لے گئے تھے اوس زمانہ میں کہ جب حضرت عثمانؓ اپنے گھر میں محصور تھے۔ اور حضرت عائشہؓ بھی حضرت عثمانؓ سے کچھ نفرت رکھتے تھے ہمراہ اور منکرین کے لیکن یہ نہ جانتے تھے کہ انجام کار یہ ہوگا جو ہوا۔ اور بروقت مقتول ہونے حضرت عثمانؓ کے حضرت ابن عباسؓ مکہ میں تشریف رکھتے تھے پھر مدینہ میں بعد بیعت حضرت علیؓ کے تشریف لائے اور حضرت علیؓ کے مکان پر جسوقت تشریف لے گئے تو اونہوں نے مغیرہ بن شعبہ کو حضرت علی کے پاس سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ مغیرہ کیا کہتا تھا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ پہلے تو اسنے یہ مشورت دی تھی کہ معاویہ وغیرہ عمال عثمانیہ کو ابھی آپ معزول نہ فرمایئے اور اپنی جائے پناہ انکو مقرر رہنے دیجئے جبتک کہ بیعت نہ کرلیں اور امر خلافت مستحکم نہ ہو جائے میں نے اس بات سے انکار کیا تھا آج پھر آیا اور اوسنے کہا جو آپ کی رائے عالی میں آوے وہ کیجئے وہ ہی

میری رائے ہے۔ ابن عباسؓ بولے کہ اولاً تو آپکو اسنے نصیحت کی بات کہی تھی مگر دوسری دفعہ اوسنے اولٹی سو جھائی اور بُری نصیحت کی کیونکہ مجھکو اسبات کا خوف ہے کہ شام کے باشندے نہ پھر جائیں اور باوجود کہ طلحہ اور زبیر کی طرف سے میری چھاتی نہیں ٹھکتی کہ وہ آپ سے نہ لڑیں اگر مجھ سے صلاح لیجئے تو میں یہ صلاح دیتا ہوں کہ معاویہ کو ابھی آپ قوف اور معزول عہدہ حکومت شام سے نہ کیجئے کیونکہ اگر اوسنے آپ کی بیعت کرلی تو پھر ہر ایک کو جسکو آپ چاہیں گے اوکٹہ ڈالنا معزول کردینا کچھ کام نہیں رکھتا حضرت علیؓ نے ارشاد کیا کہ قسم ہے خدا کی اوسکو تلوار کے مزے کے سوا کچھ نہ دونگا۔ اوسوقت مینے کہا کہ یا امیرالمومنین آپ مرد شجاع ہیں صاحب رائے نہیں ہیں حضرت علیؓ نے جھنجلا کر کہا کہ تیری رائے جب میں نہ مانو تو تجھکو میری اطاعت کرنی چاہیئے تجھے ان باتوں سے کیا کام۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اوسوقت مینے کہا کہ جو آپکو اچھا معلوم ہو وہ کیجئے ہم تو تابعدار ہیں۔ اور مغیرہ مدینہ سے نکل کر مکہ میں جا پہنچا۔

اب شروع ہوا چھتیسواں سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال کے حضرت علیؓ نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم مقرر کرکے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے اور عمال عثمانیہ کو معزول فرمایا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عمارت بن شہاب کو جو ایک شخص مہاجرین میں سے ہے کوفہ کا عامل مقرر فرمایا اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کی حکومت مرحمت ہوئی۔ اور عبداللہ بن عباس کو ملک یمن کا صوبہ کیا یہ شخص مشہور سخاوت میں ہے اور قیس بن سعد انصاری کو مصر پر متعین فرمایا اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل کرکے روانہ فرمایا جبکہ یہ شخص مقام تبوک کے پاس پہنچا اوسجا چند عرب سوار اوسکو راہ میں ملے اوس سے پوچھا کہ تو کون شخص ہے اوسنے کہا کہ امیر ہوں شام کا۔ اونہوں نے کہا کہ اگر آپ کو سوائے حضرت عثمانؓ کے کسی اور شخص نے بھیجا ہے تو اولٹے پیر پھر جائیے اوسنے کہا کہ کیا تم نے سُنا نہیں حال حضرت عثمانؓ کا اونہوں نے کہا کہ ہاں سُن چکے ہیں چنانچہ وہ اولٹا چلا آیا۔ اور قیس بن سعد جو مصر پر متعین ہوئے تھے وہ جاتے ہی والی ہوگئے مگر ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت منظور نہ کی اور کہا کہ جبتک قاتل عثمانؓ نہ مقتول ہو تب تک ہم کبھی اطاعت علیؓ منظور نہ کرینگے۔ اور عثمان ابن حنیف جب بصرہ میں گیا۔ ایک فرقہ نے اطاعت منظور کی ایک نے مخالفت اختیار کی اور عمدہ جب کوفہ کو گیا اوسکو طلحہ ابن خویلد الاسدی جسنے دعوی نبوت کا درمیان

خلافت حضرت ابوبکر رضہ کے کیا تھا راہ میں اوسنے کہا کہ اہل کوفہ اپنے امیر کا بدلہ اور خون کا عوض لینا چاہتے ہیں وہ بھی حضرت علیؓ کی خدمت میں مراجعت کر آیا اور کوفہ پر ابوموسیٰ اشعری اول سے حاکم تھا۔ اور عبداللہ یمن کو تشریف لے گئے وہاں عامل یعلی بن منبہ تھا عبداللہ جاتے ہی عامل ہو گئے یعلی نے یہ چالاکی کی کہ سب محصول کا روپیہ اور جو موجود تھا سب لے کر مکہ کو بھاگ گیا اور حضرت عائشہ رضہ اور طلحہ۔ اور زبیر سے جا ملا وہ سب مال اونکے سپرد کیا۔

بیان حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کے جانیکا طرف بصرہ کے

جب حضرت عائشہ رضہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمانؓ نے شربت شہادت پیا یہ امر اونپر گراں گذرا اور درپے تلاش قاتل حضرت عثمانؓ کے واسطے قصاص کے ہوئیں اور حضرت طلحہؓ و زبیرؓ اور عبداللہ بن عامر اور ایک گروہ بنی امیہ کا سب معاند اور مددگار حضرت عائشہ کے ہوئے۔ اور ایک لشکر عظیم جمع ہو گیا بعد مشورہ کے یہ تجویز ہوئی کہ بصرہ پر جاکر اپنا غلبہ کر لینا چاہیئے اور معاویہ ملک شام میں علیؓ سے سمجھ لیگا اتفاق سے عبداللہ ابن عمر بھی مدینے سے مکہ میں آپہونچا تھا اوس سے بھی اونہوں نے کہا کہ آپ بھی ہمارے ہمراہ چلئے اوسنے انکار کیا لیکن وہ سب انبوہ صحابہ کا ہمراہ حضرت عائشہ رضہ کے بصرہ کو روانہ ہوا۔ اور یعلی ابن منبہ نے حضرت عائشہ رضہ کو ایک اونٹ جسکو عسکر کہتے تھے نذر دیا وہ اونٹ ایک سو دینار کی خرید تھا بعضے کہتے ہیں اسی دینار کو خریدا تھا چنانچہ حضرت عائشہ اوس اونٹ پر سوار ہوئیں اور راہ میں درمیان ایک جگہ کے جسکو حواب کہتے ہیں مقام کیا وہاں کے کتے ان لوگوں کو بھونکنے لگے حضرت عائشہ رضہ نے پوچھا کہ یہ کونسا چشمہ ہے لوگوں نے بیان کیا کہ اسکو ماء حواب کہتے ہیں حضرت عائشہ نے بآواز بلند غل مچانا شروع کیا اور کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون میں نے سنا ہے رسول خدا سے آپ فرماتے تھے اوسوقت تمام بیویاں حضرت کی وہاں موجود تھیں کہ مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید کوئی بیوی تم میں ایسی ہو کہ اوسکو حواب کے کتے بھونکیں گے یہ کہکر اپنے اونٹ کے بدن میں ایک لکڑی کی چوٹ ماری اور اوسکو بٹھلایا اور حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ مجھکو جانے دو قسم ہے خدا کی میں نہی ماء حواب والی ہوں اون لوگوں نے حضرت عائشہ کا اونٹ ایکدن ایک رات بٹھلا رکھا۔ اور عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ یا ام المومنین یہ بات جھوٹ ہے اس چشمہ کا نام ماء حواب نہیں ہے

ہر چند وہ یہ کہتے تھے مگر حضرت عائشہ کو یقین نہ ہوتا تھا غرضکہ وہاں سے جلدی سے کوچ کر کے بصرہ پر لڑائی کر کے اپنے قبضہ میں کر لیا اور عثمان بن حنیف کو وہاں سے نکال دیا اس جنگ میں عثمان ابن حنیف کے مددگاروں میں سے چالیس آدمی مقتول ہوئے اور عثمان ابن حنیف کو پکڑ کر ڈاڑھی اور بھویں نوچکر قید کیا مگر پھر چھوڑ دیا۔

بیان سفر کرنے جناب علی مرتضیٰ رضؓ کا طرف بصرہ کے

جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عائشہ رضہ معہ طلحہؓ اور زبیرؓ کے بصرہ کیطرف کوچ کر گئی ہیں اوسوقت حضرت علیؓ بھی چار ہزار باشندگان مدینہ اپنے ہمراہ لیکر بقصد بصرہ کی مہم پر تشریف لے گئے ان چار ہزار میں چار سو آدمی تو وہ تھے جنہوں نے حضرت علیؓ سے بیعت نیچے ایک درخت کے کی تھی اور آٹھ سو انصاریوں سے تھے اور علم بردار اس لشکر کا محمد ابو حنیفہ آپکے بیٹے تھے اور میمنہ لشکر پر حضرت امام حسنؓ اور میسرہ لشکر پر حضرت امام حسینؓ اور سواروں پر عمار بن یاسر اور پیادوں پر محمد ابن ابوبکر صدیقؓ اور پیش خیمہ کا سردار عبداللہ ابن عباس تھے یہ سفر درمیان ربیع الآخر سنہ ۳۶ ہجری کے ہوا تھا جبکہ حضرت علیؓ مقام ذی قار پہونچے اوسوقت عثمانؓ ابن حنیف اونکی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا امیر المومنین آپنے مجھکو ڈاڑھی سمیت بھیجا تھا اور میں امرد ہو کر ڈاڑھی بچوا کر آیا ہوں حضرت علیؓ نے ارشاد کیا کہ تجھکو اسکے عوض صواب اور بھلائی ملے گی اور ارشاد کیا کہ تجھ سے پہلے دو شخص ان لوگوں پر والی ہو چکے ہیں اونہوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کیا پھر جب تیسرا شخص انپر والی ہوا اوسکے حق میں گفتگو کرتے رہے پھر مجھ سے بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بھی اول بیعت کی مگر پھر برگشتہ ہو گئے میں تعجب کرتا ہوں کہ یہ لوگ ابی بکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمانؓ سے تو متفق رہے اور علیؓ سے مخالف ہیں اسکا کیا سبب ہے قسم ہے خدا کی یہ دونوں جانتے ہیں کہ میں اون لوگوں سے جو اول گذرے ہیں کچھ کم رتبہ کا نہیں ہوں۔

بیان جنگ جمل کا

واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کے اہل کوفہ ۱۰۰ اہل کوفہ کا حضرت علی رضؓ کے ہمراہ ہوا۔ اور ایک گروہ حضرت

عائشہ۔ اور طلحہ اور زبیر کے ہمراہ ہوا اور ایک نے دوسرے پر چڑھائی کی اور نصف جمادی الآخر سن
ہذا میں درمیان ایک مقام کے جسکو خریبہ کہتے ہیں مقابلہ ہوا لیکن حضرت علیؓ نے زبیر کو کہلا بھیجا کہ مجھکو تم سے
کچھ کہنا ہے قبل از جنگ اور مقابلہ کے کہ تم میرے سامنے آؤ جسوقت زبیر حضرت علیؓ کے مقابلہ میں
آئے اوسوقت آپنے ارشاد کیا کہ اے زبیر تجھکو وہ بھی یاد ہے کہ ایک روز تو ہمراہ رسول اللہ صلعم کے
درمیان بنی غنم کے گیا تھا پیغمبر خداؐ نے مجھکو دیکھکر تبسم کیا تو نے یہ کہا تھا کہ حضرت اِن میں کونسی بات
موجب ضحک اور ہنسی کے ہے پیغمبر خداؐ نے ارشاد کیا کہ اے طلحہ اس میں کوئی بات ہنسی کی نہیں
ہے تو اسکو دوست رکھنا اسوقت تو نے کہا کہ میں اوس سے محبت رکھتا ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا
کہ نہیں تو اس سے مقابلہ کریگا اور اوسپر ظلم کریگا۔ اور تو نے یہ کہا کہ حضرت یہ نہیں ہوسکتا۔ زبیر
یہ بات سُنکر کہنے لگا کہ قسم ہے مجھکو اب میں آپ سے ہرگز لڑائی نہ کرونگا کیونکہ قول رسول مقبول کا اب مجھکو
یاد آگیا۔ حضرت زبیر کے بیٹے نے اوسے کہا کہ اے باپ تو نے جو قسم حضرت علیؓ سے لڑنے کی کھائی
ہے اوسکا کفارہ ادا کردے چنانچہ زبیر رضی اللہ نے اپنے غلام سی مکحول کو آزاد کرکے جنگ کی اور دو
جانب سے لڑائی ہونے لگی اوسوقت حضرت عائشہ اوس اونٹ پر جسکا نام عسکر ہے درمیان ہودج
کے سوار تھیں اور بسبب اجتماع وانبوہ آدمیوں کے وہ اونٹ مثل ایک ٹیلہ کے دکھلائی دیتا تھا آخرکار
حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کو شکست ہوئی۔ اور مروان ابن الحکم نے حضرت طلحہ کے ایک ایسا تیر
مارا کہ وہ شہید ہوگئے۔ یہ دونوں حضرت عائشہ کے ہمراہیوں میں سے تھے یوں کہتے ہیں کہ مروان
بن الحکم نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا بدلہ حضرت طلحہ سے لیا تھا کیونکہ انہوں نے حضرت عثمان کے قاتلین
کی مدد کی تھی اور زبیر مدینہ کیطرف بھاگ گئے اور وہ اونٹ کہ جسپر حضرت عائشہ سوار تھیں اوسکی
باگ پر بہت سے قتل کی گئی اور کہتے ہیں کہ جانبین سے بہت آدمی شہید ہوئے جبکہ جنگ و جدل سامنے
اوس اونٹ کے ہوچکا اوسوقت علی مرتضیٰؓ نے ارشاد فرمایا کہ ذبح کرڈالو اوس اونٹ کو چنانچہ
ایک شخص نے ایک ہاتھ اوسکے ایسا مارا کہ وہ گر پڑا اور حضرت عائشہؓ اپنے ہودہ میں رات تک
بیٹھی رہیں۔ آخر کو محمد بن ابوبکرؓ نے جو حضرت عائشہؓ کے بھائی ہیں اونکو بصرہ میں درمیان مکان
عبداللہ بن خلف کے اوتارا۔ اور حضرت علیؓ نے تمام مقتولین اصحاب جمل کی لاشوں کو دیکھا اور
اونکے جنازہ پڑھکر دفن کیا۔ جسوقت حضرت علیؓ نے دیکھا کہ طلحہ مقتول ہوگئے اوسوقت آپنے

بحسرت فرمایا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قسم ہے خدا کی مجھکو برا معلوم ہوتا ہے کہ میں قریش کو پچھڑا ہوا پاؤں اور حضرت طلحہ رضہ کے جنازہ کی نماز حضرت علی رضہ نے پڑہی۔ اور یہ نقل نہیں کی گئی کہ حضرت علی رضہ نے مقتولین جنگ صفین کی جو شام کے لوگ تھے نماز پڑہی یا نہ پڑہی مگر جنگ جمل والوں کی نمازیں بیشک پڑہیں۔ اور حضرت زبیر رضہ جنگ جمل سے بارادہ مدینہ کے تشریف لئے جاتے تھے جبکہ بنی تمیم کے چشمہ پر پہنچے اوسجائے احنف بن قیس بیٹھا ہوا تھا۔ احنف کو لوگوں نے خبر دی کہ یہ حضرت زبیر آتے ہیں۔ احنف نے کہا کہ دونوں لشکروں کو بٹہ اکر آپ چلا آیا ہے اوسجائے عمرو بن جرموز المجاشعی نے جب اوسکی کلام سنی وہ وہاں سے اوٹھکر زبیر کے پیچھے ہولیا یہانتک کہ وادی سباع میں اوسکو سوتا ہوا پاکر مار کر اوسکا سر حضرت علی رضہ کی خدمت میں لیگیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ فرماتے تھے کہ قاتل زبیر جہنمی ہے۔ یہ شخص جنگ سے یکسو ہو کر یا میں ارادہ اسجا بیٹھا تھا تاکہ دریافت کرے کہ فتح کس کو ہوئی۔ اسوقت عمرو بن جرموز نے یہ شعر پڑہے ہے جنکا ترجمہ یہ ہے

لایا میں سر زبیر کا حضرت علی رضہ کے پاس بامید انعام۔ اونہوں نے بشارت دی مجھکو آگ کی قبل ظاہر ہونیکے پس بری ہے بشارت اور تحفہ میرے نزدیک قتل زبیر اور گوز مارنا نیچر پد وڑی کا برابر ہے۔ بعد ازاں حضرت علی رضہ نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا کہ تم مدینہ میں جاکر اپنے گھر میں بیٹھو چنانچہ وہ پہوی رجب کا چاند دیکھکر درمیان اسی سن کے تشریف لے گئیں اور بہت لوگوں نے اونکی متابعت کی اور حضرت علی رضہ نے ما یحتاج اور جو کچھ اونکو چاہیئے تھا سب مہیا کر دیا اور اپنے بیٹوں کو ارشاد کیا کہ ایک منزل تک تم جاکر اونکو پہنچاؤ چنانچہ حضرت عائشہ مکہ شریف کو تشریف لے گئیں اور اس سال کا حج ادا کر کے مدینہ کو مراجعت فرمائی کہتے ہیں کہ تعداد مقتولین کی جو بروز جنگ جمل فریقین سے مارے گئے تھے دس ہزار تھی اور حضرت علی رضہ نے بصرہ پر عبداللہ ابن عباس کو حاکم مقرر کیا اور آپ کوفہ کو تشریف لے گئے وہاں کا انتظام کر کے تمام عراق اور مصر اور یمن اور حرمین اور خراسان سوا شام کے سب کا انتظام کر لیا اور ملک شام میں معاویہ تھا وہاں کے باشندے اوسکے تابعدار تھے اسلئے حضرت علی رضہ نے جریر بن عبداللہ البجلی کو بایں ارادہ بھیجا کہ معاویہ سے بیعت کا اقرار کروائے اور اوسے یہ کہیئے کہ جن بیعت میں سب مہاجر اور انصار داخل ہو چکے ہیں وہ بھی داخل ہو۔ چنانچہ جب ارشاد حضرت علی رضہ کے جریر معاویہ کے پاس گیا معاویہ نے بیعت کرنے میں درنگ کی یہانتک کہ

عمرو بن العاص فلسطین سے معاویہ کے پاس آگیا۔ ان ایام میں عمرو بن العاص میں رہتا تھا۔ اوس نے آکر دیکھا کہ اہل شام متفق اس بات پر ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا عوض لینا چاہیئے۔ عمر مذکور نے اون لوگوں سے کہا کہ تم حق پر ہو اور معاویہ سے یہ مشورت کی کہ حضرت علیؓ سے میں اور تو دونوں متفق ہو کر جنگ کریں لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ جب تیری فتح ہو تو مجھکو مصر کا حاکم کر دینا اوس نے منظور کیا اوسوقت میں متولی مصر قیس ابن سعد بن عبادہ حضرت علیؓ کیطرف سے تھا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت منظور نہ کی تھی وہ لوگ ایک گانوں میں جسکو خربتا کہتے ہیں اور قریب شہر مصر کے واقع ہے جا رہے تھے اور قیس مذکور تیز عقل تمام عربوں میں تھا اوسنے دیکھا کہ مصلحت یہ ہے کہ اِنسے کچھ تعرض نہ کرو اور لڑائی کرنی مناسب نہیں ناکہ یہ لوگ معاویہ سے نہ ملجائیں اور معاویہ نے قیس مذکور کو چند خط اس طور کے لکھے کہ میں تجھکو بہت بڑا اختیار اور اقتدار دوں گا تو مجھ سے ملجا اور متفق ہو جا اوسنے ہرگز نہ مانا تب معاویہ نے ایک چھوٹا خط اوسکی جانب سے بنا کر لوگوں کے سامنے پڑھا اور یہ لوگوں کو جتلا دیا کہ قیس مذکور مجھ سے ملا ہوا ہے چنانچہ اسیواسطے اوس نے اون لوگوں سے جو اوسکے فرمانبرداری سے خارج ہو کر خربتا میں جا رہے ہیں کچھ تعرض نہیں کیا اور کسی سے لڑائی نہیں کی یہ خبر حضرت علیؓ کے پاس پہنچی اونہوں نے قیس مذکور کو مصر سے معزول فرما کر بجائے اوسکی محمد ابن ابی بکرؓ کو حاکم مصر کا مقرر کر دیا وہ مصر پہنچے اور قیس مدینہ میں آیا اور حضرت علیؓ سے ملاقات کی اس سبب سے جنگ صفین پر ہی قیس مذکور نے سب حال اپنا جو معاویہ کے ہمراہ گذرا تھا بیان کیا جب حضرت علیؓ کو معلوم ہوا کہ یہ شخص صحیح کہتا ہے۔ اور قیس مذکور حضرت علیؓ اور حضرت امام حسن کے ہمراہ اسطرح پر رہا تھا یہانتک کہ خلافت معاویہ کو سپرد ہوئی اور محمد بن ابی بکرؓ جب مصر میں گئے اور اوسکے متولی ہوئے اوسوقت قیس نے اونکو یہ وصیت کر دی تھی کہ اہل خربتا سے تم متعرض نہ ہونا۔ اونہوں نے نہ مانا اور ایک قاصد کی زبانی باشندگان خربتا کے پاس یہ پیغام لکھ کر بھیجا کہ یا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت اختیار کرو اور نہیں مصر کی زمین سے نکل جاؤ اونہوں نے یہ جواب دیا کہ ہم بیعت نہیں کرتے اور ہمکو ابھی مہلت دو دیکھیں کہ انجام کار کیا ہوتا ہے اوسنے انکار کیا اور نہ مانا۔

بیان جنگ صفین کا

جبکہ عمرو مذکور بالا معاویہ کے پاس گیا اور حضرت علیؓ سے لڑنے کا ارادہ ہوا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اوسوقت جریر بن عبداللہ البجلی حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب حال اونسے کہا حضرت علیؓ نے کوفہ سے معاویہ پر خروج کیا۔ اور معاویہ اور عمرو شام کی فوج لیکر حضرت علی کیطرف چلے لیکن معاویہ دیر سے چونکہ چلتا تھا اسلئے دونوں جانب کے لشکروں کا مقابلہ صفین میں ہوا لیکن ابھی کچھ لڑائی نہ ہوئی تھی کہ سنہ ۳۶ ہجری پورا ہو چکا اور ہنوز روز اول رہا۔

اب شروع ہوا سینتیسواں سال ہجری نبویؐ کا

واضح ہو کہ درمیان اس سنہ کے دونوں طرف لشکر کی صفیں پڑی ہوئی تھیں اور تمام ماہ محرم بھی گذر چکا تھا کہ لڑائی نہ ہوئی اور خط و کتابت جانبین سے آتی تھی مگر کچھ انتظام نہ ہوا اور مراسلات سے کچھ کام نہ نکلا المختصر ماہ صفر کے شروع ہوتے ہی جنگ ہونا شروع ہوا اور بہت لڑائیاں ہوئیں کہتے ہیں کہ نوے لڑائیاں صفین میں واقع ہوئیں اور ایکسو دس روز جانبین کا قیام اوسجائی رہا اور شام کیطرف کے پینتالیس ہزار آدمی مارے گئے اور اہل عراق کے پچیس ہزار شہید ہوئے اور مقتولین میں چھیسی آدمی تو جنگ بدر کے تھے اور حضرت علیؓ نے اپنے اصحاب سے بتاکید کہا تھا کہ جب تک طرف ثانی کو لڑتا ہوا نہ دیکھو ہرگز نہ لڑنا اور بھاگتے کو قتل نہ کرو۔ اور اونکے مال میں سے کچھ نہ لو اور کسی کا ستر نہ کھولو معاویہ کہتا ہے کہ میرا ارادہ بھاگنے کا جنگ صفین میں ہو گیا تھا لیکن مجھکو ابن الاطنابہ کا ایک شعر یاد آگیا اسلئے میں ثابت قدم رہا اور مستقیم ہو گیا اوس شعر کا ترجمہ یہ ہے۔ انکار کرتی ہے بہت میری اور حیا میری اور متوجہ ہونا میرا اوپر شجاع طاقت ور کے۔ اور دنیا مال اوپر برے کام کے اور خریدنا حمد کا قیمت دیکر اور قول میرا یہ کہ جبکہ برانگیختہ ہوا اور جوش زنی کرے نفس میرا ارادہ کا رکر کیونکہ یا تو میری تعریف ہوگی یا راحت پاؤنگا اوس رنج سے۔ اور عمار بن یاسر حضرت علیؓ کی طرف ہو کر خوب لڑے انکی عمر کچھ اوپر نوے برس کی تھی اسیواسطے حربہ اونکے ہاتھ میں کانپتا تھا اور فرماتے تھے کہ یہ وہ علم ہے جس سے ہم رسول اللہ کے تین دفعہ لڑے ہوں۔ اب یہ چوتھی لڑائی ہے اور ایک دودھ کا پیالہ مانگا اور پیا اور کہا کہ سچ کہا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے کہ آجکے روز مجھین محمدؐ اور اوسکے کنبے کو چھوڑ دینگے اور کہا ہے رسول اللہ نے اخیر رزق میرا دنیا میں دودھ آمیختہ ہے اب مجھکو معلوم ہوا کہ

میں شہید ہونگا۔ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر جلد جلد آواز بلند یہ فرماتے تھے کہ ہم جنگ کرتے ہیں تم سے تاویل قرآن پر جسطرح کہ ہم لڑتے تھے تم سے بروقت نازل ہونے قرآن کے یعنی جیسا کہ تم انکار کرتے تھے نزول قرآن کا حالت کفر میں اوسوقت ہم تم سے لڑے تھے اب ہم تم سے اسواسطے لڑتے ہیں کہ باوجود ہونے کے تم نہیں مانتے امر خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں اختلاف کرتے ہو۔ عمار مذکور تا وقت شہادت لڑائی کے۔ اور یا یک حدیث متفق علیہ میں یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ عمار ایک فرقہ باغی سے لڑیگا کہتے ہیں کہ قاتل عمار کا ابو عادیہ ہے اسنے ایک نیزہ اوسکے مارا وہ زمین پر گر پڑے اور ایک اور شخص آکر اوسکا سر کاٹ کر لے گیا اور دونوں جھگڑتے ہوئے عمرو اور معاویہ کے پاس آئے ہر ایک شخص ان دونوں میں سے یہ امید انعام کہتا تھا کہ میں نے اوسکو قتل کیا ہے معاویہ نے جواب میں کہا کہ تم دونوں جہنمی ہو جب وہ دونوں چلے اوسوقت معاویہ نے عمرو سے کہا کہ جیسا آجکے روز میں معاملہ دیکھنے میں آیا ہے ایسا کبھی نہیں دیکھا کیونکہ لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ ہماری غرض کو نہیں جانتے اپنی جان امورات لاطائلہ میں خرچ کرتے ہیں عمرو نے کہا سچ ہے یہی بات ہے قسم خدا کی تو جانتا ہے میں اگر آجکے روز سے بیس برس پہلے مرجاتا تو خوب ہوتا جبکہ حضرت عمار مقتول ہو چکے اوسوقت حضرت علی رضہ نے یاراں ہزار جوان منتخب کرکے معاویہ کے لشکر پر حملہ کیا اوسوقت یہ حالت ہوئی کہ تمام لشکر شام کی صفیں شکستہ ہوگئیں اور حضرت علی رضہ فرماتے جاتے تھے کہ قتل کرو نگا میں ان سب کو اور مجھکو معاویہ بڑی آنکھ والا پٹیل دکھلائی نہیں دیتا پھر آپنے باآواز بلند پکار کر کہا کہ اے معاویہ خلق اللہ کا کیوں خون کروا رہا ہے آؤ ہم تم دونوں لڑیں اگر میں تجھکو مار ڈالونگا میری خلافت رہی اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو بادشاہ ہو جاویگا۔ عمرو نے لشکر معاویہ سے کہا کہ تیرے چچا کے بیٹے نے انصاف کی بات کہی ہے۔ معاویہ نے کہا کیا خاک انصاف کیا وہ جانتا ہے کہ جو شخص اوس سے لڑا ہے وہ کبھی متمند نہیں ہوا بلکہ اوسنے قتل ہی کر ڈالا ہے عمرو نے کہا کہ پھر لڑائی چھوڑے بھی نہیں بنتی معاویہ نے کہا کہ میں تو خلافت اپنے بعد چاہتا ہوں۔ پھر لیلۃ الہریر کو مشابہ لیلۃ القادسیہ کی ایک لڑائی ہوئی یہ رات جمعہ کی تھی صبح تک لڑائی رہی روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضہ نے اس رات میں چار سو تکبیریں کہیں اور عادت سے اوسکے یہ بات تھی کہ جب کوئی مقتول ہوتا تھا تو ایک تکبیر کہا کرتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید چار سو آدمی مقتول ہوئے یہ لڑائی روز جمعہ کے دوپہر دن تک

ہوا کی مگر اشتر خوب لڑا یہانتک کہ لڑتے لڑتے مخالفین کے لشکر تک پہونچگیا اور حضرت علیؓ کے آدمیوں نے مدد اوسکو دی۔ جب عمرو نے دیکھا کہ معاملہ دگرگون ہوا اور حضرت علیؓ کے مبارز غالب ہوئے جاتے ہیں اوسوقت قرآن شریف نیزوں پر رکھہ بآواز بلند کہا کہ یہ کلام اللہ ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے جب اہل عراق نے دیکھا کہ قرآن شریف نیزوں پر لٹکے ہوئے ہیں اوسوقت حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ آپ قرآن شریف کو نہیں مانتے۔ حضرت علیؓ نے ارشاد کیا کہ تم اپنے صدق اور حق پر اپنے دشمنوں سے لڑے جاؤ کیونکہ عمرو اور معاویہ اور ابن ابی معیط اور ابن ابی سرح اور ضحاک بن قیس یہ لوگ دیندار نہیں ہیں اور نہ صاحب قرآن ہیں میں اونکو خوب جانتا ہوں تم اتنا نہیں جانتے افسوس ہے کہ تم لوگ نہیں سمجھتے اونہوں نے فریب دینے کو قرآن شریف نیزوں پر بلند کئے ہیں اون لوگوں نے جواب دیا کہ آپ ہمکو قرآن شریف سے منحرف کرتے ہیں ہم تو نہیں مانتے حضرت علیؓ نے ارشاد کیا کہ میں ان لوگوں سے اسواسطے لڑتا ہوں تاکہ یہ دیندار ہوجاویں اور خدا کے حکم کو مانیں کیونکہ اونہوں نے موافق حکم خدا کے عمل نہیں کیا بلکہ نافرمانبرداری کرتے ہیں۔ اوسوقت مسعود بن فدک تمیمی اور زید بن حصین الطائی جو اوس گروہ میں موجود تھے جنکا لقب خارجی مقرر ہوا اونہوں نے کہا کہ یا علیؓ قرآن کو ماننا چاہیئے جب قرآن بیچ میں آگیا اسوقت انکار نہ کیجیئے والا نہ ہم مخالفین کے حوالہ آپ کو موآپکے ہمراہیوں کے کردینگے اور جو حال حضرت عثمان ابن عفان کا کیا ہے ویسا ہی آپ کا کریں گے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ اگر تمکو میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہیں مانتے تو جو تمہاری رائے میں آیا ہے وہ کرو۔ اونہوں نے کہا کہ آپ ایک آدمی اپنا بھیجکر اشتر کو بلوا لیجیئے چنانچہ ایک شخص کو حضرت علیؓ نے اشتر کے پاس بھیجا اوسنے جاکر کہا کہ جناب علی مرتضیٰ تمکو بلاتے ہیں اشتر نے کہا کہ یہ ساعت اس مقام سے ملنے کی نہیں ہے چنانچہ قاصد مراجعت کرکے حضرت علیؓ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یہ حال ہے اسی اثنا میں آوازیں اور شور اشتر کیطرف سے برپا ہوئے اوس فرقہ باغیہ نے کہا کہ آپ نے اوسکو جنگ کا حکم دے رکھا ہے اور آپ بلا نہیں لیتے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تم دیکھتے نہیں ہو تمہارے سامنے قاصد بھیج چکا ہوں اور جو اوسکو مینے کہلا کر بھیجا ہے تم بھی سنتے ہی تھے۔ فرقہ باغیہ کے لوگوں نے کہا کہ پھر آدمی اوسکے بلانے کو بھیجیئے تاکہ وہ آپکے پاس چلا آوے نہیں تو ہم آ

معزول کردیں گے۔ قاصد اشتر کے پاس گیا اور جاکر سب حال سے مطلع کیا اشتر نے یہ سنکر کہا کہ میں جانتا تھا کہ قرآن شریف اوٹھانا اختلاف ڈال دیگا اور یہ مشورہ کسی حرامزادہ کا ہے۔ چنانچہ اشتر حضرت علیؓ کے پاس گیا اور کہا کہ اونہوں نے فریب دیا اور سب فریب میں آ گئے۔ اس فرقہ کی جو جنگ کرنے سے باز رہے تھے چند قاری تھے اونہوں نے معاویہ سے پوچھا کہ کس واسطے تمنے قرآن شریف اوٹھائے ہیں اوسنے کہا کہ ایک حکم اپنی طرف سے تم قایم کرو اور ایک حکم ہم اپنا کھڑا کرتے ہیں اور اون سے کہیں کہ جو کتاب اللہ میں ہے تم دونو منصف اوسپر عمل کرکے متفق ہو جاؤ جو وہ دونوں منصف متفق ہوکر حکم کریں وہ ہم بھی مانیں اور تم بھی مانو۔ اوسوقت اشعث ابن قیس جو بڑا خارجی ہے حاضر تھا اوسنے کہا کہ ہم تو موسیٰ اشعری سے راضی ہیں۔ حضرت علیؓ نے ارشاد کیا کہ پہلے تو تم نے میرا عصیان کیا اب تو عصیان نہ کرو کیونکہ میری صلاح ابا موسیٰ اشعری کے منصف مقرر کرنیکی نہیں ہے اونہوں نے کہا کہ ہم اوس سے راضی ہیں اور کسی سے راضی نہیں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ وہ شخص ثقہ نہیں ہے کیونکہ وہ مجھ سے جدا ہوکر اور آدمیوں کو الگ کرکے بھاگ گیا یہانتک کہ امن دیا بیٹے اوسکو بعد کتنے مہینوں کے لیکن ابی عباس بہتر ہے اوس سے اونہوں نے جواب دیا کہ ابن عباس اونکے چچا کا بیٹا ہے ہم ایسا شخص چاہتے ہیں کہ آپ سے اور معاویہ سے اوسکو نسبت برابر ہو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اشتر کو مقرر کرو اوسکو بھی اونہوں نے نہ مانا لاچار ہوکر حضرت علیؓ نے اونکا کہنا مانا اور ابا موسیٰ منصف اور ہوا۔ اور عمرو بن العاص بن وائل معاویہ کی طرف سے مقرر ہوا یہ دونوں حکم حضرت علیؓ کے سامنے حاضر ہوئے اور اقرار نامہ اس معاملہ کے تصفیہ کا ہوگیا عبارت اوس اقرار نامہ کی یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ اقرار نامہ ہے کہ جسپر فیصلہ کیا امیر المومنین علیؓ نے اتنی ہی عبارت لکھنے پائے تھے کہ عمرو نے کہا کہ یہ امیر تمہارے ہیں ہمارے نہیں ہیں احنف نے کہا کہ لفظ امیر المومنین کا محو نہ کرو۔ اشعث بن قیس نے کہا کہ محو کیا جائے چنانچہ حضرت علیؓ نے مان لیا اور کہا کہ بھائی امیر المومنین کا لفظ نہ لکھو یہ کہکر حضرت علیؓ نے کہا کہ اللہ اکبر آجکے روز مشابہ ہوا میں درمیان سنت رسول کے کیونکہ قسم ہے خدا کی میں بھی جنگ حدیبیہ کے روز رسول کیطرف سے اقرار نامہ لکھنے بیٹھا تھا بیٹے محمد رسول اللہ لکھا تھا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہیں ہیں آپ

اپنا نام لکھیئے اور اپنے باپ کا نام لکھہ کر دیجئے اوسوقت پیغمبر خدا نے مجھکو ارشاد کیا تھا کہ محو کردو
میں نے عرض کی کہ یا حضرت مجھکو اتنی طاقت نہیں کہ میں محو کروں آپنے ارشاد کیا کہ مجھکو دکھلاؤ
میں نے دکھلایا آپنے اوسکو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور مجھہ سے فرمایا کہ تجھکو بھی ایسا ہی معاملہ پیش آویگا
تو بھی یہی مانیگا۔ عمرو نے کہا کہ سبحان اللہ آپ ہمکو کفار سے تشبیہ دیتے ہیں اور حالانکہ ہم مسلمان ہیں
حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے نافرمانبردار کے بچے اب تک تو فاسقوں کا سردار اور مسلمانوں کا دشمن تھا نہیں
ہوا۔ عمرو نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایسے ہیں آپکی مجلس میں کبھی نہ آؤنگا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں خدا
سے چاہتا ہوں کہ تیری صورت پر کدورت سے اپنی مجلس میں پاک رکھوں تجھ جیسوں کو نہ بیٹھنے
دوں۔ بعدازاں کاتب نے وہ اقرار اسطرح پر لکھا کہ یہ وہ اقرارنامہ ہے جو علی بن ابی طالب اور
معاویہ بن ابی سفیان قاضی علیؓ کے نے جو اہل کوفہ پر مقرر ہے معہ اپنے ہمراہیوں اور قاضی معاویہ
کے نے جو اہل شام پر مقرر ہے معہ اپنے ہمراہیوں کے یہ لکھا ہے کہ دیکھتے ہیں حکم اللہ اور کتاب اللہ کو
زندہ کرینگے وہ جو زندہ کیا خدا نے اور نہ مانیں گے وہ جو منع کیا خدا نے۔ یہ دونوں منصف یعنے
ابوموسیٰ الاشعری۔ عبداللہ ابن قیس۔ اور عمرو بن العاص جو کچھہ خدا کی کتاب میں پاوینگے اوسپر
عمل کرینگے اور اگر کتاب اللہ میں نہ ملا اوسوقت سنت عادلہ کیطرف رجوع کرینگے۔ اور دونوں
منصفوں نے حضرت علیؓ اور معاویہ سے اور دونوں لشکروں نے وثیقہ اس مضمون کے لکھوائے
کہ ہمکو اور ہمارے اہل وعیال کو کوئی نہ مار ڈالے اور امت رسول اللہ ہماری مددگار ہو جو ہم ثابت
کر کے مقرر کریں اوسکی تعمیل جلد ہو دونوں منصفوں نے اسکا فیصلہ رمضان شریف سال آئندہ
پر رکھا اور یہ بھی اونکو اختیار رہا کہ اگر اور مہلت چاہیں تو وہ بھی جانبین سے ملے یہ اقرارنامہ
چارشنبہ کے روز تیرہویں تاریخ صفر ۳۷ھ ہجری کو قلمبند ہوا اور یہ وعدہ ٹھہرا کہ حضرت علیؓ
اور معاویہ مقام دومۃ الجندل میں دونوں درمیان رمضان شریف اس مقام میں جمع ہوں دونوں حکموں
کے واسطے مقرر ہوا تھا اگر ملاقات کریں یہ دونوں مجتمع نہ ہوں اسجائے تو سال آئندہ میں
درمیان اذرح کے مجتمع ہوں اسلئے حضرت علیؓ طرف عراق کے تشریف لے گئے اور کوفہ میں
آئے اور خارجی لوگ آپکے ہمراہ کوفہ میں آئے وہیں سے علیحدہ ہو گئے تھے پھر اسی سال میں
حضرت علیؓ نے موافق وعدہ چار سو آدمی کا سردار ابا موسیٰ اشعری کو مقرر کر کے روانہ کیا

اون میں عبداللہ ابن عباس بھی تھے اور حکم دیا کہ انکے ہمراہ نماز پڑہنا اور حضرت علیؓ خود تشریف نہ لائے۔ اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو ہمراہ چار سو آدمی کے روانہ کیا۔ پیچھے سے آپ بھی آکر مقام اذرح پر ملگیا اونکے ہمراہ عبداللہ ابن عمر اور عبداللہ بن الزبیر اور مغیرہ بن شعبہ تھے۔ وہ دونوں حکم جو مقرر ہوئے تھے آکر آپسمیں ملے۔ عمرو نے ابا موسیٰ سے کہا کہ میرے نزدیک معاویہ کا خلیفہ ہونا بہتر ہے اوسنے کہا کہ یہ کبھی نہ ہوگا۔ تمام مہاجرین اولین کو چھوڑکر اوسکو میں خلافت کا والی بناؤں یہ نہ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے عمرو سے کہا کہ عبداللہ بن عمرو بن الخطاب کے نام خلافت مقرر کیجائے تو یہ میرے نزدیک بہتر ہے اوسکا عمرو نے انکار کیا۔ پھر عمرو نے پوچھا کہ اب آپکی کیا صلاح ہے ابا موسیٰ نے کہا کہ اب یہ تجویز ہے کہ حضرت علیؓ اور معاویہ دونوں کو خلافت سے موقوف کردو اور لوگوں کی مصلحت اور مشورت پر یہ امر ٹھہرادو جسکو مسلمان پسند کریں وہ خلیفہ مقرر ہو۔ عمرو نے کہا کہ یہ رائے میرے بھی پسند ہے۔ سبحان اللہ کیا اچھی تدبیر آپنے نکالی ہے یہ بات ٹھہراکر دونوں لوگوں کے سامنے آئے اوسجائے بہت آدمی مجتمع ہو رہے تھے ابوموسیٰ نے کہا کہ ہم دونوں منصفوں کی رائے اسبات پر متفق ہوگئی ہے کہ جس امر میں بہتری اس امت کی ہو وہ کرنا چاہیئے۔ عمرو نے کہا سچ ہے ذرا آگے بڑھکر بیان کیجئے جب وہ آگے آئے اوسجائے اونکو عبداللہ ابن عباس ملے اونہوں نے ارشاد کیا کہ اے ابا موسیٰ مجھکو ظن غالب یہ ہے کہ تو فریب میں آگیا اور اگر تمہاری دونوں کی رائے ایک بات پر متفق ہوگئی ہے تو عمرو کو آگے کر اور کہہ کہ پہلے وہ لوگوں کو سُنائے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب تو وہ رائے بیان کریگا پیچھے سے یہ تیری مخالفت بالضرور کریگا وہ رائے متفق علیہ نہ مانیگا۔ ابوموسیٰ نے نہ مانا اور کہا تاکہ ہم متفق ہوگئے ہیں اور رائے ہماری دونوں کی ایک ٹھہرگئی ہے شکر ہے خدا اور ثنا ہے اوسکی یہ کہکر ابا موسیٰ کہنے لگا کہ اے لوگو ہماری رائے میں کوئی بہتر امر اس امت کے واسطے سوائے اوس امر کے جسپر رائے ہم دونوں کی متفق ہوگئی ہے اور کوئی خیال میں نہیں آتا وہ بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور معاویہ دونوں کو خلافت سے برطرف کردو تم لوگ سب اس بات کو قبول اور منظور کرو اور جس شخص کو تم چاہو خلیفہ مقرر کرلو اور میں تو علیؓ اور معاویہ رضؓ دونوں کو بیعت سے خلع کیا اب تم سب مانو اور جسکو چاہو پسند کرلو اور مناسب

جانو کہ وہ لایق اِس امر کے ہے اوسکو خلیفہ تجویز کرلو یہ کہہ کر ابوموسیٰ علیحدہ ہوئے عمرو منصف دوئم اوسکے قایم مقام کھڑا ہوکر اللہ کی حمد اور ثنا کرکے یہ بیان کرنے لگا کہ اے لوگو تمنے سُنا جو اِس شخص نے کہا اس نے اپنے صاحب یعنی امیرالمومنین علیؓ کو خلافت سے برطرف کیا اور میں بھی اوسکے صاحب جیسا کہ اوسنے برطرف کیا برطرف کرتا ہوں۔ اور مقرر کرتا ہوں اپنے صاحب کو یعنے معاویہ کو کیونکہ یہ مقرر کیا ہوا حضرت عثمان رضؓ کا ہے اور اونکے خون کا طالب ہے اور سب آدمیوں سے زیادہ حق رکھتا ہے اونکے قایم مقام ہونے کا ابوموسیٰ نے اوسوقت خفا ہوکر بددعا دی اور بیان کرنے لگا کہ اے عمر تو نے مجھ سے فریب کیا تو گنہگار ہوا۔ یہ کہکر وہ تو سوار ہوکر مکہ کو چلے گئے بہ سبب حیا صحابہ کے مدینہ کو نہ گئے۔ اور عمر اور اہل شام طرف معاویہ کے چلے گئے اور معاویہ کے خلیفہ ہونے کو سب نے تسلیم کرلیا۔ اوسی روز سے حضرت علیؓ کے ہر امر میں ضعف ہوگیا اور معاویہ کو قوت اور توانائی حاصل ہوتی گئی۔ جبکہ خارجیوں نے حضرت علیؓ کی بیعت خلافت کا انکار کیا اوسوقت آپنے اون سے دعوی حق کا کیا اونہوں نے نہ مانا اور جو قاصد حضرت علیؓ کا اونکے پاس جاتا اوسکا سر کاٹ ڈالتے یہ خارجی چار ہزار آدمی تھے حضرت علیؓ نے اونکو وعظ اور پند کرنی شروع کی اور جنگ وجدال سے مانع ہوئے لیکن یہ پند سودمند نہ ہوئی اور ایک جماعت اون میں سے متفرق ہوکر عبداللہ ابن وہب ہمراہ اوسی گمراہی اور نمردی پر رہا کی یہانتک کہ لڑکر سب ماری گئے اور حضرت علیؓ کے اصحاب میں سے سوا سات آدمیوں کے کوئی شخص شہید نہیں ہوا۔ اول یزید بن نویرہ ہے یہ وہ شخص ہے جو پیغمبر خداؐ کے ہمراہ جنگ احد میں حاضر تھا۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اونکے طرف مراجعت فرمائی تب آپنے لوگوں کو معاویہ پر چڑھائی کے واسطے برانگیختہ کیا لیکن اونکی سست پست ہوگئی تھی سب نے کہا کہ بالفعل ہم لڑتے ہوئے آئے ہیں جب آرام کرلینگے بعد تسکین و طمینان خاطر کے لڑینگے اِسلئے حضرت علیؓ کو تشریف لیجانے کوفہ کی طرف بہت ضرورت ہوئی

اب شروع ہوا سنہ ۳۸ ہجری نبوی کا

اِس سال میں معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کرکے مصر کی مہم پر روانہ کیا تھا جب اوسنے مصر پر چڑھائی کی اوسوقت محمد بن ابی بکر نے حضرت علیؓ سے مدد طلب کی آپنے اشتر کو اوسکی کمک کے واسطے روانہ فرمایا جبکہ اشتر دریا قلزم کے پاس پہنچا اوسجائے ایک شخص نے شہد میں زہر ملاکر

اشتر کو کہلا دیا وہ مرگیا معاویہ خوش ہوا اور بطور طنز کہنے لگا کہ خدا کا لشکر شہد میں بھی ہے۔ اور عمرو مصر پر جا پہنچا اصحاب محمد ابن ابی بکر اوس سے لڑے لیکن عمرو نے اونکو شکست دی اوسوقت وہ لوگ تتر بتر ہو گئے اور محمد مذکور بھاگ کر خربتا پر پہنچا تھا کہ اوسکو بھی پکڑ لیا اور معاویہ ابن خدیج کے پاس حاضر کیا اوسنے اوسکو قتل کر کے اونکے لاشہ کو مُردار دں میں جسجاے کہدی مرے ہوئے پڑے تھے ڈال دیا اور آگ سے اوسکا لاشہ جلا کر خاک سیاہ کیا اور عمرو مصر میں داخل ہوا تمام اہل مصر نے معاویہ کی بیعت کی جب یہ خبر عائشہ رضؓ کو پہنچی کہ میرا بھائی محمد اسطرح پر مقتول ہوا بہت جزع فزع کیا اور ہر نماز کے بعد دعا معاویہ اور عمرو بن العاص کو دینی شروع کی تمام اہل بیت اِس بددُعا میں اونکے شریک۔ اور جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اونکے مقتول ہونیکا حال سُنا بہت رنجیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا کہ خدا کے نزدیک اوسکا حساب لیں گے یہ واقعہ ۳۸ھ میں گذرا۔ پھر معاویہ نے اپنے لشکر عالیبن علیؓ پر واسطے لوٹنے کے بھیجے چنانچہ نعمان بن بشیر انصاری کو عین التمر میں بھیجا اوسنے وہاں جاکر جو اصحاب علی کا پایا سب کو لوٹا اور شکست دی۔ اور سفیان بن عوف کو ہیت اور انبار۔ اور مدائن کیطرف روانہ کیا اوسنے وہاں جاکر خوب ہاتھ صاف کئے اور لوٹا اور جو مال پایا سب جمع کر کے معاویہ کی طرف مراجعت کی۔ اور عبد بن سعدہ الفزاری کو حجاز کیطرف روانہ کیا حضرت علیؓ نے بھی اوسپر سوار بھیجے دونوں کا مقابلہ تم میں ہوا اور اصحاب معاویہ کو شکست ہوئی وہ بھاگ کر شام میں چلے گئے اور متواتر لوٹ گھسوٹ بلاد علیؓ پر رہی اور حضرت علیؓ اِس امر میں لوگوں کو خطبہ بلیغہ پڑھکر سُناتے تھے اور بہت کوشش اور سعی کرتے تھے کہ یہ لوگ معاویہ کے لڑنے کے واسطے تیار ہوں لیکن کسی کے دل پر بھی اثر نہ ہوتا تھا کیونکہ لشکر اونکا پست ہمت ہو گیا تھا۔

اب شروع ہوا سنہ ۳۹ ہجری نبوی کا

یہ سال شروع بھی ہو گیا اور حال یہی رہا اِسی سال میں عبداللہ ابن عباس نے جو عامل بصرہ کا تھا زیاد کو ملک فارس پر بھیجا کیونکہ بسبب مقابلہ اور جنگ علیؓ اور معاویہ کے اضطراب لاحق حال فارس کے ہو گیا تھا حضرت زیاد وہاں پہنچے اور خوب بندوبست کیا یہانتک کہ اہل فارس نے یہ کہا کہ سیاست نوشیرواں سے تا حال ہمنے ایسا بندوبست نہیں دیکھا جیسا کہ یہ عربی کرتا ہے۔

اب شروع ہوا چالیسواں سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال کے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ عراق میں تھے اور معاویہ ملک شام میں تھا اور ملک مصر معاویہ کے قبضہ میں تھا اور حضرت علی رض دعا بد پڑھتے تھے درمیان ہر نماز کے واسطے معاویہ اور عمرو بن العاص اور ضحاک اور ولید بن عقبہ اور یک چشم سلمی پر۔ اور معاویہ بھی حضرت علی رض پر ہر نماز میں بد دعا کرتا تھا اسی سال میں معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز پر بھیجا تھا چنانچہ وہ مدینہ میں آیا اور اوسجائے ابوایوب انصاری جو حضرت علی رض کیطرف سے عامل تھے وہ بھاگ کر حضرت علی رض کے پاس چلے اور بسر نے مدینہ میں گھسکر خوب خونریزی کی اور زبردستی لوگوں سے بیعت معاویہ کی کروائی۔ پھر یمن کو گیا اور ہزارہا آدمی وہاں قتل کئے مگر عبداللہ بن عباس جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے یمن کے عامل تھے وہ جان بچا کر بھاگ گئے لیکن اس ظالم نے حضرت عبداللہ کے دو بیٹے صغر سن پکڑ کر ذبح کر ڈالے۔ اسکا بہت رنج ہوا ان بچوں کی ماں یعنی عائشہ بنت عبداللہ بن عبدالمدان روتی تھی اور چند شعر جو وہ پڑھتی تھی ترجمہ بسبب اسکے کہ سوا رونے کے اور کچھ فائدہ نہیں بخشتا چھوڑ دیا گیا۔

بیان شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

راویان اخبار یوں نقل کرتے ہیں کہ تین شخص خارجی یعنی عبدالرحمن بن ملجم المرادی۔ اور عمرو بن بکر تمیمی اور برک بن عبداللہ تمیمی جسکو حجاج بھی کہتے ہیں ایک مقام پر جمع ہوئے اور بہایوں نہروان کا جو نہر میں مقتول ہوئے تھے تذکرہ کرنے لگے پھر یہ کہا کہ اگر ہم اوس فرقہ گمراہ کو قتل کر ڈالتے تو تمام بلاد اور اطراف میں چین ہو جاتا۔ ابن ملجم نے کہا کہ علی رض کو میں کافی ہوں۔ اور برک نے کہا کہ معاویہ میں قتل کر ڈالوں گا۔ عمرو نے کہا کہ عمرو بن العاص کو میں سمجھ لونگا اور یہ عہد ہو گیا کہ سنو بھائی ہم تینوں میں سے جو جسکی طرف جائے وہاں سے بھاگے نہیں اور اپنے ہمراہ ہر ایک نے زہر آلودہ تلواریں لیں اور وعدہ یہ ہوا کہ سترہویں تاریخ ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ کو ہر ایک شخص اپنی اپنی جائے کار مقبوضہ آئے کرے اور عبدالرحمن بن ملجم کے ساتھ دو آدمی اور بھی متفق ہو گئے تھے ایک کا نام وردان ہے یہ شخص قبیلہ تیم الرباب سے ہے۔ دوسرا شبیب بن بجرہ وہ تینوں حضرت علی رض کے قتل کرنیکے ارادہ پر گئے حضرت علی مرتضی واسطے نماز صبح کے تشریف لاتے تھے شبیب نے بڑھکر ایک ضرب تلوار کی ماری اوسکی تلوار طاق پر لگی وہ بھاگ کر لوگوں میں جا چھپا۔ ابن ملجم آپکی پیشانی پر ایک ضرب ماری اور دروان بھاگ گیا مگر ابن ملجم پکڑا گیا اوسکی مشکیں باندھ کر سامنے

حضرت علی رض کے حاضر کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے امام حسن رض اور امام حسین رض کو بلوایا اور فرمایا کہ وصیت کرتا ہوں میں تمہیں تقویٰ اور پرہیزگاری کی اور دنیا کو نہ چاہنا اور جو شے تم سے چھینی جاوے اوسپر رونا نہیں پھر ہوا کلمہ لا الہ الا اللہ کے اور کچھ نہ بولنے پائے تھے جان قبض ہوگئی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون اب حال برکہ سنیے اوسنے اوسی رات کو ایک ہاتھ تلوار کا معاویہ پر مارا وہ ہاتھ چوکھٹ پر پڑا مگر وہ بگڑا گیا جب سامنے معاویہ کے حاضر ہوا کہنے لگا کہ میں آپکو خوشخبری سناتا ہوں مجھے قتل کیجیے اوسنے پوچھا وہ کیا خوشخبری ہے اوسنے کہا کہ میرے ایک رفیق نے آج ہی کے روز حضرت علی رض کو قتل کیا ہے معاویہ نے کہا کہ کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ علی رض اوسکو قتل کر ڈالے اوسنے کہا کہ نہیں ہوسکتا کیونکہ علی رض کے ہمراہ نگاہبان اور محافظ نہیں ہیں معاویہ نے اوسکو قتل کیا۔ اور عمرو بن بکر اس حضرت عمرو بن العاص کے واسطے گھات لگاکر بیٹھا وہ اوس روز نکلا ہی نہیں اوسنے خارجہ بن ابی حبیبہ کو جو اوسی کی شکل کا تھا حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائے خارجہ لوگوں کو نماز پڑھانے کو آیا عمرو بن بکر نے اوسپر حملہ یا یہ گمان کیا کہ یہ شخص عمرو بن العاص ہے۔ اور اوسکو قتل کر ڈالا لیکن اوسکو بھی لوگوں نے پکڑ لیا اور عمرو کے پاس حاضر کیا اوسنے پوچھا یہ کون ہے یہ۔ لوگوں نے کہا کہ عمرو پوچھا کہ قتل کون ہوا لوگوں نے کہا کہ خارجہ۔ عمرو قاتل بولا کہ میں نے تو ارادہ عمرو کے مارنے کا کیا تھا مگر بارادہ خدا خارجہ مارا گیا اس میں میرا کیا قصور ہے جسوقت حضرت علی رض نے وفات پائی اوسوقت عبدالرحمن بن ملجم کو قید سے نکالکر حضرت عبداللہ بن جعفر نے ہاتھ اوسکے کاٹے۔ پھر پیر کاٹے اور آنکھوں میں اوسکے گرم کروا کر سلائی پھروائی اور زبان اوسکی کاٹی پھر اوسکا لاشہ جلا دیا۔ ایک خارجی مسمی عمران بن حطان لعنت اللہ نے اوس ابن ملجم علیہ اللعنۃ مذکور کا مرثیہ بھی کہا ہے۔ (قول مترجم میں تذکرہ شعرا عربیہ میں لکھا ہے) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں ترسٹھ برس کی تھی اور بعضے پینسٹھ برس کی بیان کرتے ہیں اور بعضے اونسٹھ برس کی۔ اور تین مہینے کم پانچ برس خلافت کی اور جمعہ کی صبح سترہویں تاریخ رمضان سنہ ۴۰ھ میں یہ واقعہ جانگزا گذرا تھا اور موضع قبر میں بھی اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں قریب مسجد کوفہ کے قبر اور مدفون ہوئے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ملل امارت میں دفن کئے گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ امام حسن رض اوسکے صاحبزادہ نے طرف مدینہ کے اونٹ پر لیجا کر بقیع میں پاس اونکی والدہ فاطمہ رض کے دفن کیا اور صحیح تر اور وہ جو ابن اثیر وغیرہ اوسکو معتمد سمجھے ہیں وہ یہ ہے کہ قبر اونکی نجف میں ہے اور یہی مشہور ہے اور آجکے روز تک زیارت بھی وہاں ہوتی ہے۔

بیان اوصاف علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ

آپ کا رنگ بہت گندم گوں تھا اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور پیٹ بڑا تھا پیشانی سر پر بال کم تھے بڑی ڈاڑھی تھی اور چھاتی پر آپ کے بال بہت تھے اور کچھ مائل بقصر قد تھا یعنی میانہ قد خوبصورت تھے۔ بڑھاپے سے کچھ تغیر نہ آیا تھا۔ کثیر التبسم تھے یعنے ہنستے پیشانی۔ اور دربان اونکا قنبر آزاد غلام تھا اور کوتوال آپ کا نقل بن قیس الریاحی تھا۔ اور قاضی آپکا شریح اوسکو قضا کوفہ کی حضرت عمرؓ نے دی تھی۔ چنانچہ کوفہ کا وہ قاضی حجاج کے زمانہ تک رہا اور اول بیوی حضرت علیؓ کی فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلعم ہے اونکے جیتے جی اور بیوی نہیں کی اسی بیوی سے تین بیٹے آپکے امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور محسنؓ پیدا ہوئے تھے مگر محسن چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ اور زینب اور ام کلثوم جو بیوی عمر بن الخطاب کی تھی پھر بعد مرنے فاطمہؓ کے حضرت علیؓ نے ام البنین بنت حزام کلابیہ سے نکاح کیا اوس سے عباس اور جعفر اور عبداللہ اور عثمان پیدا ہوئے۔ یہ چاروں اپنے بھائی حسینؓ کے ہمراہ کربلا میں شہید ہوئے۔ سوائے عباس کے [illegible] نے انہیں سے اپنے پیچھے نہیں چھوڑا۔ اور لیلیٰ بنت مسعود بن خالد نہشلی تمیمی سے بھی نکاح کیا اوس سے عبیداللہ اور ابوبکر پیدا ہوئے۔ یہ دونوں بھی اپنے بھائی حضرت حسینؓ کے ہمراہ مقتول ہوئے۔ اسما بنت عمیس سے نکاح کیا اوس سے دو بچے یعنے محمد الاصغر اور یحییٰ پیدا ہوئے انکی نسل باقی نہیں رہی اور صہبا بنت ربیعہ تغلبیہ سے بھی عمر اور رقیہ پیدا ہوئے عمر کی عمر پچاسی برس کی ہوئی اور اوسنے نصف میراث اپنے باپ حضرت علیؓ کی پائی تھی یہ عورت اول مفیدین میں سے ہے جو بروقت حملہ کرنے خالد بن ولید کی عین المتمر پر گرفتار آئی تھی۔ یہ عمر و ابن علیؓ بیچ میں فوت ہوئے اور اوسکی اولاد بھی ہے۔ اور ایک عورت عمامہ بنت ابی العاص بن الربیع بن عبد شمس بن عبد مناف سے نکاح کیا تھا اس عورت کی والدہ زینب بنت رسول اللہ ہے اس سے محمد الاوسط پیدا ہوئے اوسکی اولاد نہیں ہوئی۔ اور خولہ بنت جعفر الحنیفہ سے محمد الاکبر جو معروف ابن حنیفہ ہیں پیدا ہوئے اونکی اولاد بھی ہے اور حضرت علیؓ کی بیٹیاں ازواج متفرقہ سے بہت ہیں از انجملہ ام حسن اور رملہ الکبریٰ ام سعد بنت عروہ کی شکم سے ہیں۔ اور ام ہانی۔ اور میمونہ۔ اور زینب صغریٰ۔ اور رملہ صغریٰ۔ اور ام کلثوم صغریٰ۔ اور فاطمہ۔ اور امامہ۔ اور خدیجہ۔ اور ام الکرام۔ اور ام سلمہ اور ام جعفر۔ اور جمانہ

اور نفیسہ یہ آپکی صاحبزادیاں ہیں پس تمام چودہ اُن بیٹیوں حضرت علیؓ کی سے اور پانچ صاحبزادوں سے نسل جاری ہوئی وہ یہ ہیں۔ حسنؓ اور حسینؓ اور محمد ابن الحنیفہ۔ اور عباس اور عمر۔

بیان فضایل حضرت علی رضؓ کا

واضح ہو کہ فضائل علیؓ سے ایک یہ ہے کہ پیغمبر خداؐ کے ہمراہ ہر امر کا مشاہدہ کیا اور آپ کے بھائیوں میں سے ہیں اور سب سے اوّل مسلمان ہوئے اور پیغمبر خداؐ نے درمیان غزوہ خیبر کے ارشاد کیا کہ کل کے روز یہ نیزہ وہ شخص اُٹھاویگا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور چاہتا ہے اللہ اوسکو اور رسول اللہ کا اوسکو اور ارشاد کیا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جسکا میں مولی ہوں پس علیؓ بھی اوسکا مولا ہے اور حضرت علیؓ کو ارشاد کیا کہ اے علیؓ کیا تو اس بات سے نہیں راضی کہ تیرا رتبہ ہمراہ میرے ایسا ہی جیسا کہ ہارون کا رتبہ حضرت موسیٰ کے نزدیک تھا یعنی جیسا ہارون اوسکا بھائی تھا تو میرا بھائی ہے اور پیغمبر خداؐ نے ارشاد کیا کہ علیؓ علم قضا جانتا ہے علم قضا کا وہ ہے جسمیں تمام فقہ اور علم و کمال موجود ہوں۔ بخلاف اوس قول کے جو حضرت زید کے حق میں فرمایا کہ یہ فرایض خوب جانتا ہے۔ اور آبی کو کہا کہ قاری اچھا ہے۔ اور نہیں دعویٰ کیا نبوت کا حضرت علیؓ نے کبھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب امیر المومنین کی ایک زرہ جاتی رہی آپ نے ایک نصرانی کے پاس وہ دیکھی آپ اوسکو قاضی شریح کے پاس لیگئے اور کہا کہ اگر میرا مدعا علیہ مسلمان ہوتا تو میں اسکو برابر کھڑا ہوتا یہ سنکر نصرانی کھنچ کر اپنی جانب کو بیٹھ گیا اور کہا کہ یہ زرہ میری ہی ہے نصرانی نے کہا نہیں میری ہے۔ قاضی شریح نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپکے گواہ بھی ہیں حضرت علیؓ ہنستے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ نہیں گواہ کوئی نہیں قاضی نے چھوڑ دیا نصرانی نے لیکر اور کہا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ یہ جمیع احکام نبیوں کے ہیں اور مسلمان ہوگیا اور اقرار کیا کہ زرہ علیؓ کی برروز جنگ کوہ صفین کے گر پڑی تھی۔ حضرت علیؓ اوسکے مسلمان ہونے سے بہت خوش ہوئے اور زرہ بھی اوسکو بخشدی اور ایک گھوڑا مرحمت کیا۔ یہ نصرانی حضرت علیؓ کے ہمراہ ہو کر خارجیوں سے لڑا تھا اور شہید ہوا تھا۔ اور ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت علیؓ اپنی چادر میں کھجوریں لے رہے تھے آپ نے ایک درہم کو وہ خرید کی تھیں لوگوں نے آپ سے عرض کی کہ یا امیر المومنین ہم اوٹھالیں لائیے ہمیں دیجئے آپنے فرمایا کہ نہیں کنبے دار کو آپ ہی اُٹھانی چاہئیں۔ اور ایک خصلت آپکی یہ تھی کہ جو بیت المال میں جمع ہوتا جمعہ کے روز تقسیم کر دیتے کچھ اوسمیں جمع نہ رکھتے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ بیت المال میں تشریف

لے گئے اور سونا اور چاندی دیکھکر یہ ارشاد کیا کہ اے سونے خالی کر گھر میرا اور اے چاندی نکل بیت المال میں سے فریب اور غرور دینا کسی اور شخص کو سوائے میرے مجھے کچھ حاجت تم سے نہیں ہے ایک روز بھائی حقیقی حضرت علیؑ کا یعنے عقیل ابن ابی طالب طالب عطا ہو کر آپ کی خدمت میں آیا آپکے پاس کچھ نہ پایا اسواسطے اونکو چھوڑ کر حب دنیا کے واسطے معاویہ سے جا ملا اور جنگ صفین کے روز بھی معاویہ کے ہمراہ تھا چنانچہ معاویہ نے بطور ہنسی کے کہا کہ اے ابا یزید آجکے روز تو ہمارے ساتھ ہے مناسب تھا تجھکو علیؑ کے ہمراہ ہونا کیونکہ وہ تیرا بھائی ہے عقیل نے کہا کہ جنگ بدر میں بھی تو میں تمہارے ہمراہ تھا۔ عقیل مذکور جنگ بدر میں ہمراہ مشرکین کے وہ اور اوسکا چچا عباس تھے

بیان خلافت امام حسن علیہ السلام کا

واضح ہو کہ بروقت وفات علیؓ ابن ابی طالبؓ کے تمام مسلمانوں نے اونکے بیٹے امام حسن علیہ السلام سے بیعت کی اور عبداللہ ابن عباس حضرت علیؓ کے زندگی ہی میں بصرہ سے کچھ مال لیکر مکہ کو چلا گیا اور درمیان عبداللہ مذکور اور علیؓ کے خط و کتابت بہت ہو چکی تھی۔ جبکہ امام حسن خلیفہ متولی خلافت کے ہوئے اوسوقت ابن عباس نے اونکو لکھا کہ تم مضبوط اور قوی واسطے جہاد دشمن کے ہو رہو اور اول حضرت امام حسنؑ سے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے بیعت کی اور کہا کہ دراز کر ہاتھ اپنا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور جنگ مخالفین پر حضرت امام حسن علیہ السلام نے کہا کہ اوپر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے کیونکہ وہ دونو ثابت ہیں پھر اور لوگوں نے بیعت کی اور حضرت امام حسنؑ ہر ایک مسلمان سے جو بیعت کرتا تھا یہ شرط کرتے جاتے تھے کہ مطیع اور فرمانبردار رہنا جسکو میں چھوڑوں تم بھی درگذر کرنا اور جس سے میں لڑوں تم لڑنا اس امر کے بیان کرنے سے سب کو شک ہو گیا اور کہنے لگے کہ یہ شخص تمہارا سردار لڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اب شروع ہوا اکتالیسواں سال ہجری نبوی کا

بیان ہے اس بات کا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے خلافت معاویہ کے سپرد کی کہتے ہیں کہ قبل از وفات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اوسنے چالیس ہزار آدمیوں نے اونکے لشکر سے

بیعت کی تھی مرنے پر اور سامان معاویہ پر چڑھائی کا کیا تھا۔ حضرت امام حسن نے اس لشکر کو آمادہ کر کے جنہوں نے بیعت حضرت علیؓ سے کی تھی کوفہ کو بارادہ جنگ معاویہ کے کوچ کر کے مدائن تک پہنچے۔ اور حضرت امام حسن نے مقدمۃ الجیش یعنے پیش خیمہ اپنا قیس بن سعد کو دیا اور باراں ہزار آدمی اونکے ہمراہ کئے۔ بعضے کہتے ہیں کہ پیش خیمہ پر عبید اللہ ابن عباس مقرر ہوئے تھے۔ بہر تقدیر جب مدائن کے پاس پہنچے حضرت امام حسن کے لشکر میں فساد برپا ہوا کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن کی بیوی کیطرف سے کچھ جھگڑا ہوا آپ ایک سفید محل میں درمیان مدائن کے داخل ہوئے اور لشکر میں بغض اور حسد برپا ہوا جب حضرت امام حسن نے دیکھا کہ لوگوں کا یہ حال ہے اوسوقت حضرت امام حسن نے معاویہ کو ایک نامہ یا ایں مضمون لکھا کہ اگر چند شرطیں تم مان لو تو مجھکو تمہاری اطاعت منظور ہے معاویہ نے مان لیں وہ شروط یہ ہیں ایک شرط امام حسن علیہ السلام نے یہ کی تھی کہ جو روپیہ بیت المال کوفہ میں ہے مجھکو دو اور دارابجرد کا خراج جو فارس سے آیا ہے وہ دیا کرو۔ اور حضرت علیؓ کو برا نہ کہا کرو اوسنے سب شرطیں مان لیں الا سب علیؓ سے انکار کیا اور کہا علیؓ کو گالی بدستور دونگا جب امام حسنؓ نے دیکھا کہ یہ شرط نہیں مانتا لاچار یہ کہا کہ جس مجلس میں مجھکو پاؤ میرے سامنے حضرت علیؓ کو گالی نہ دو اوسنے منظور کیا اور کہا اچھا تمہارے سامنے نہ کہیں گے لیکن پھر اس شرط کو بھی پورا نہ کیا اور کہتے ہیں کہ چار لاکھ درہم اونکے پاس بھجوائے اور خراج دارابجرد کا کبھی نہ بھجوایا۔ پھر معاویہ کوفہ میں داخل ہوا لوگوں نے بیعت اسکی اختیار کی۔ اور حضرت امام حسنؓ نے قیس بن سعد کو لکھا کہ تم معاویہ کی اطاعت مان لینا پھر درمیان قیس اور عبد اللہ بن عباس اور معاویہ کے درمیان خط و کتابت جاری ہوئی اور آخر الامر یہ ہوا کہ اون دونوں نے بھی معہ اپنے ہمراہیوں کی بیعت معاویہ منظور کی اور یہ شرط ہوگئی کہ ہم سے کبھی کسی خون یا مال کا مطالبہ نہ کرنا معاویہ نے منظور کیا اس شرط کو بھی پورا کیا۔ اور حضرت امام حسنؓ درمیان مدینہ کے اپنے اہل بیت میں آ گئے کہتے ہیں کہ امام حسنؓ نے امر خلافت درمیان ربیع الاول سنہ ۴۱ھ کے معاویہ کے سپرد کیا تھا اور بعض ربیع الآخر اور بعض جمادی الاول کہتے ہیں بموجب قول اول کے حضرت امام حسنؓ نے ساڑھے پانچ مہینے خلافت کی اور بموجب قول ثانی کے کچھ اوپر چھ مہینے۔ اور بموجب قول تیسرے کے کچھ اوپر سات مہینے روایت کی ہے سفینہ نے کہ فرمایا ہے نبی صلعم نے کہ خلافت میرے بعد تیس ۳۰ برس تک رہیگی۔ پھر آئیگا ایک بادشاہ عضوض والا۔ اور بعد تیس ۳۰ برس کے

ایک دن روزہ ہوگا جسدن دست بردار ہوجاویگا خلافت سے حسن۔ اور حضرت امام حسنؑ مدینہ میں رہنے لگے۔ یہانتک کہ اسی شہر میں درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۹ ہجری میں فوت ہوئے اور پیدائش آپ کی مدینہ کی ہے درمیان سنہ ۳ ہجری کے پیدا ہوئے تھے یہ بڑے تھے امام حسینؑ سے ایک برس۔ اور حضرت امام حسنؑ نے بہت نکاح کئے ہیں اور طلاق بھی بہت دیئے ہیں اور پندرہ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں آپ سے پیدا ہوئی ہیں اور اپنی جد رسول مقبول کی سر سے ناف تک مشابہ تھے اور حضرت امام حسینؑ ناف سے قدم تک مشابہت رکھتے تھے اور باعث وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا وہ زہر تھا جو پلایا تھا اونکی بیوی جعدہ بنت الاشعث نے کہتے ہیں کہ یہ حرکت بیجا اوسنے بہ سبب اغوا معاویہ کے کی تھی بعضے کہتے ہیں یہ یزید ابن معاویہ کے بہکانے سے زہر دیا تھا کیونکہ اوسنے اوس سے وعدہ نکاح کرنیکا کرلیا تھا چنانچہ اونکو زہر دیکر اوس سے کہا کہ مجھ سے نکاح کرلے یزید نے انکار کیا اور نکاح نہ کیا اور بروقت وفات کے حضرت امام حسنؑ یہ وصیت کر گئے تھے کہ میرے دادا رسول اللہ کے پاس مجھکو مدفون کرنا جب آپ فوت ہوگئے اوسوقت لوگوں نے چاہا کہ وہ وصیت بجالاویں لیکن چونکہ مروان ابن الحکم معاویہ کی طرف سے مدینہ کا والی تھا اوسنے منع کیا اور قریب تھا کہ بہ سبب منع ہونیکے درمیان بنی امیہ اور بنی ہاشم کے فتنہ برپا ہوتا۔ اسلئے عائشہ رضؓ نے ارشاد کیا کہ گھر میرا ہے میں اجازت نہیں دیتی اوسجائے دفن کرنیکی اسلئے بقیع میں آپکو مدفون کیا۔ جب معاویہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت امام حسن کا انتقال ہوا سجدہ شکر کا بجالایا اور خوش ہوا۔ فضایل حسن بہت ہیں از انجملہ جو حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے یہ ہے کہ نبی نے ارشاد کیا کہ حسنؑ اور حسینؑ یہ دو سردار ہیں جوانان اہل جنت کے اور باپ اونکا اون دونوں سے بہتر ہے۔ اور خاص امام حسنؑ کے حق میں یہ روایت ہے کہ پیغمبر خداؐ نے ارشاد کیا کہ حسن میرا بیٹا سردار ہے اور صلح کرائیگا خدا تعالیٰ بہ سبب اسکے درمیان دو گروہ مسلمانوں کے۔ اور روایت ہے کہ پیغمبر خدا کہیں کو تشریف لے جاتے تھے اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ کھیل رہے تھے آپنے گردن اپنی اون دونوں کے لئے دراز کرکے اون دونوں کو اوٹھا لیا اور فرمایا کہ کیا اچھی سواری ہے جو اونٹ ہے اون دونوں کا اور اچھے سوار ہیں۔

بیان خلفائے بنی اُمیہ کا

خلفائے بنی امیہ چودہ ہیں اول انمیں کا معاویہ بن ابی سفیان اور پچھلا خلیفہ مروان الجوزی ان خلفائے نے کچھ اوپر نوے برس کی سلطنت کی ہے جسکے تخمیناً ہزار مہینے ہوتے ہیں۔ قاضی جمال الدین بن واصل ابن اثیر سے نقل کرتا ہے کہ اوسنے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ جبکہ امام حسن علہ مدینہ کو کوفہ سے مراجعت کرکے تشریف لائے ایک شخص آپکو راہ میں ملا اور اوسنے یہ کلمہ جناب امام حسنؑ کو مخاطب کرکے کہا کہ اے کالانہ کرنیوالے مسلمانوں کے۔ آپنے یہ سنکر ارشاد کیا کہ مجھکو ملامت نہ کرو کیونکہ رسول اللہ نے اپنی خواب میں دیکھا ہے کہ بنی امیہ میں سے ایک ایک شخص بنبر خلافت پر چڑھیگا یہ آنحضرت کو بُرا معلوم ہوا اوسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :-

انا اعطیناک الکوثر ۝ وانا انزلناہ فی لیلۃ القدر ۝ وما ادراک ما لیلۃ القدر ۝ لیلۃ القدر ۝ خیر من الف شھر ۝

ترجمہ یہ ہے :- ہمنے عطا کیا تمکو اے محمدؐ حوض کوثر۔ اور اوتارا ہمنے اوس قرآن کو درمیان لیلۃ القدر کے اور ۔ جانتا ہے تو کہ کیا ہے لیلۃ القدر لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے

بیان اخبار خلافت معاویہ ابن ابی سفیان بن صخر بن حرب

خلفاء بنی امیہ چودہ ہیں اول انمیں کا معاویہ بن ابی سفیان ابن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کا والدہ اسکی ہندہ بیٹی عتبہ کی ہے اور بھائی اسکا عبد الرحمن ہے بیعت معاویہ کی اوسروز ہوئی جس روز حسنؑ کے حکم جمع ہوئے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں بعد شہید ہونے حضرت علیؑ کے بیعت کی گئی لیکن بیعت تامہ اوس روز لوگوں نے کی جسروز امام حسنؑ خلافت سے دست بردار ہوئے اور خلافت معاویہ کے سپرد کی جب سے معاویہ ہمیشہ خلیفہ رہا۔

اب شروع ہوا بیالیسواں اور تینتالیسواں سال ہجری نبوی کا

اسی سال میں عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بنی سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہ عمر مذکور ایک شخص اون تین شخصوں میں سے ہے جو ہجو کیا کرتے تھے رسول اللہ کی اور وہ عمرو بن العاص اور ابو سفیان بن حرب اور عبد اللہ بن الزبعری تھا اور تین ہی

شخص انکے مجیب بھی رسول اللہ ؐ کی طرف سے تھے وہ یہ ہیں :- حسان بن ثابت اور عبداللہ بن رواحہ - اور کعب بن مالک اور ملک مصر کا خراج عمرو معاویہ کیطرف سے کہانا بعد وضع تنخواہ لشکر اوسکے موافق اوس شرط کے جو معاویہ سے ہوگئی تھی بروقت متفق ہونیکے جنگ علی ؓ پر

اب شروع ہوا چوالیسواں سال ہجری نبویکا

بیان چار اکرنے معاویہ کا زیاد سے

اسی سال میں معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنے کنبے میں ملا لیا تھا حال یہ ہے کہ سمیہ ایک لونڈی تھی - حارث بن کلاہ ثقفی کی - اوسنے ایک غلام رومی مسمی عبید سے اوسکا نکاح کر دیا تھا اوس غلام سے سمیہ نے ایک بچہ جنا وہ زیاد تھا یہ شخص حقیقت میں اس روئے شروع اوس حارث کا غلام ہوا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ابوسفیان ہی ایام جاہلیت میں طرف طائف کے گیا تھا یہ جاکر ایک کلال کے گھر جو شراب بیچتا تھا اوترا اوس شراب فروش کو ابومریم کہتے تھے وہ مسلمان ہوگیا تھا بعد اسکے - ابوسفیان کو جب نشہ ہوا اوس سے عورت کی خواہش کی - ابومریم نے کہا کہ اگر چاہیئے تو سمیہ موجود ہے ابوسفیان نے کہا کہ اچھا اوسکو لاؤ - اگرچہ اوسکی چوچیاں بڑی ہیں اور پیٹ بڑا ہے - بہرتقدیر ابوسفیان نے اوس سے صحبت کی اوسکو حمل ہوگیا کہتے ہیں کہ اوس حمل سے زیاد پیدا ہوا اور جس سال میں کہ پیغمبر خدا نے ہجرت کی اوس سال میں وہ زیاد کو حمل تھی - مگر زیاد جب جوان ہوا تو فصیح اور بلیغ ہوا چنانچہ ایک روز زیاد مذکور مجلس عمر بن الخطاب ؓ میں درمیان اونکی خلافت کے حاضر ہوا تھا اوسوقت عمرو بن العاص نے بطور تعریف یہ کہا کہ اگر یہ لڑکا کسی قریش کی اولاد سے ہوتا تو تمام عرب کو ایک لاٹھی ہانکتا وہاں ابوسفیان بھی حاضر تھا - اوسنے حضرت علی ؓ ابن ابیطالب سے کہا کہ جس شخص کا یہ تخم ہے اوسکو میں جانتا ہوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ پھر کون مانع ہے اوسکو کنبے میں ملانے سے - ابوسفیان بولا کہ اصلع سے ڈرتا ہوں - مراد اوسکی اس لفظ سے عمر ؓ سے تھی اصلع اوسکو کہتے ہیں جسکی پیشانی کے سر پر بال نہ ہوں یعنے اسواسطے ڈرتا ہوں کہ ڈرہ سے میرا چہرہ نہ اڑا دے پھر جبکہ وہ قضیہ گذرا جس میں گواہوں کی گواہی مغیرہ پر بابت زنا کے طلب ہوئی اور حضرت عمر ؓ نے اونکے کوڑے مارے اور انمیں ابوبکر

بھائی زیاد کا مادر زاد بھی تھا اور زیاد نے گواہی صحیح نہ دی جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اوس روز سے مغیرہ نے زیاد سے بہت محبت اور دوستی کرنی شروع کی تھی۔ پھر جب حضرت علی کرم اللہ وجہ خلیفہ ہوئے تب آپ نے زیاد کو فارس پر متولی کیا اونکی ایام خلافت میں چین سے حکومت کرتا رہا مگر جبکہ حضرت امام حسن نے خلافت معاویہ کے سپرد کر دی تب زیاد نے معاویہ کی بیعت اختیار نہ کی اور بغاوت اختیار کر کے رک گیا اور معاویہ کو اس امر مہم کے پیش آنے سے یہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ زیاد کسی شخص کو بنی ہاشم میں سے ملا کر اپنے ہمراہ کر لے اور پھر لڑائی کرنی پڑے اور مغیرہ ابن شعبہ معاویہ کی طرف سے کوفہ کے والی تھے۔ جب یہ حال مغیرہ نے دیکھا وہ معاویہ کے پاس درمیان سنہ ۴۱ ہجری گیا۔ معاویہ نے اوسکے سامنے زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس میں بغی ہو بیٹھا ہے اطاعت نہیں مانتا مغیرہ نے کہا آپ مجھکو اجازت دیجئے میں جاکر اوسکو سمجھاؤں معاویہ نے حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکھوکہ ہمتے تمکو امن دی کچھ خوف نہ کرنا چنانچہ مغیرہ وہاں گیا کیونکہ اون دونوں میں دوستی کمال تھی اوسنے اوسکو اپنے ہمراہ معاویہ کے پاس لاکر بیعت کرا دی اور مغیرہ زیاد کا بہت اکرام و تعظیم کرتا تھا اوسروز سے جاوسنے زنا کی گواہی نہ دی تھی۔ پھر جبکہ یہ سال آیا تو معاویہ نے زیاد کو اپنے کعبہ میں ملا لیا اور لوگوں کو گواہی کے واسطے بلوایا اور ایک مجمع ہوا اور ابو مریم شراب فروش جسنے سمیہ کو ابی سفیان کے پاس حاضر کیا تھا درمیان طلب کے وہ بھی گواہی کے واسطے طلب ہوا اوسنے گواہی دی زیاد کا نسب ابی سفیان سے ہے اور کہا کہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ سمیہ کی فرج سے ابوسفیان کی منی ٹپکتی تھی۔ زیاد نے کہا کہ تجھکو گواہی کے واسطے بلایا ہے یا گالیاں دینے آیا ہے۔ بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب میں ملا لیا۔ یہ اول حادثہ ہے جس میں خلاف شرع کیا گیا ہے کیونکہ قول صحیح رسول اللہ کا اسطرح پر ہے کہ بیٹا واسطے عورت کے اور زانی کے واسطے پتھر ہے۔ یہ امر لوگوں پر گراں گذرا اور سب کو برا معلوم ہوا نہ صاحبی امیہ کو کیونکہ زیاد ایک غلام عبید روی کی اولاد سے صراحتاً تھا۔ اب وہ امیہ بن عبد الشمس کے نسب سے ہو گیا۔ چنانچہ عبد الرحمن ابن حکم بھائی مروان نے چند شعر بھی اس معاملہ میں کہے ہیں رجوکہ میرے تذکرہ شعرائے عرب میں لکھے ہیں۔ قول مترجم) پھر معاویہ نے زیاد کو بصرہ پر متصرف کر دیا اور خراسان اور سیستان بھی اوسکے مضافات میں کر دیئے۔ پھر سندھ اور مکران اور عمان یہ سب اوسکے متعلق ہو گئے۔ اسی سال میں

ام حبیبہ بنت ابی سفیان زوجہ مطہرہ رسول مقبول کی فوت ہوئیں۔

اب شروع ہوا سنہ ۵۸ ہجری نبوی کا

اِسی سال میں زیاد بصرہ کو گیا اور وہاں سلطنت کا خوب انتظام کیا اور سلطنت معاویہ کیواسطے مکمد کی اور تلوار سونتی اور گمان کرنیوالوں سے مواخذہ کیا اور شبہہ پر لوگوں کو سزائیں دیں پھر سب آدمی اوس سے ڈر گئے اور کہتے ہیں کہ مثل زیاد کے بعد حضرت علیؓ کے کسی نے اونکا سا خطبہ نہیں پڑھا اور جبکہ مغیرہ سنہ ۵۰ ہجری میں فوت ہوا یہ عامل معاویہ کیطرف سے کوفہ پر تھا۔ اوسوقت معاویہ نے زیاد کو کوفہ کا حاکم کردیا چنانچہ زیاد وہاں گیا اور بصرہ پر اپنا خلیفہ سمرہ ابن جندب کو کو نبا کر چھوڑ گیا یہ شخص بھی زیادہی کی خاصیت رکھتا تھا یعنی خونریزی اور قتل کرتا تھا۔ اور زیاد کا یہ دستور تھا کہ چھ مہینے کوفہ میں رہتا اور چھ مہینے بصرہ میں۔ یہ وہ شخص ہے جسنے اوّل اپنے آگے حربی اور علم لیجانے کی ترکیب نکالی اور پانسو آدمی اپنے محافظ مقرر کئے وہ ہمیشہ اوسکے مکان پر پڑے رہتے تھے کبھی الگ نہ ہوتے تھے اور معاویہ اور تمام اوسکے عمال دُعا کیا کرتے تھے عثمان ابن عفانؓ کے واسطے خطبہ میں برملا جہاں اور گالیاں دیا کرتے حضرت علیؓ کو بُرا کہتے تھے اور مغیرہ متولی کوفہ جب سب علیؓ کی معاویہ کی اطاعت سے کیا کرتا اوسوقت ایک شخص حجر معہ اپنے ہمراہیوں کے یہ کہدیا کرتا تھا کہ یہ لعنت تجھی پر ہوگی مغیرہ نے مدت تک اوسکی برداشت کی مغیرہ اوسے تجاوز کر جاتا تھا۔ جب زیاد وہاں کا والی ہوا اوسنے حضرت عثمانؓ کے واسطے دُعا کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر سب اور تبرا کیا اور اون لوگوں کا پیشوا وہ تھا کہ حضرت علیؓ کا نام علیؓ نہ کہتے تھے بلکہ ابوتراب کہا کرتے تھے اور حقیقت میں یہ کنیت حضرت علیؓ کو بہت پسند تھی کیونکہ یہ کنیت حضرت علیؓ کی پیغمبر خدا نے مقرر کی تھی۔ اسوقت حجر رافق اپنی عادت قدیمہ کے اوٹھکر حضرت علیؓ پر ثنا کرنے لگا۔ زیاد یہ سنتے اس گفتگو کو ناپسند کیا اوسکو پکڑکر قید کیا اور بیڑیاں لوہے کی اور زنجیر لوہے کی پہنائی اور تیرہ آدمی اور اوسکے ہمراہ گرفتار ہوئے ان سب کو زیاد نے معاویہ کے پاس پکڑکر بھیجدیا چھ آدمیوں نے اونمیں سے اونکے کہنے والوں نے جان بخشی کروالی اور آٹھ گرفتار رہے۔ اون مقیدین کو معاویہ نے واسطے گردن کشی اور قتل کے ایک گانوں سی عذرا میں بھیجدیا (یہ ایک گانوں دمشق سے ہے) کہتے ہیں

کہ یہ شخص حجر بڑا دیندار اور نمازی تھا باوجودیکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے حجر کی جان بخشی کی واسطے ایک قاصد معاویہ کے پاس بھیجا تھا مگر وہ بعد مقتول ہونے حجر کے پہنچا۔ قاضی جمال الدین بن واصل کہتا ہے۔ اور ابن الجوزی بھی باسناد صحیح متصل حسن بصریؒ سے روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ چار خصلتیں معاویہ میں ایسی تھیں کہ اگر ان میں ایک بھی ہوتی تب بھی خلق اللہ کو ہلاک کرتی وہ یہ کہ خلافت اوسنے تلوار سے لی۔ باوجود مشورت اور صلاح کے اور حالانکہ اور صحابہ اور صاحب فضیلت موجود تھے۔ اور خلیفہ کیا اوسنے اپنے بیٹے یزید کو۔ اور وہ دائم الخمر اور نشہ باز تھا۔ اور حریر پہنتا تھا۔ ڈہول طنبور وغیرہ بجواتا تھا۔ اور زیاد کو اپنے نسب میں ملا لیا تھا۔ حالانکہ یہ بات صریح خلاف شرع اوسنے کی تھی کیونکہ رسول اللہ صعم نے ارشاد کیا۔ الولد للفراش و للزانی الحجر۔ یعنی بیٹا زانیہ کا ہے اور زانی کو پتھر ہے۔ اور قتل کیا معاویہ نے حجر ابن عدی اور اوسکے ہمراہیوں کو افسوس ہے حجر کا اور اوسکے اصحاب جو مقتول ہوئے روایت ہے شافعی سے وہ نسبت کرتے ہیں اس روایت کی طرف ربیع کی کہ بیچ چار شخصوں کی گواہی صحابہ میں سے نامقبول جانتا ہے وہ یہ ہیں معاویہ اور عمرو بن العاص۔ اور مغیرہ۔ اور زیاد۔ اسی سال میں یعنی ۵۸ھ ہجری میں عبدالرحمن بن خالد بن ولید فوت ہوئے اور اہل شام سب اوسکی طرف میلان رکھتے تھے معاویہ نے ایک نصرانی مسمی آثال کے ہاتھ زہر کھلوا کر اوسکو مروا ڈالا۔

اب شروع ہوا ۴۶ھ اور ۴۷ھ ہجری نبوی صعم

اس سال قیس بن عاصم بن خالد بن منقر فوت ہوا اسلئے منسوب کیا جاتا ہے طرف منقری کے کہ یہ شخص نبی صعم کے پاس قاصد بنی تمیم کا ہوکر آیا تھا اور مسلمان ہوگیا تھا کہتے ہیں کہ یہ قیس مذکور بہت سے اخلاق پسندیدہ سے متصف تھا۔

اب شروع ہوا ۴۸ھ ہجری نبوی کا
بیان جنگ قسطنطنیہ کا

درمیان اسی سال کے یعنی ۴۸ھ ہجری میں معاویہ نے لشکر کثیر قسطنطنیہ پر ہمراہ سفیان بن عوف کے

روانہ کیا اونہوں نے وہاں جاکر بلاد روم میں کہلبلی ڈالدی اور قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اس لشکر میں ابن عباس۔ اور عمرو بن زبیر اور ابوایوب انصاری بھی تھے۔ ابوایوب انصاری تو دربار خلافت حصار ہی کے فوت ہوئے اور قسطنطنیہ کی چار دیواری کے پاس مدفون ہوئے یہ صحابی پیغمبر خدا کے جنگ بدر اور جنگ احد اور ہمراہ علی مرتضیٰ کے جنگ صفین میں اور ماسوا اسکے اور لڑائیوں میں شامل ہو چکے تھے

اب شروع ہوا سنہ ۴۹ ہجری

اس سال میں بلدہ قیروان کی بناڈالی گئی اور سنہ ۵۵ ہجری میں طیار ہو چکا تھا حال اوسکا یہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو افریقیہ پر والی کیا تھا یہ صحابی صالحین میں سے ہے جب یہ افریقیہ پر گئے اونہوں نے باشندگان افریقیہ کو قتل کیا کیونکہ اون لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب وہاں سے لشکر چلا جاتا پھر مرتد ہو جایا کرتے تھے۔ اور وہاں کے حاکموں کی رہنے کی جائے نزویلہ۔ اور برقہ تھی۔ عقبہ کی رائے میں یہ آیا کہ اسجائے ایک شہر واسطے رہنے لشکر کے بنایا چاہیئے۔ اسلئے اونہوں نے موضع قیروان اختیار کیا اوس گانوؤں میں کھجوروں وغیرہ کے درخت بہت انبوہ دار تھے اونہوں نے سب کٹوا کر ایک شہر بنایا وہ شہر قیروان ہے اور اسی سنہ میں دحیۃ الکلبی نے پینے دحیہ بن فروہ بن فضالہ جو منسوب ہے طرف کلب بن وبرہ کی وفات پائی یہ صحابی جنگ بدر میں حاضر نہ تھا۔ فرمایا ہے نبی ؐ نے کہ جبرئیل صورت میں مشابہ دحیۃ الکلبی کے آتا ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۵۱ ہجری نبوی

اس سال میں سعید بن زید جو ایک صحابی عشرہ مبشرہ میں سے ہے فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۵۲ اور سنہ ۵۳ ہجری نبوی

اس سال میں زیاد بن ابیہ درمیان ماہ رمضان کے بسبب خارش کے جو اوس کی اوجھلی میں ہو گئی تھی فوت ہوئے اور پیدائش انکی سال تین ہجری میں ہوئی تھی۔

اب شروع ہوا سنہ ۵۴ اور سنہ ۵۵ اور سنہ ۵۶ ہجری نبوی کا

اس سال میں معاویہ نے سعید ابن عثمان ابن عفان ؓ کو خراسان پر حاکم کیا اونہوں نے نہر جیحون

کہود کر سمرقند اور صغد تک پہنچائی اور کفار کو شکست دیکر ترمذ تک گئے اور اوسکو صلح کرکے فتح کیا وہ لوگ جو اوس جنگ میں اونکے ہمراہ مقتول ہوئے اونمیں سے قثم ابن عباس بھی ہیں یہ بھی سمرقند کے پاس مدفون ہوئے اور اونکے بھائی عبداللہ بن العباس طالقان میں شہید ہوئے تھے اور فضل شام میں اور عبید افریقیہ میں۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ نہیں دیکھی گئیں قبریں بھائیوں کی اتنی دور جتنی اور فاضلہ پر ان بھائیوں کے ہیں یعنی حضرت عباسؓ کے بیٹوں کی۔ اسی سال میں معاویہ نے لوگوں سے بیعت اپنے بیٹے یزید کی کروائی اور اپنا ولیعہد کیا اور کہا کہ میرے پیچھے یہ خلیفہ ہے۔ چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی۔ چونکہ مروان ابن الحکم معاویہ کی طرف سے مدینہ پر متولی تھا اوسنے چاہا کہ یزید کی بیعت مدینہ کے باشندوں سے کروائوں حضرت امام حسینؑ نے بیعت منظور نہ کی۔ اور عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن زبیر نے بھی بیعت اختیار نہ کی اونکے رکنے سے اور لوگ بھی رک گئے آخرکار معاویہ خود بذات خود ایک ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر حجاز میں آیا اور جناب عائشہ صدیقہؓ سے اس امر میں گفتگو رہی لیکن انجام کار کو معاویہ نے یزید کی بیعت سب سے قبول کروائی۔ الا ان شخصوں نے جنکا نام تمام اوپر مذکور ہوا بیعت نہ مانی روایت کیا گیا کہ معاویہ نے اپنے بیٹے یزید سے ایک روز کہا کہ اے بیٹے میں نے سب امورات کا بندوبست کر دیا ہے کوئی امر چھوڑا نہیں اور کوئی شخص ایسا نہیں رہا جسنے تیری بیعت نہ کی ہو مگر اون چار شخصوں نے بیعت نہیں کی یہ بات سن رکھ کہ عبدالرحمن بڑا آدمی ہے اوس سے ڈرتے رہنا۔ آج اور آجکے کل۔ اور ابن عمر ایک شخص ہے پارسا۔ اور حسین علیہ قریبی ہے اگر تو اوسپر فتح پاوے اور وہ تیرے ہاتھ کہیں لگ جاوے تو اوس سے درگذر کرنا اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتھ لگے تو اوسکے ٹکڑے ٹکڑے ضرور

اب شروع ہوا ۵۷ھ اور ۵۸ھ ہجری نبوی

درمیان اسی سال کے امیرالمومنین عائشہ صدیقہ رضؓ بنت ابوبکر زوجہ مطہرہ رسول خداؐ کے عالم بقا کو نہضت فرما ہوئیں۔ اور برادر اونکا عبدالرحمن بن ابی بکر اسی سال میں رحلت ہوا۔

اب شروع ہوا ۵۹ھ ہجری نبوی

اِس سال میں سعید ابن العاص بن امیہ نے رحلت فرمائی یہ شخص اوّل سال ہجری میں پیدا ہوا تھا اور اِسکے والد عاص بن سعید نے بروز جنگ بدر ایک کافر مارا تھا۔ اور یہ شخص سعید بن امیہ میں بہت سخی تھا۔ اور اِسی سال میں حُطَیئہ جسکا نام جرول ابن مالک تھا فوت ہوئے حطیئہ اونکو بسبب اِسکے کہ قد اونکا چھوٹا تھا کہا کرتے تھے اوّل یہ شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہوگیا اور پھر مسلمان ہوا اور اِسی سال میں ابوہریرہؓ فوت ہوئے اِس صحابی کے نسب اور اسم میں اختلاف ہے یہ اون لوگوں میں سے ہے جو ہمیشہ رسول اللہ کی خدمت میں رہا کرتے تھے اِس صحابی سے روایتیں بہت کی گئی ہیں چنانچہ اِسیواسطے بعض آدمیوں نے اِسکو تہمت تکذیب کی کی ہے بسبب کثرت روایات کے اور اکثر لوگ اوس کی روایات کو صحیح کہتے ہیں اوس میں کچھ شک نہیں لاتے۔

اب شروع ہوا سنہ ۶۰ ہجری نبوی ص کا

بیان وفات معاویہ کا

واضح ہو کہ درمیان اِسی سال کے ماہ رجب میں معاویہ بن ابی سفیان فوت ہوئے اور اونتیس ۲۹ برس تین مہینے ستائیس دن خلافت کرتا رہا اوس روز سے کہ خلافت اوسکے سپرد ہوئی اور حسنؓ بن علیؓ نے بیعت کی عمر اوسکی پچھتر ۷۵ برس کی ہوئی بعضے کہتے ہیں ستر برس کی اور کوئی کچھ اور کہتا ہے۔ جب معاویہ فوت ہوچکا اوسوقت ضحاک منبر پر آکر چڑہا اور اپنے ہاتھ میں دونوں کفن معاویہ کے لے رہا تھا پہلے معاویہ پر نماز کی اور لوگوں کو تبلایا کہ معاویہ مرگیا اور یہ دونوں کفن اوسکے ہیں پھر ضحاک نے اوسکی نماز پڑہی اور یزید موجود نہ تھا یہ ایک گانوں میں تھا جسکو حوارین کہتے ہیں مضافات حمص سے لوگوں نے لکھہ کر اوسکو بلایا چنانچہ یزید بعد دفن معاویہ کے آیا اور اوسکی قبر پر نماز پڑہی۔

بیان حالات و عادات معاویہ

واضح ہو کہ معاویہ اپنے باپ کے ہمراہ بروز فتح مکہ مسلمان ہوا تھا اِس سے پیغمبر خدا کتابت کا کام لیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے ایام خلافت میں اِسکو شام کا عامل کردیا تھا چنانچہ چار برس اِن کے سامنے حاکم رہا اور حضرت عثمانؓ نے اپنی تمام مدت خلافت میں اوسکو قایم رکھا چنانچہ بارہ ۱۲ برس اِنکی ایام

خلافت میں سرداری کرتا رہا اور چار برس تک حضرت علیؓ سے لڑکر شام پر مغلب رہا۔ بہر تقدیر چالیس برس ملک شام کی سلطنت اوسنے کی اور خلق کا یہ حال ہے کہ حلیم اور استوار اور تیز فہم اور سیاست ملک جانتا تھا اور حلم اوسکا غصہ پر اوسکے غالب تھا اور سخاوت بھی بہت کرتا تھا اقرباؤں کے ساتھ سلوک کرتا تھا کٹہر بھی نہ ہوتا تھا۔ ایک حکایت اوسکے حلم کی تاریخ قاضی جمال الدین بن واصل سے منقول ہے وہ یہ ہے۔ کہ اروی بنت حارث بن عبد المطلب بن ہاشم ایک روز معاویہ کے پاس تشریف لائیں اور یہ بڑھیا کبر سن تھی اسکو دیکھکر معاویہ نے کہا مرحبا اے خالہ آپ کیسی طرح پر ہیں اوسنے کہا کہ اے بھانجے اچھی ہوں پھر اوس بیوی نے یہ کہا کہ معاویہ تو نے کفران نعمت کی اور اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ تو نے بہت برائی کی اور اوسکی صحبت کو فراموش کیا اور اپنا نام تو نے وہ رکھا کہ تجھکو زیبا نہ تھا اور غاصب حق غیر ہوگیا۔ اور ہم تمام اہل بیت کے سب آدمیوں سے بہت رنج اور مشقت اٹھا چکی ہیں یہانتک کہ انتقال فرمایا نبی صلعم نے اوسکی سعی کے ہم شکر گذار ہیں اور رتبہ اوسکا بلند ہوا۔ پھر ہم پر بعد انتقال آنحضرت کے تیم اور عدی اور امیہ آکودے ہمنے اپنا حق چھوڑ دیا اور تم والی ہوگئے ہمپر اور حالانکہ ہم تم ہیں بمنزلہ بنی اسرائیل کے آل فرعون ہیں۔ اور علیؓ ابن ابیطالب بعد ہمارے نبی کے بمنزلہ ہارون کے تھا موسیٰؑ سے عمرو بن العاص بولا کہ چپ رہ اے بڑھیا گمراہ تیری عقل جاتی رہی ہم سے نہ بول اوس نیکبخت بیوی نے فرمایا کہ باغیہ کے بچے تو ہی کلام کرتا ہے تیری ماں مکہ میں بغاوت و شقاوت کتنا کچھ کر چکی ہے جسنے چاہا اوس سے بغل گرم کی چنانچہ تیرے نسب کا دعوے پانچ شخصوں نے قریش میں سے کیا تھا اور اس امر کا سوال تیری ماں سے کیا گیا اوسنے کہا کہ پانچوں نے مجھ سے صحبت کی ہے پھر تیری صورت دیکھی گئی کہ کس کے مشابہ ہے جس میں ملتے ہو اوس کے نسب سے اوسکو قرار دو۔ پس غالب ہوئی تجھپر مشابہت عاص بن وائل کی اوسکے نسب میں تجھکو ملا لیا معاویہ بولا کہ خیر جانے دو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلوٰۃ۔ اب آپ اپنی حاجت فرمائیے اوس بڑھیا نے کہا کہ دو ہزار دینار چاہتی ہوں میں اپنی کھجوروں کے واسطے پانی خریدوں گی جو فقراء الحارث بن عبد المطلب کی زمین میں ہیں اور دو ہزار دینار اور تاکہ فقرا بنی الحارث کا نکاح کردوں اور دو ہزار واسطے مددگاری شدت اور تکلیف زمانہ کے معاویہ نے چھ ہزار دینار دلوا دیئے اوسنے لے لئے اور چلی گئی۔ معاویہ نے اول یہ بات نکالی کہ اپنی زندگی میں یزید سے لوگوں کی بیعت کروائی۔ اور دو

فرسخ پر نشان مقرر کئے۔ اور حجری مسجد میں اول اسنے بنوائی ہیں۔ اور خطبہ بھی بیٹھکر اوسنے پڑھا موافق قول بعضے کے اور عبداللہ بن جعفر ابن ابی طالب انمیں سے ہے کہ جایز جانتا ہے سماع اوتار کا اور سننا غنا کا۔ اور وہ دیکھتے رہتے تھے اہل یمن کو اور معاویہ برا جانتا تھا یہ چنانچہ ایک روز ابن جعفر معاویہ کے پاس آئے اور ہمراہ اونکے مسمی بدیح ڈوم تھا ابن جعفر نے بدیح کو کہا گہ گاؤ اوسنے وہ شعر گایا جو معاویہ کو پسند تھا وہ یہ ہے:-

یا لبنی اوقدی النار ان من تهوین قد جارا ۔ ربنا ربت اومقها ۔ نعضهم لهند والعارا
ولحاظی فاحجها ۔ عاقدی للحضر زنارا ۔ یہ شعر سنکر معاویہ بہت خوش ہوئے اور پیر زمین پر مارنے لگے ابوجعفر نے کہا کہ اے امیر المومنین بس کیجئے اتنا خوش نہ ہوجیئے معاویہ نے کہا کہ اے ابوجعفر کہ ان الکریم یطرب یہ ایک مثل ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ سخی لوگ خوش ہی ہوا کرتے ہیں

بیان اخبار خلافت یزید ابن معاویہ کا

واضح ہو کہ یزید ابن معاویہ خلیفہ ثانی ہے خلفائے بنی امیہ سے اور اوسکی والدہ کا نام میسون بنت مجدل کلبیہ ہے۔ جب اوسکا باپ مرگیا اوسکے خلافت کے بعد لوگوں نے بیعت کی درمیان ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری کے جب یزید خلیفہ ہوچکا اوسوقت اپنے عامل مدینہ کو یہ کہلا بھیجا کہ حسین رض ابن علی رض اور عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر رض سے کہو کہ میری بیعت منظور کریں۔ ابن عمر نے یہ جواب دیا کہ اگر اور لوگ یزید کی بیعت کرلینگے اوسوقت کیا مضایقہ ہے میں بھی کرلونگا۔ اور امام حسین رض اور ابن زبیر یہ دونوں مکہ کو چلے گئے اور بیعت منظور نہ کی۔ مدینہ کے حاکم نے ایک لشکر ہمراہ عمرو بن زبیر کے جو عبداللہ کا بھائی تھا روانہ کیا کیونکہ وہ اپنے بھائی عبداللہ ابن زبیر کا دشمن جان تھا اور یہ کہا کہ عبداللہ سے مکہ میں جاکر لڑو اور عبداللہ کو فتح ہوئی اور اوسنے تمام جمعیت آدمیونکی جو اوسکے ساتھ تھی سب بگاڑ دی اور اپنے بھائی عمرو کو پکڑ کر قید کیا یہانتک کہ وہ اوسی قید میں مرگیا۔

بیان تشریف لے جانے جناب امام حسین ع کا کوفہ کو

اس سال میں اہل کوفہ کے مکاتبات اور خطوط یاں مضمون کہ آپ یہاں تشریف لائیے ہم آپ سے

بیعت کرینگے حضرت امام حسینؓ کے پاس آنے شروع ہوئے اون ایام میں نعمان ابن بشیر انصاری کوفہ کا عامل تھا حضرت امام حسینؓ نے درمیان کوفہ کے اپنے چچا کے بیٹے مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو بھیجا تاکہ لوگوں سے بیعت لیں چنانچہ بروقت تشریف لے جانے حضرت مسلم بن عقیل کی آپکے ہاتھ پر جناب امام حسینؓ سے تینتیس ہزار آدمیوں نے بیعت کی بعضے اٹھائیس ہزار بیان کرتے ہیں یہ بات یزید کو بہت ناگوار گذری اور نعمان ابن بشیر کی سر انتظامی جانکر انکو معزول کیا اور بجائے اوسکی عبداللہ ابن زیاد کو کوفہ کا والی مقرر کیا۔ یہ شخص پہلے اس سے بصرہ کا حاکم تھا پس کوفہ میں آیا اور دیکھا کہ لوگ بیعت حضرت امام حسینؓ کی مسلم ابن عقیل رضؓ کے ہاتھ پر کرتے ہیں لوگوں کو اسنے ڈرایا اور فریب دینا شروع کیا اور سب کو یزید مذکور کی اطاعت پر برانگیختہ کیا لیکن کچھ فایدہ نہ ہوا اور حضرت مسلم جسطرح پر کہ اپنے کار میں مصروف تھے اوسیطرح رہے وہ لوگ جو حضرت امام حسینؓ کی بیعت پر راضی ہو گئے تھے ہمراہ مسلم ابن عقیل کے عبیداللہ ابن زیاد کی گھر پر چڑھ گئے اور اوسکو محاصرہ کر لیا اوسوقت عبیداللہ کے ہمراہ کل تینتیس آدمی تھے درمیان اوس محل کے پھر عبیداللہ نے حکم دیا کہ تم سب لوگ اپنے گھر کو چلے جاؤ اور جو اطاعت کریگا اوسپر انعام ہوگا اور جو نہ مانیگا اوسپر سزا نازل ہوگی سب چلے گئے یہانتک نوبت پہنچی کہ ہر ایک کی ماں بہن نے آکر کہا کہ تو چل اور آدمی بہت ہیں لڑلینگے چنانچہ ہر ایک شخص یہ کہتا تھا کہ لوگ صاحب ہم تو جاتے ہیں ایک ہمارا نہ ہونا کچھ ضرر نہیں کرتا سب آدمی مسلمؓ کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے اور حضرت مسلم کے ہمراہ سوا ۳۰۰ آدمیوں کے اور کوئی نہ رہا اوسوقت حضرت مسلمؓ بھاگ کر چھپ گئے اوسوقت منادی کرنیوالے نے ابن زیاد کی طرف سے یہ منادی کی کہ جو کوئی مسلمؓ کو پکڑ کر لاوے اوسکو انعام موافق اوسکی دیت کے دیا جائیگا چنانچہ مسلم گرفتار کر کے حاضر کئے گئے جبکہ حضرت مسلمؓ سامنے عبیداللہ کے حاضر ہوئے اوس کمبخت نے اونکو اور حضرت امام حسین علیہ اور حضرت علی رضؓ کو گالیاں دیں اور اوسوقت اونکا سر اڑا دیا اور لاشہ اونکا محل سے نیچے پھینکوا دیا۔ پھر ہانی ابن عروہ حاضر کیا گیا یہ شخص بھی جناب امام حسینؓ کی طرف سے بیعت لوگوں سے کرواتا تھا اوسکو بھی مار ڈالا اور دونوں کے سر کٹوا کر یزید بن معاویہ کے پاس بھیجدیئے حضرت مسلم بن عقیل آٹھویں تاریخ ذالحجہ سنہ ۶۰ ہجری کو شہید ہوئے۔ اور ادھر حضرت امام حسینؓ نے مکہ سے عراق کیطرف کوچ فرمایا اوسجائے عبداللہ ابن عباس آپ کے تشریف لیجانے کو عراق کیطرف برا جانتے تھے چنانچہ حضرت امام حسین علیہ سے کہا کہ اے چچا کے بیٹے

آپ تشریف عراق کو لیجاتے ہیں اور مجھکو خوف آتا ہے کیونکہ وہ لوگ اہل غدر ہیں تم اسی جائے تشریف رکھو کیونکہ تم سردار اہل حجاز کے ہو اور جو آپکا سفر کرنا منظور ہے تو یمن کو تشریف لیجایئے کیونکہ اوسجا شیخان علی ہیں اور چند قلعے اور گھاٹیاں بچاؤ کی ہیں۔ حضرت امام حسینؑ نے ارشاد کیا کہ اے چچا کے بیٹے میں جانتا ہوں قسم ہے خدا تو بیشک ناصح مشفق ہے لیکن اب تو میں قصد کر چکا جب آپنے نہ مانا ابن عباس وہاں سے چلے آئے اور آپنے مکہ سے یوم الترویہ سنہ ۶۰ ہجری میں خروج کیا اور حضرت امام حسینؑ کے ہمراہ بہت لوگ عرب کے جمع ہو گئے جسوقت آپکو یہ خبر پہنچی کہ میرے چچا کے بیٹے مسلم بن عقیل رضؓ شہید ہوئے اور لوگ اونکے ہمراہ نہ ہوئے سب الگ ہو گئے یہ خبر حضرت امام حسینؑ نے اپنے ہمراہیوں سے کی اور فرمایا کہ جو شخص اسوقت جانا چاہتا ہو چلا جائے جسکو جان دینی میرے ساتھ منظور ہو ساتھ رہے یہ سنتے سے سب لوگ تتر بتر ہو گئے جب حضرت امام حسینؑ اوس مکان پر پہنچے جسکو سرلف کہتے ہیں اوسجائے حضرت کو حُر سپہ سالار عبیداللہ ابن زیاد کا دو ہزار سوار ہمراہ لئے ہوئے ملا اور حضرت امام حسینؑ کے مقابلہ میں آکر ٹھہرا دوپہر کے وقت حضرت امام حسینؑ نے ارشاد کیا کہ میں فقط تمہارے خطوط پر عمل کر کے آیا ہوں اگر تم کہو اسجائے سے چلا جاؤں۔ سپہ سالار ابن زیاد نے کہا کہ ہمکو چھوڑ دینے کا حکم نہیں ہے ہم آپکو کوفہ میں سامنے عبیداللہ بن زیاد کے لیجائینگے حضرت امام حسین علہ نے کہا کہ پھر اس سے تو مرنا بہتر ہے یہی گفتگو ہی کہ حضرت امام حسینؑ حُر کے ہمراہ چلے۔

اب شروع ہوا سنہ ۶۱ ہجری نبوی صؐ کا

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام کا

جبکہ جناب امام حسینؑ ہمراہ حُر کے تشریف لیے چلے تو اسی اثنا میں ایک نامہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس سے بنام حُر کے اس مضمون کا آیا کہ امام حسینؑ کو مع اونکے ہمراہیوں کے کسی ایسے جنگل میں اُتارنا جہاں پانی نہ ہو چنانچہ ایک موضع معروف کربلا میں آپکا اُتارا یہ دن جمعرات کا دوسری تاریخ محرم سنہ ۶۱ ہجری کی تھی اور صبح کو عمر بن سعد بن ابی وقاص نے چار ہزار سوار بھیجے ہوئے ابن زیاد کے واسطے جنگ امام حسینؑ کے کو فہ سے لیکر آیا حضرت امام حسینؑ نے ارشاد کیا کہ یہ چند باتیں ہیں جو تم انمیں سے کہو وہ میں کروں اگر کہو تو جہاں سے میں آیا ہوں چلا جاؤں۔ اور یا بزید ابن معاویہ پر سامان کر کے جاؤں۔ اور

جو ہو سکے تو کسی گہاٹی پہاڑ کے پاس چلا جاؤں۔ عمر نے یہ سب حال ابن زیاد کو لکھ بھیجا اور لکھا کہ ایک بات اس میں سے امام حسینؑ کو کہو اور جواب دو یہ دیکھکر ابن زیاد کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ کچھ نہیں منظور اور شمر بن ذی الجوشن کی زبانی عمر بن سعد کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ یا تو امام حسینؑ کو جنگ کر کے قتل کر اور گھوڑوں سے انکا لاشہ روندانا چاہیئے اور اگر یہ نہیں مانتا تو تجھکو معزول کرتا ہوں اور سردار لشکر کا شمر مقرر ہوا۔ عمر بن سعد نے کہا کہ میں لڑتا ہوں مجھکو لڑنے سے انکار نہیں۔ اسنے بارادہ جنگ شام کے وقت جمعرات کے روز نویں محرم سنہ ۶۱ ہجری میں خروج کیا اور حضرت امام حسینؑ اپنے ڈیرہ کے سامنے بعد نماز عصر کے بیٹھے تھے۔ جب آپکے قریب لشکر آگیا اوسوقت اپنے بھائی عباس کی زبانی کہلا بھیجا کہ ہمکو کل صبح تک مہلت دو اور مجھکو منظور جو نماز پسند ہے اونہوں نے بھی مان لیا۔ حضرت امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو ارشاد کیا کہ میری نماز اذن دیا تم آجکی رات چلے جاؤ جہاں چاہو اپنے شہروں کو پھر جاؤ۔ آپکے بھائی عباس بولے کہ یہ ہمکو منظور نہیں کہ آپکے بعد ہم جیتے رہیں یہ ہمکو خدا نہ دکھلائے یہی آپکے بھائیوں اور بھتیجوں اور عبداللہ ابن جعفر کے بیٹوں نے کہا۔ اور حضرت امام حسینؑ اور تمام انکے اصحاب تمام رات پڑھتے اور دعائیں کرتے رہے۔ جب صبح ہوئی عمر بن سعد اپنے یارونکو لیکر سوار ہوا یہ روز عاشورا تھا اسی سن مذکور کا۔ اور حضرت امام حسینؑ نے بھی اپنے اصحاب اور رفقا کو جو بتیس ۳۲ سوار اور چالیس ۴۰ پیادہ تھے آمادہ کیا۔ فرقہ باغیہ نے جناب امام حسینؑ پر حملہ کیا اور لڑائی ظہر کے وقت تک رہی اوسوقت امام حسینؑ اور آپکے اصحاب صلوٰۃ خوف ادا کر کے پھر جنگ میں مصروف ہوئے مگر امام حسینؑ کو پیاس کا بہت غلبہ ہوا ہر چند کہ واسطے پانی پینے کے آگے بڑھے لیکن اونپر پھر تیر بارانی شروع ہوئی چنانچہ ایک تیر آپکے منہ پر لگا اور شمر نے پکار کر کہا کہ کیا ہو گیا اے لوگو تم کو کیا سوچ رہے ہو اہل بیت کو قتل کرتے ہو۔ چنانچہ زرعہ بن شریک نے آپکے ایک تلوار ہتھیلیوں پر ماری۔ دوسرے نے گردن پر ماری اور سنان بن انس نخعی نے ایک نیزہ آپکے مارا اوسوقت جناب امام حسینؑ زمین پر گر پڑے شمر نے اوتر کر آپکو ذبح کیا اور سر مبارک آپکا کاٹ لیا کہتے ہیں کہ آپ کا سر شمر نے کاٹا اور عمر ابن سعد سے جاکر کہا عمر ابن سعد نے ایک جماعت منافقین کو حکم دیا کہ حضرت امام حسینؑ کی چھاتی پر گھوڑے دوڑاؤ چنانچہ کچلے اور چھاتی گھوڑوں سے کچلوائی پھر وہ سر اور عورتیں اور بچے پکڑ کر عبیداللہ ابن زیاد کے پاس روانہ کئے حضرت امام حسینؑ کا سر دیکھکر ابن زیاد نے ایک

چھڑی اوس مردود نے آپکے منہہ پر ماری۔ زید ابن ارقم جو وہاں حاضر تھا اوسنے کہا اوٹھا لے اس چھڑی کو قسم ہے خدا اپنے پیغمبر خدا کے دونوں ہونٹہہ ان دونوں ہونٹوں پر دیکھے ہیں یہ کہکر وہ رو پڑا۔ روایت کی گئی ہے جناب امیرالمومنین امام حسینؓ کے ہمراہ چار شخص اولاد علیؓ کے یعنی آپ کے بھائی شہید ہوئے وہ یہ ہیں عباس اور جعفر۔ محمد۔ ابوبکر اور اولاد حسینؓ سے بھی چار۔ اور چند شخص اولاد عبیداللہ بن جعفر سے شہید اور چند اولاد عقیل سے۔ پھر زیاد ملعون نے وہ سر مبارک اور عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر کے یزید کے پاس بھیجدیئے۔ یزید نے حضرت امام حسینؓ کا سر اپنے سامنے رکھا اور عورتوں اور بچوں کو بلوا کر حاضر کیا۔ اور نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ انکو روانہ کردو اور چند شخص اپنے محافظ اونکے ہمراہ کردیئے کہ وہ مدینہ میں اونکو پہنچا آویں چنانچہ وہ عورتیں مدینہ کو روانہ ہوئیں جب وہ اہل و عیال حضرت امام حسینؓ کے مدینہ میں پہنچے بنی ہاشم کی عورتیں روتی پیٹتی اونسے ملیں اور خاصکر لڑکے عقیل بن ابی طالب کے بہت روتے تھے اور وہ بچے یہ کہتے تھے۔ کہ کیا کہوگے تم اگر پوچھیں گے نبیؐ کہ کیا کیا تمنے اور حالانکہ تم اخیر امت کے لوگ تھے میری اولاد کے ساتھ اور میرے اہل سے کیا سلوک کیا بعد میرے اون میں سے بعض تو قید ہیں بعضے پچھڑے پڑے ہیں خون میں لتھڑے ہوئے رسول اللہؐ فرماوینگے کہ یہی جزا میرے نصیحت کرنے کی تھی کہ میرے اہل بیت سے یہ سلوک کیا یہ اشعار جنکا ترجمہ یہ ہے تذکرہ میں لکھہ چکا ہوں۔ حضرت امام حسین کے سر میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ مدینہ کو بھجوادیا اور اونکی والدہ فاطمہؓ کے پاس دفن کیا گیا۔ اور بعض کہتے ہیں فرادیس کے پاس مدفون ہوا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ خلفائے مصر نے عسقلان سے قاہرہ کیطرف لیجاکر وہاں دفن کیا اور اوسکے واسطے مشہد بنا جو مشہور بنام مشہد حسینؓ ہے اسیطرح پر آپکی عمر میں بھی اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ پچپن ۵۵ برس چند مہینے کی عمر تھی۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ نے پچیس حج پیروں سے چلکر کئے ہیں اور ایک رات اور ایک دن میں ایکہزار رکعت پڑہتے تھے۔ اور عبداللہ ابن زبیر ہمیشہ مکہ میں رہا وہ اطاعت یزید بن معاویہ میں داخل ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۶۲ اور سنہ ۶۳ ہجری نبوی کا

اس سال میں اہل مدینہ نے متفق ہوکر یزید کی بیعت چھوڑ دی اور اونکے نائب عثمان بن محمد

بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا یہ حال سُنکر یزید نے لشکر ہمراہ مسلم بن عقبہ کے روانہ کیا۔ اور اوسکو حکم دیا کہ اہل مدینہ سے لڑنا جب فتح ہو جاوے اوسوقت لشکر میں حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل عام ہو اور جو مال جسکے ہاتھ آوے لشکری آدمی لوٹ لیویں اور بعد تین روز کے اِسطرح سے اقرار کروانا کہ ہم غلام اور تابعدار یزید کے ہیں۔ یا اقرار کرواکے بیعت کروانا اور مدینہ سے فراغت پاکر مکہ کو جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار شام کے لیکر مدینہ پر حرہ کیطرف آکر پڑا اور اہل مدینہ کے مہاجرین اور انصار اوس سے لڑے اور ایک خندق بناکر جنگ کرنا شروع کیا۔ اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث بن عبد المطلب رضؓ شہید ہوئے مگر پہلے خوب لڑے اور بعد جنگ عظیم کے شہید ہوئے اور اسی طرح ہر ایک جماعت اشراف و انصار کی بھی مقتول ہوئی اور لڑائی خوب سی یہانتک کہ اہل مدینہ کو شکست ہوئی اور مسلم نے حکم دیا کہ تین روز تک قتل عام ہو اور جو مال پاؤ وہ لیلو اور مدینہ کی عورتوں سے حرامکاری کرو۔ منقول ہے زہری سے کہ جنگ حرہ میں سات سو رئیس اشراف قوم قریش کے مہاجرین اور انصار سے مقتول ہوئے اور دس ہزار اشراف غلاموں کے اور نامعلوم آدمی مقتول ہوئے یہ جنگ ستاسیسویں ذالحجہ سنہ ۶۳ کو واقع ہوئی تھی پھر مسلم نے باقیماندگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم یزید کے نابعدار اور غلام ہیں جب یہاں کی مہم سے فراغت پا چکا اوسوقت مکہ کو لشکر لیکر چڑھائی کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۴ ہجری نبوی

بیان محاصرہ کرنے کعبہ کا

جب مسلم مدینہ کی مہم سے فارغ ہوا اوسوقت مکہ پر چڑھ گیا لیکن چونکہ مریض تھا قبل پہنچنے کے مرگیا اور اوسکے قایم مقام لشکر پر ابن حصین ابن نمیر السکونی ہوا۔ یہ واقعہ درمیان ماہ محرم اسی سن کے واقع ہوا انہا پس حصین مکہ پر گیا اور عبد اللہ ابن زبیر کو چالیس روز تک کے رہا یہانتک کہ اوسکو خبر پہنچی کہ یزید ابن معاویہ مرگیا جیسا کہ ہم ذکر کرینگے مگر بیت الحرام میں گوپیوں سے پتھر پھینک چکا تھا اور آگ سے بھی جلا چکا تھا جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مرگیا اوسنے عبد اللہ بن زبیر کو یہ کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ ہم اپنے مقتولین کے خونکا دعوی کریں اور اگر تم میرے پاس آؤ تو میں تمہاری بیعت کروں اور شام کو چلو۔ عبد اللہ بن زبیر نے انکار کیا۔ اور حصین ملک شام کو کوچ کر گیا۔ مگر پیچھے سے ابن زبیر کو تعلق

ہونے پر ندامت بھی ہوئی اور جو لوگ بنی امیہ کے بچے ہوئے مدینہ میں رہ گئے تھے وہ سب ہمراہ حصین کے ملک شام کو گئے۔

بیان وفات یزید ابن معاویہ کا

واضح ہو کہ یزید ابن معاویہ درمیان حوارین کے جو کہ مضافات حمص سے ہے چودھویں ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری میں فوت ہوا اسکی اٹھتیس برس کی عمر تھی اور خلافت اوسنے تین برس چھ مہینے کی جلیا وسکا یہ ہے۔ رنگ گندم گوں کٹیلا بدن سپید چشم منہہ پر نشان چیچک کے ڈاڑھی خوبصورت ہلکی۔ قد کا لمبا تھا۔ اوسنے چند لڑکے لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑیں۔ والدہ اوسکی نبت بحدل کلبیہ ہے وہ اپنی والدہ کے ساتھہ اوسکے کسی کنبے میں درمیان بادیہ بنی کلب کے رہا کرتا تھا۔ علم فصاحت اور فن شعر سے واقف تھا۔ بادیہ بنی بنی کلب ہی میں شعر بنانا سیکھا اسکو وہاں پہنچنے کا باعث یہ تھا کہ یزید کی والدہ میسون مذکور ایکروز یہ شعر پڑھہ رہی تھی۔ للبس عباء تقر عینی احب الی من لبس السفوف تخفق الارواح فیہ ٭ احب الی من قصر منیف ٭ وبکر یتبع الاضعان صعب ٭ احب الی من بغل زفوف ٭ وبیت وکلت بیخ الاضیاف دونی ٭ احب الی من عز الدفوف ٭ وخرق من بلی عمی فقیر ٭ احب الی علج علیف معاویہ نے کہا کہ اے بنت بحدل تو نے مجھکو سالہ گاہ خور سے تشبیہ دی اگر تجھکو میرے گھر میں رہنا منظور نہیں ہے تو جا اپنے کنبے میں یہ اسلئے وہ بنی کلب کے جنگل میں جہاں اوسکا ملک تھا جا رہی یزید کو بھی اپنے ساتھہ لے گئی۔ اوسنے اپنے نانا ہی کے گھر میں پرورش پائی

بیان خلافت معاویہ بن یزید ابن معاویہ کا

واضح ہو کہ معاویہ ابن یزید ابن معاویہ تیسرا خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے جب یزید ابن معاویہ فوت ہو گیا اوسوقت لوگوں نے یزید کے بیٹے معاویہ کی درمیان چودھویں تاریخ ربیع الاول سنہ ہذا کے بیعت اختیار کی یہ شخص جوان اور دیندار تھا اوسکی خلافت کل تین مہینے رہی۔ بعضے کہتے ہیں چالیس روز خلافت کرتا رہا بعد اسکے مر گیا اور عمر اوسکی اکیس ۲۱ برس کی تھی اور اخیر ایام زندگانی میں اوسنے لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ یہہ سے کار خلافت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ مجھکو کوئی شخص مثل عمر ابن الخطاب رضی کے معلوم ہوتا ہے تاکہ اوسکو میں خلیفہ مقرر کروں اور نہ مثل اہل شوری کے کوئی ہے اسلئے تم کو اختیار

ہے جسکو تم پسند کرو خلیفہ بنالو یہ کہکر اپنے گھر میں جا گھسا اور چھپ گیا تا وقت وفات غایب رہا اور کہتے ہیں کہ اوسنے یہ وصیت کردی تھی کہ ضحاک بن قیس تا قایم ہونے کسی خلیفہ کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرے۔

بیان بیعت کرنی لوگونکا حضرۃ عبداللہ ابن زبیرؓ

جب یزید ابن معاویہ مرگیا اوسوقت لوگوں نے درمیان مکہ کے عبداللہ بن زبیر کی بیعت کی۔ اور مروان بن الحکم مدینہ میں تنہا اوسنے قصد کیا کہ میں بھی مکہ میں جاکر عبداللہ بن زبیر کی بیعت کروں لیکن پھر وہ ہمراہ اون لوگوں کے جو بنی امیہ میں سے ملک شام کو جاتے تھے چلا گیا۔ کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو مدینہ پر تھا یہ لکھا کہ کوئی بنی امیہ میں سے وہاں رہنے نہ پاوے۔ اگر ابن زبیر ہمراہ حسین کے ملک شام کو چلا جاتا۔ یا بنی امیہ سے سازش کرلیتا تو ابن زبیر کو خلافت مفقود ہو جاتی لیکن تقدیر سے کچھ چارہ نہیں ہوسکتا۔ جسوقت عبداللہ بن زبیر کی مکہ میں بیعت ہوگئی اور عبیداللہ ابن زیاد والی بصرہ ملک شام کو بھاگ گیا۔ اوسوقت تمام اہل بصرہ نے ابن زبیر کی بیعت کرلی اور عراق اور حجاز اور یمن کے لوگ سب مطیع ہوگئے اور ایک مصر کے شخص کی بھی وہاں کے لوگوں نے بیعت کرلی اور ضحاک بن قیس نے بھی بیعت خفی ملک شام میں عبداللہ ابن زبیرؓ کی کرلی تھی اور حمص میں نعمان ابن بشیر انصاری نے بھی اوسکی بیعت کی اور قنسرین میں زفر بن الحارث کلابی نے بھی بیعت کی قریب تھا کہ خلافت بالکلیہ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کی ہوجائے یہ شخص زاہد اور پارسا اور شجاع تھا مگر دو عیب بھی تھے ایک بخل۔ دوسرے ضعیف الرائے تھے۔

بیان خلافت مروان ابن الحکم کا

واضح ہو کہ بنی امیہ کا چوتھا خلیفہ مروان ابن الحکم ہے۔ یہ مروان مذکور درمیان ایام خلافت حضرت ابن زبیر کے ملک شام میں قایم ہوا اور تمام بنی امیہ اوسکے ہمراہ ہوگئے۔ اب ملک شام میں لوگوں کے دو فریق ہوگئے ایک فرقہ یمانیہ جو مروان کے ساتھ ہوگئے تھے۔ اور ایک فرقہ قیسیہ جو ضحاک ابن قیس کے ہمراہ تھے اس فرقہ کے آدمی ابن زبیر کی بیعت کرنے جاتے تھے اور بہت قصے جھگڑے معاملے ایسے اونمیں ہوا کئے کہ اونکی شرح بہت طویل ہے انجام کار یہ ہوا کہ فریقین کا

مقابلہ درمیان مرج راہطہ کے جو ہیچ شہر غوطہ کے جو دمشق کا ایک شہر ہے ہوا اور شروع اس لڑائی کا ضحاک پر اور فرقہ قیسیہ پر حملہ تھا اور اونکو شکست فاش ہوئی اور ضحاک بن قیس مقتول ہوا اور ایک جماعت کثیر سواران قیس کی مقتول ہوئے جب مروان نے دیکھا کہ جنگ مرج میں قیس کو شکست ہوئی۔ اوسوقت مروان نے بآواز بلند کہا کہ خبردار کوئی اوسکے تابع نہ ہونا مرج نام ہے اوس روز کا جسروز مروان نے جنگ کی اور راہطہ ایک موضع ہے شرق رو دمشق کے اور مروان دمشق میں داخل ہوکر معاویہ ابن ابی سفیان کے گھر میں اوترا اور سب آدمی وہاں مجتمع ہوئے اور ام خالد بن یزید بن معاویہ سے بسبب خوف خالد کے نکاح کرلیا۔ جب فرقہ قیسیہ کی شکست اور ضحاک کے مقتول ہونیکی خبر اہل حمص کو پہنچی وہاں نعمان ابن بشیر انصاری عامل تھا وہ اپنے اہل وعیال لیکر بھاگا اور اہل حمص نے نکلکر نعمان ابن بشیر کو قتل کرڈالا اور اوسکا سر کاٹ کر معہ اوسکے اہل خانہ کے حمص میں لیگئے۔ اور جب زفر ابن حارث حاکم قنسرین کو جو ابن زبیر کیطرف سے دعوے بیعت کا کرتا تھا ہزیمت اور شکست کی خبر پہنچی وہ قنسرین سے نکلکر قرقیسیا پر آیا اور اوسپر غالب ہوگیا اور شام کا ملک مروان ابن الحکم کا ہوگیا۔ پھر مروان نے مصر کی طرف خروج کیا اور اپنے سے پہلے عمرو بن سعید بن العاص کو بھیجا اوسنے مصر میں داخل ہوکر ابن زبیر کے عامل کو نکالدیا اور مروان بن الحکم کی بیعت باشندگان مصر سے کروائی جب مروان مصر پر متصرف ہوچکا تب دمشق کو آیا اور تا اختتام سنہ ۶۴ ہجری کے مروان درمیان ملک شام اور مصر کے خلیفہ بالاستقلال تھا۔ اور ابن الزبیر درمیان عراق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تھا۔ اسی سال میں ابن الزبیر نے کعبہ شریف کو ڈھاکر پھر تعمیر کی صورت حال یہ ہے کہ دیواریں خانہ کعبہ کی بہ سبب ضرب گولوں کے جھک گئی تھیں اسلئے اوسکو ڈھاکر اور بنیاد اوسکی کھود کر اور پتھر اوسکی بنیاد میں رکھکر نئے سرے سے تعمیر اوسکی کی۔

اب شروع ہوا سنہ ۶۵ ہجری

بیان وفات مروان ابن الحکم کا

واضح ہو کہ مروان ابن الحکم اسطرح سے مرا کہ اوسکی بیوی ام خالد بن یزید بن معاویہ نے اوسکا

گلا گھونٹ ڈالا اور پکار کر بھی کہ ہائے میرا میاں مر گیا یہ واقعہ تیسری تاریخ رمضان ۶۵ ہجری میں ہوا وہ دمشق میں مدفون ہوا۔ عمر اوسکی ترسٹھ برس کی تھی مدت خلافت کی نو مہینے آٹھ روز ہیں

بیان حالات مروان کا

اسکے باپ کو نبیؐ نے نکال دیا تھا وہ طایف میں چلا گیا تھا۔ اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ ان دونوں خلیفوں کے وقت میں بھی نکلا ہی رہا مگر خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ نے جکا ذکر ہو چکا پھر ملا لیا تھا۔ مروان یہ وہ شخص ہے جسنے حضرت طلحہؓ کو ایک تیر مار کر درمیان جنگ جمل کے شہید کیا تھا۔

بیان خلافت عبدالملک کا

واضح ہو کہ عبدالملک پانچواں خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے۔ جب مروان نے وفات پائی اوسوقت اوسکے بیٹے عبدالملک بن مروان کے درمیان تیسری تاریخ رمضان شریف ۶۵ کے لوگوں نے بیعت کی اسکی خلافت درمیان ملک شام اور مصر کے مستقل ہو گئی۔ کہتے ہیں جب نوبت خلافت عبدالملک کی آئی وہ بیٹھا ہوا قرآن شریف گود میں لئے ہوئے پڑھ رہا تھا فوراً اوسکو بند کر دیا مخاطب بہ قرآن ہو کر کہا کہ یہی آخری وعدہ تھا آپ سے۔

اب شروع ہوا سنہ ۶۶ ہجری نبوی

بیان خروج کرنے مختار بن ابی عبید ثقفی کا

درمیان اسی سال کے مختار مذکور نے شہر کوفہ سے واسطے انتقام خون حسینؑ کے خروج کیا اوسکے ہمراہ بہت لوگ ہو گئے وہ کوفہ پر غالب آگیا اور اوس سے بہت لوگوں نے کتاب اور سنت رسول اللہ پر اور طلب انتقام خون اہل بیت پر بیعت کی۔ اور مختار فقط قاتلین امام حسینؑ سے لڑا اور کہا کہ مجھکو شمر بن ذی جوشن کو دو یہانتک کہ اوسپر فتح پائی اور قتل کیا۔ اور خولی الاصبحی کے گھر کو جا گھیرا اوسنے حضرت امام حسینؑ کا سر کاٹا تھا اور اوسکو بھی قتل کر کے گھر کو جلایا۔ پھر عمر بن ابی وقاص سپہ سالار لشکر کو جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقاتلیں میں تھا اور اوس نے یہ حکم کیا تھا کہ سینہ اور پیٹھ امام حسینؑ کا گھوڑوں سے روندا جائے اوسکو قتل کیا۔ اور ابن عمر کو

ہی قتل کیا اوسکا نام حصص تھا اور دونوں کے سر پاس محمد ابن حنیفہ کے درمیان حجاز کے بھیجدیے یہ واقعہ درمیان ذالحجہ اسی سال کے گذرا پھر مختار نے ایک تابوت ایسا بنوایا تھا جیسا بنی اسرائیل میں ہوتا ہے۔ جب مختار نے واسطے لڑائی عبیداللہ ابن زیاد کے لشکر روانہ کیا تھا تب اوسوقت وہ تابوت بھی ایک خچر کی پیٹھ پر درمیان لڑائی کے موجود تھا۔

اب شروع ہوا سنہ ۶۷ ہجری نبوی کا

بیان مقتول ہونے عبیداللہ ابن زیاد کا

اسی سال میں درمیان ماہ محرم کے مختار مذکور نے لشکر آمادہ کرکے واسطے لڑائی عبیداللہ بن زیاد کے بھیجا وہ خود اول موصل پر غالب ہوچکا تھا اور ابراہیم بن اشتر نخعی کو اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا۔ جب مقابلہ جانبین کا ہوا خوب لڑائی واقع ہوئی مگر ابن زیاد کے آدمی بھاگ گئے۔ اور عبیداللہ ابن زیاد بھی ابراہیم بن اشتر کے ہاتھ سے درمیان اس جنگ عظیم کے مقتول ہوا اوسنے سر اوسکا کاٹ کر لاشہ پھونکدیا۔ اور بعد شکست کے ابن زیاد کے آدمیوں میں سے بہت سے بہا گئے ہوئے نہر زاب میں ڈوب گئے ابراہیم نے ابن زیاد کا سر ہمراہ اور سروں کے مختار کے پاس روانہ کردیے اسیطرح پر خدا تعالیٰ نے حضرت امام حسینؓ کا انتقام مختار کے ہاتھ سے لیا اگرچہ مختار کی نیت بخیر نہ تھی پھر بھی یہ کار نیک اوس سے بظاہر ظہور میں آیا۔ اور درمیان اسی سال سنہ ۶۷ ہجری کے ابن زبیر نے اپنے بھائی مصعب کو بصرہ پر حاکم مقرر کیا۔ مصعب نے مہلب ابن ابی صفرہ کو خراسان سے بلایا وہ بہت لشکر اور مال کثیر ہمراہ اپنے لیکر اوسکے پاس آیا اور دونوں نے جمع ہوکر مختار پر واسطے لڑائی کے چڑھائی کی اور کوفہ میں پہنچے اور مختار کے ہمراہ بھی بہت لوگ اکٹھے ہوئے مقابلہ پر آئے اور شکست بعد جنگ عظیم کے مختار کو ہوئی اور مختار اپنے محل میں جو جائے کچہری کی تھی درمیان کوفہ کے محصور رہا۔ مصعب نے کوفہ میں گھسکر مختار کا محاصرہ کیا۔ لیکن وہ حالت محاصرہ میں بھی لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا۔ پھر مصعب نے سب اعوان مختار کو کہا کہ محل سے باہر آؤ وہ بموجب حکم مصعب کے باہر آئے اور مکان خالی کردیا۔ مصعب نے سب کے سر بیکقلم مثل بھیڑ بکری کے اڑا دیے کہتے ہیں کہ سات ہزار آدمی تھے جو مقتول ہوئے اور مختار درمیان ماہ رمضان سنہ ۶۷ ہجری کے شہید ہوا

عمر اوسکی ستاسی ۸۷ برس کی تھی اوسی سال میں یعنی ۶۷ھ ہجری میں بعضے کہتے ہیں کہ اکہتر ۷۱ برس میں اور بعض کہتے ہیں کہ اناسی ۷۹ برس میں اور بعض کہتے ہیں کہ ۶۵ھ میں درمیان کوفہ کے ابو کبیر ضحاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ نے وفات پائی یہ ضحاک مذکور احنف کے نام سے مشہور تھا۔ یہ وہ شخص ہے کہ جسکے نام سے ضرب المثل حلم میں مشہور ہے۔ یہ سردار اپنی قوم کا موصوف بعقل اور دانش اور صاحب علم اور ذی حلم اور ذکی آدمی تھا۔ اسنے پیغمبر خدا کا زمانہ بھی پایا ہے الا صحبت نصیب نہیں ہوئی اور ایک دفعہ قاصد ہوکر حضرت عمر رضی اللہ کے پاس درمیان اوسکے ایام خلافت کے آیا تھا مگر تابعین میں سے بڑے رتبہ کا یہ شخص گنا گیا ہے اور ہمراہ حضرت علیؓ کے جنگ صفین میں بھی تھا اور جنگ جمل میں دونوں جانب میں سے کسی کی طرف بھی نہ تھا احنف مائل کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ شخص لبنا راست قدم ہمیشہ طرف کو جھک کر چلا کرتا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ احنف مذکور درمیان خلافت معاویہ کے اشراف لوگوں میں بطور ملاقات دربار معاویہ میں حاضر ہوا۔ اسی اثنا میں ایک شخص اہل شام کا بھی اوس محل میں آیا اور اوسنے خطبہ پڑھ کر سنایا آخر خطبہ میں علی ابن ابی طالبؓ پر لعنت کی سب لوگوں نے اپنے سر نیچے کر لئے یعنی جھکا لئے کوئی نہ بولا مگر احنف نے معاویہ کیطرف مخاطب ہوکر یہ کہا کہ یا امیر المومنین یہ شخص تمام انبیا کو لعنت کرنیکی اگر آپکی مرضی پائے تو بیشک یہ سب نبیوں پر لعنت کرے خدا سے ڈرو اور تقوی اختیار کرو حضرت علیؓ کا پیچھا اب تو چھوڑ دو کیونکہ وہنوں نے اس جہان سے رحلت کی اب وہ اپنی قبر میں ہونگے وہاں تو چین لینے دو اب تمکو اونکے لعنت کرنیسے کیا حاصل ہے اور قسم ہے خدا کی وہ شخص مبارک النفس اور مصیبت دیدہ تھا۔ معاویہ نے کہا کہ اے احنف کیوں آنکھوں پر بٹھا بلری رکھتا ہے میں قسم دیتا ہوں تجھکو خدا کی کہ تو بھی منبر پر چڑھکر اگر ہماری خوشی چاہتا ہے تو علی ابن ابی طالبؓ پر لعنت بخوشی کریا بجبر۔ احنف نے کہا کہ آپ مجھکو معاف رکھئے اس میں آپکی خیر ہے اسوقت معاویہ بہت گڑگڑایا اور منت اور سماجت سے پیش آیا۔ تب احنف نے کہا کہ اے معاویہ میں انصاف کا کلمہ کہتا ہوں معاویہ نے کہا فرمایئے۔ احنف نے کہا کہ حمد خدا کو لایق ہے اور درود ہو جیو اوپر رسول اوسکے کے اے لوگو معاویہ نے مجھکو یہ کہا ہے کہ لعنت کرو علیؓ پر سنو علی ابن ابی طالبؓ اور معاویہ دونوں جھگڑے اور آپس میں لڑے اور ہر ایک شخص نے ان دونوں میں سے یہ دعوی کیا کہ

کہ خلافت حق میرا ہے جب میں دعا کروں تم سب آمین کہنا۔ اب میں کہتا ہوں۔ اے خدا لعنت کر تو اور تیرے فرشتے اور لعنت کریں تیرے نبی اور تمام تیری پیدائش اوس شخص پر جو اون دونوں میں سے باغی ہو اور لعنت کر گروہ باغی کو۔ اور اے خدا بہت لعنت کر اوسپر۔ آمین کہو اے سامعین یہ کہکر معاویہ نے کہا کہ میں توبہ کلمے کہا کرتا ہوں اگرچہ مارا ہی کیوں نہ جاؤں اب مجھسے اور کچھ پھر نہ کہلانا۔

سنہ ۶۸ ہجری اس سال میں عبداللہ ابن عباس وہ میان طائف کے اسی ملک بقا ہوا اور محمد بن حنیفہ طائف میں رہا کئی یہانتک کہ حجاج ابن یوسف مکہ میں آیا یہ عبداللہ ابن عباس ہجرت سے تین برس پیشتر پیدا ہوئے تھے اور رسول اللہ نے اوسکے واسطے دعا کی تھی کہ اے خدا فقیہہ کر اوسکو علم دین کا اور سکھلا اوسکو کلام اور تاویل چنانچہ یہ شخص ایسا ہی عالم مثل اونکی دعا کے ہوا اوسکو حبیر یہ سبب کثرت علم کے کہا کرتے تھے۔

سنہ ۶۹ ہجری اسی سال میں وہ حال جو سنہ ۷۰ تک گذرا ہے لکھا جاتا ہے۔

بیان قتل ہونے مصعب ابن زبیرؓ کا

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۷۰ ہجری کے عبدالملک نے سامان جنگ کا کر کے عراق کو کوچ کیا۔ اور ادہر سے مصعب نے بھی سامان کر کے اوسکا مقابلہ کیا اور وہ دونوں طرف سے لڑائی ہونی شروع ہوئی مگر افسوس ہے کہ اہل عراق نے عبدالملک سے خفیہ سازش کر لی تھی مصعبؓ کو چھوڑ کر اوسکو جا ملے مگر حضرت مصعب خوب لڑے آخرالامر اپنے فرزند دلبند کے اوپر دیر جاثلیق کے کنارہ نہر دجیل پر شہید ہوئے عمر مصعبؓ کی چھتیس ۳۶ برس کی تھی یہ واقعہ درمیان ماہ جمادی الاول سنہ ۷۱ ہجری کے وقوع میں آیا مصعبؓ قبل خلافت کے عبدالملک کا دوست تھا اور مصعبؓ کی بیویاں یہ تھیں ایک سکینہ بنت الحسینؓ اور عائشہ بنت طلحہ ان دونوں سے دفعتہً ایکبارگی نکاح کیا تھا بعد اس واقعہ کے عبدالملک کوفہ میں گیا وہاں کے باشندوں نے اوس سے بیعت کی اور دونوں عراق اوسکے زیر حکم ہو گئے۔

اب شروع ہوا سنہ ۷۲ ہجری

اسی سال میں عبدالملک مذکور نے حجاج ابن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر مکہ میں بارادہ لڑنے عبداللہ ابن زبیر کے بھیجا چنانچہ حجاج مذکور ماہ جمادی الاول سنہ ہذا میں مکہ شریف کو روانہ ہوا اور طائف میں اوترا درمیان اوسکے اور اصحاب ابن زبیر کے لڑائی ہوئی اوسنے حملہ اصحاب ابن زبیر پر کیا انجام کار ابن زبیر مکہ میں محصور ہوا اور حجاج مذکور نے بیت الحرام پر گولے مارے اور اس سال تمام تک

محاصرہ رہا۔

اب شروع ہوا ۷۳ھ ہجری نبوی ص

اور حجاج ابن یوسف حضرت ابن زبیر کا محاصرہ کئے رہا مگر ابن زبیرؓ نے اپنے تئیں سپرد کر دینے سے لڑنا بہتر جانا چنانچہ اوسنے جنگ کی اور جمادی الآخر ۷۳ھ ہجری میں سات مہینے لڑکر مقتول ہوا جب ابن زبیر مقتول ہوا اوسکی عمر تہتر ۷۳ برس کی تھی یہ اول بچہ ہے جو مہاجرین میں سے بعد الہجرت پیدا ہوا اور نو برس خلافت کی کیونکہ اسکی بیعت لوگوں نے ۶۴ھ ہجری میں بعد مرنے یزید بن معاویہ کے کی تھی اور یہ شخص کثیر العبادت بھی تھا کہتے ہیں کہ چالیس ۴۰ برس تک اپنی پیٹھ پر سے چادر نہ اتاری تھی اسی سال میں بعد مقتول ہونے ابن زبیرؓ کے درمیان حجاز اور ملک یمن کے عبد الملک کی بیعت ہوئی اور سب آدمیوں نے اوسکی اطاعت منظور کی۔ اور درمیان اسی سال کے یعنی ۷۳ھ ہجری میں عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض فوت ہوئے انکا واقعہ مقتول ہونیکا ابن زبیر سے تین مہینے بعد ہوا تھا اور عمر اوسکی ستاسی برس کی تھی۔

اب شروع ہوا ۷۴ھ ہجری نبوی کا

اسی سال میں حجاج نے کعبۃ اللہ کو ڈھاکر حجر اوسکی بنا میں سے نکالکر جسطور زمانہ نبی ص میں تھا اوسی طور سے تعمیر کی چنانچہ بیت الحرام کی تعمیر ابتک وہی موجود ہے اور حجاج امیر حجاز کا مقرر ہوا

اب شروع ہوا ۷۵ھ ہجری نبوی کا

اسی سال میں عبد الملک نے طرف حجاز کے ایک پروانہ در باب ولایت عراق کے بھیجا اوسکا یہی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور حجاج ہی کے ایام ولایت میں ایک شخص کی شبیب خارجی نکلا اور اوسنے بہت لوگوں کو اپنے ہمراہ جمع کرکے حجاج کے ساتھ لڑائی کی بعد جنگ کثیر کے آل کار یہ ہوا کہ جمعیت میں شبیب خارجی کے تفرقہ پڑ گیا اور اوسکے گھوڑے نے ایک پل پر سے اوسکو گرا دیا وہ نہر میں ڈوب گیا۔ اور اسیطرح حجاج پر عبد الرحمن بن اشعث نے بھی خروج کیا تھا یہ شخص اولاً خراسان پر غالب ہوگیا اور پھر حجاج کی طرف گیا اور کوفہ پر غالب آگیا اور سب جماعتوں

کو شکست دیکر تقویت حاصل کرکے عبدالملک نے حجاج کو اور لشکر شام سے بھیجکر تقویت اور کمک دی آخر کار عبدالرحمان کو شکست ہوئی اور سپاہ اوسکی متفرق ہوگئی وہ بھاگ کر ترک کے بادشاہ کے پاس چلا گیا حجاج نے ایک ایلچی واسطے طلب عبدالرحمان مذکور کے بادشاہ ترک کے پاس بھیجا اور کہدیا کہ اگر اوسکے سپرد کرنے میں تاخیر کیجئے گا تو آپ طیار رہو رہنا میں ہی آتا ہوں ترکستان کے بادشاہ نے عبدالرحمن کو معہ اوسکے چالیس ہمراہیوں کے پکڑ کر حجاج کے پاس بھیجدیا۔ مگر عبدالرحمن نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان پر سے گرا کر اپنے تئیں مار ڈالا۔

اب شروع ہوا سنہ ۸۶ ہجری معہ حال مابعد سنہ ۸۱ تک

اس سال میں ابوالقاسم محمد بن علی بن ابی طالب جو کہ معروف ابن الحنیفہ ہیں فوت ہوئے۔

اب شروع ہوا سنہ ۸۲ ہجری نبوی ص

اس سال میں مہلب بن ابی صفرۃ الازدی نے وفات پائی یہ صاحب بڑے سخی اور قوی مشہور تھے اور اونکو حجاج نے خراسان کا والی کر دیا تھا لیکن مہلب مذکور مرو الرود میں فوت ہوا اور اپنے پیچھے بیٹا اپنا یزید بن المہلب خلیفہ اپنا چھوڑا۔ جب مہلب نے لگا وسوقت اپنی اولاد کو بلا کر ایک بستہ تیروں کا منگوایا اور کہا کہ تم ان تیروں کو مجتمعہ توڑ سکتے ہو انہوں نے کہا کہ نہیں پھر پوچھا کہ ایک ایک کو توڑ سکتے ہو انہوں نے کہا کہاں توڑ سکتے ہیں کہا کہ بس یہی حال تمہارا ہے یعنے اگر تم متفق رہو گے کوئی غالب نہ آسکیگا اور اگر متفرق ہو جاؤ گے تو ہلاک ہو گے۔ اسی سال یعنی سنہ ۸۲ میں خالد بن یزید ابن معاویہ نے بھی وفات پائی۔ یہ شخص بنی امیہ کی سخاوت اور فصاحت اور عقل میں مشہور تھا۔

اب شروع ہوا سنہ ۸۳ نبوی

اس سال میں حجاج نے ایک شہر مسمی واسط بنایا ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۸۴ و ۸۵ ہجری نبوی

اِس سن میں یعنی پچاسی میں عبدالعزیز بن مروان مصر میں فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۸۶ ہجری نبوی ص

بیان وفات عبدالملک بن مروان

درمیان ماہ شوال اِسی سال کے عبدالملک بن مروان نے وفات پائی اور عمر اوسکی ساٹھ برس کی تھی اور مدت خلافت اوسکی اوسوقت سے کہ جب ابن زبیر شہید ہوئے اور سب آدمیوں نے اوسکی بیعت کی تیرہ برس چار مہینے سات دن کم ہیں۔ اوسکے مُنہہ سے بدبو بہت آیا کرتی تھی اِسواسطے اوسکو ابوالزبان کہتے ہیں اور بہ سبب بخل کے اوسکو رشح الحجر بھی کہتے تھے یہ شخص بہت استوار عاقل فقیہہ عالم دیندار تھا جب خلیفہ ہوا دنیا نے سب بہلا دیا اور دینداری جاتی رہی اور بدلکر اَور ہی کچھ ہوگئے۔

بیان خلافت ولید بن عبدالملک کا

واضح ہو کہ یہ چھٹا خلیفہ بنی امیہ میں سے ہے بعد وفات عبدالملک کے ولید کی بیعت لوگوں نے درمیان نصف ماہ شوال اِسی سنہ کے یعنی سنہ ۸۶ ہجری میں کی اوس عہد کے جو اوسکے باپ سے ہوگیا اوسکو بنا، مکانات و تعمیر کا بہت شوق تھا اور اوسکے کام سب مضبوط ہوگئے تھے اور اوسکے ایام میں فتوحات کثیر ہوئی ہیں از انجملہ جزیرہ اندلس اور ماوراالنہر ہے۔ اور اِسی کے ایام خلافت میں خراسان اور عراقین کا حجاج والی ہوا۔ پہر ترکوں سے خط و کتابت ہوئی اور مسلمہ بن عبدالملک نے درمیان درمیان بلاد روم کے خط و کتابت جاری کرکے اوسکو فتح کیا اور لوگوں کو قید کیا۔ اور محمد ابن قاسم ثقفی نے بلاد سندھ کو فتح کیا درمیان اِسی سن یعنی سنہ ۸۶ کے ولید مذکور نے اپنے چچا کے بیٹے عمر بن عبدالعزیز کو مدینہ کا والی کیا وہ مدینہ میں جاکر اپنے دادا مروان کے مکان میں اُترا اور دس فقیہہ مدینہ کے جمع کئے وہ یہ لوگ تھے عروہ ابن زبیر بن العوام۔ اور عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود اور ابوبکر بن عبدالرحمن۔ اور ابوبکر بن سلمان۔ اور سلمان بن یسار۔ اور قاسم ابن محمد ابن ابی بکر صدیق رض اور سالم بن عبداللہ ابن عمر بن الخطاب۔ اور عبیداللہ ابن عبداللہ بن عمر۔ اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ۔ اور خارجہ بن زید ان سب کو بلاکر عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ میں چاہتا

ہوں کہ کوئی امر اور کسی بات کا تصفیہ بدون تمہاری رائے کے نہ کیا کروں۔ اور جو تم کو میری طرف سے کسی امر میں ظلم اور جور معلوم ہو وہ مجھکو بیشک بتلاؤ سب نے یہ رائے پسند کی۔

اب شروع ہوا سنہ ۸۷ اور سنہ ۸۸ ہجری

اس سال میں ولید نے عمر بن عبدالعزیز کو حکم دیا کہ رسول اللہ کی مسجد اور گھر ڈھا کے ایک مسجد کلاں سو گز کی مربع تیار کرو اور اون گھروں کی قیمت بیت المال میں وضع کر دینی چاہیئے چنانچہ سب اہل مدینہ نے مان لیا اور کاریگر اور معمار مزدور ولید کے پاس واسطے عمارت مسجد کے آئے اور عمر بن عبدالعزیز اس امر سے الگ ہو گیا اور اسی سال یعنی سنہ ۸۸ ہجری میں ولید مذکور نے جامع دمشق کی تعمیر کی اوسکے بنانے میں بہت مال خرچ ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۸۹ تا سنہ ۹۳ ہجری

اسی سال میں ولید نے عمر بن عبدالعزیز کو مدینہ سے معزول کر دیا۔

اب شروع ہوا سنہ ۹۴ ہجری

اس سال میں حجاج نے سعید بن جبیر کو مقتول کیا بہ سبب اسکے کہ سعید نے حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبدالرحمان بن اشعث کی تابعداری کی تھی اور حجاج سے ڈر کر بھاگا اور مکہ میں مقیم ہوا حجاج نے ولید کے پاس قاصد بھیجا کہ جو لوگ بھاگ کر مکہ میں جا رہے ہیں اونکو میرے پاس بھجوا دیئے چنانچہ ولید نے حسب ایما اوسکے اپنے عامل مکہ کو جو خالد بن عبداللہ القسری تھا یہ حکم کر بھیجا کہ جن لوگوں کو حجاج مانگتا ہے وہ اونکے پاس روانہ کر دے۔ اور حجاج نے سعید بن جبیرہ وغیرہ کو طلب کیا تھا اوسنے اون لوگوں کو اونکے پاس بھیجدیا اوسنے سعید ابن جبیر کا سر اڑا دیا یہ شخص یعنی سعید بن جبیر بڑا عالم تھا درمیان تابعین کے اوسنے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر سے علم سیکھا تھا اور اوسی سے روایت کی ہے قرآن کی ابوعمر نے۔ اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ قتل کیا حجاج نے سعید بن جبیر کو حالانکہ کوئی شخص مثل اوسکی روئے زمین پر عالم نہ تھا اور سب اوسکے محتاج تھے۔ اور

اسی سال میں یعنی درمیان سنہ ۹۴ ہجری کے سعید بن المسیب جو اور فقہائے کبار تابعین شمار کئے جاتے ہیں فوت ہوئے اور اسی سال میں اور بعضے کہتے ہیں کہ سنہ ۹۵ ہجری میں علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب نے جو معروف حضرت زین العابدین ہیں وفات پائی اور مدینہ میں فوت ہوئے اور بقیع میں دفن ہوئے عمر انکی اٹھاون ۵۸ برس کی تھی۔

اب شروع ہوا سنہ ۹۵ ہجری نبوی ص کا

درمیان اسی سال کے حجاج بن یوسف ثقفی والی العراقین اور خراسان نے بھی وفات پائی عمر اوسکی چون ۵۴ برس کی تھی اور عراق پر بیس ۲۰ برس کے عرصہ سے حکومت کرتا رہا۔ کہتے ہیں کہ حجاج کی آنکھیں چھوٹی اور آواز باریک نہایت فصیح تھی۔ کہتے ہیں کہ جمیع مقتولین جو حجاج کے ہاتھ سے مارے گئے ہیں ایک لاکھ بیس ہزار آدمی ہیں۔

اب شروع ہوا سنہ ۹۶ ہجری

بیان وفات ولید کا

واضح ہو کہ درمیان ماہ جمادی الآخر سنہ ہذا کے ولید بن عبد الملک بن مروان بھی فوت ہوا اور اسنے خلافت نو برس سات مہینے کی وہ مروان کے گھر میں فوت ہوا اور دمشق کے چھوٹے دروازے کے باہر مدفون ہوا اور اوسکے چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز نے اوپر نماز پڑھی اور عمر اوسکی بیالیس ۴۲ برس چھ مہینے کی تھی۔ اس شخص کی ناک ہمیشہ بہا کرتی تھی اور بیٹے اوسکے اٹھارہ تھے اور اسی نے مسجد دمشق بنوائی ہے اوسکی تعمیر کے واسطے کاریگر بلا روم اور تمام بلاد اسلام سے بلائے تھے اوس مسجد کے پہلو پر ایک گرجا گھر تھا وہ نصاریٰ کے سپرد کر دیا تھا بسبب اسکے کہ نصف شہر اونکے عمل میں تھا اور نصف میں جو بصلح لیا تھا مسلمانوں کا عمل تھا اوس گرجا گھر کو کنیسہ ماریحنا کہا کرتے تھے ولید نے اوسکو ڈھا کر جامع مسجد میں ملا لیا اور ولید بولنے میں غلطی کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک اعرابی نے اپنے داماد کی نالش کی اوسکو ولید نے کہا کہ ما شانک یعنی کیا حال ہے تیرا لیکن چونکہ یفتح نون کہا تو اسکے معنے یہ ہوئے کہ کیا برائی ہے تجھ میں اعرابی نے کہا کہ اعوذ باللہ من الغین

یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے بُرائی کی۔ سلیمان عبدالملک نے کہا کہ امیرالمومنین یہ کہتے ہیں کہ ما شانک بضم نون یعنی کیا حال ہے تیرا اعرابی نے کہا کہ میرے ختن نے بمیر ظلم کیا ہے۔ ولید نے کہا کہ من ختنک بفتح نون یعنی کسنے ختنہ کیا ہے تیرا۔ اگر بضم نون کہتا تو مراد ہوتی کہ کون داماد ہے تیرا۔ اعرابی نے کہا کہ میرا ختنہ کسی حجام نے کیا ہے میں تو یہ نہیں کہتا کہ سلیمان بن عبدالملک نے کہا کہ کون ہے داماد تیرا یعنی من ختنک بضم نون اوسنے کہا کہ یہ ہے اپنے مخاصم کی طرف اشارہ کر دیا اور باپ اوسکا عبدالملک بہت فصیح تھا اپنے بیٹے کی لکنت سے یہ بھی نامزد ہو گئے تھے اونکو بھی غیر فصیح کہا کرتے تھے چنانچہ اوسنے کہا کہ اے بیٹے کہ تو اس لایق نہیں ہے کہ عرب کے ملک کی حکومت کرے کیونکہ تیری زبان میں لکنت بہت ہے اسلئے اوسکو گھر میں ٹھہلا کر ایک معلم اوس کے لئے مقرر کیا جو اعراب صحیح سکھلا دے چنانچہ ولید نے ایک مدت تک اوس سے سیکھا لیکن جیسے بیٹھے تھے اوس سے بدتر ہو کر نکلے یعنی کچھ نہ آیا۔

بیان اخبار سلیمان بن عبدالملک بن مروان کا

یہ ساتواں خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے جب اوسکا بھائی ولید مر گیا اوسوقت لوگوں نے اوسکی خلافت کی بیعت درمیان جمادی الآخر سنہ ۹۶ ہجری کے کی تھی سلیمان مذکور وقت وفات ولید کے درمیان شہر رملہ کے تھا جب اوسکو اپنے بھائی ولید کے مرنے کی خبر پہنچی بعد سات دن کے وہ دمشق میں آیا اور اچھی خصلت سے پیش آیا اور سب کے ظلم اور جور کو اوسنے دور کیا اور اپنے چچا کے بیٹے عمر بن عبدالعزیز کو اپنا وزیر بنایا اسی سن میں مسلمہ بن عبدالملک نے بلاد روم پر غزا اور جہاد کیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۷ اور سنہ ۹۸ ہجری نبوی کا

درمیان ان سالوں کے سلیمان بن عبدالملک نے لشکر لیکر واسطے جنگ قسطنطنیہ کے خروج کیا تھا اور مرج دابق پر اوترکر حکم دیا کہ اسجائے اقامت کرنی چاہیئے جبتک فتح نہ ہو۔ چنانچہ قسطنطنیہ ہی پر مسلمہ نے موسم سرما پورا کیا اور لوگوں نے اوسجائے کھیتی بوئی اور کاٹی اور کھائی اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر زور کئے ہوئے پڑا رہا یہانتک کہ خبر آئی کہ سلیمان مر گیا۔ اور اسی سال میں یزید بن مہلب بن ابی صفرہ والی

خراسان نے جو کہ سلیمان بن عبدالملک کی طرف سے خراسان کا عامل تہا جرجان اور طبرستان فتح کیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۹ ہجری نبوی ؐ

بیان وفات سلیمان بن عبدالملک کا

اس سال میں درمیان ماہ صفر کے سلیمان ابن عبدالملک نے وفات پائی اوسنے خلافت دو برس اور آٹھ مہینے کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تہی اس شخص نے مقام وابق میں جو زمین قنسرین سے ہے وفات پائی مگر وہ بارادہ لڑائی آمادہ و مہیا تہا کہ دشمن اجل نے اوسپر غلبہ پایا اون ایام میں اسکا بہائی مسلمہ قسطنطنیہ پر اوترا ہوا تہا حلیہ سلیمان کا یہ ہے کہ وہ رنگ گندم گوں خوبصورت آدمی تہا مگر کچہ اوسکے بدن میں کج بہی تہا اور خصلت اوسکی اچہی تہی عورتوں کو بہت چاہتا تہا اور کہا تا بہی بہت تہا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حج کرنے گیا حجاز میں چونکہ گرمی بہت تہی اسلئے وہ طرف طائف کے واسطے طلب برودت کے گیا وہاں اوسکے پاس انار لائے گئے اوسنے ستر انار کہائے پہر ایک بکرا منگوایا اور پہر مرغیاں وہ بہی کہا گیا پہر منقی طائف کا اوسکے سامنے لائے اوسمیں سے منقے کے دانے کہا گیا اس اثنا میں اوسکو اونگھ آئی سو رہا جب سو کر اوٹھا موافق عادت کے کہانا حاضر ہوا وہ بہی چٹ کر گیا اوسی روز بہ سبب بہت کہانے کے مر گیا۔ اور بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ اوسکے پاس ایک نصرانی دو تو بہی بہری ہوئی انجیر انڈے کی لیکر آیا وہ وابق کے اوپر اوترا ہوا تہا اوسنے ایک شخص کو حکم دیا کہ انڈوں کے چہلکے دور کرنا جاوہ شخص انڈا چہیل کر دیتا تہا اور وہ ایک انڈا اور اوسپر ایک انجیر کہاتا جاتا تہا اسیطرح سے دونوں توبنے خالی کر دیئے اور پہر ہڈیوں کے گودے میں شکر ملا کر کہائی اسلئے تخمہ کی بیماری پاکر مر گیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی اوسنے دفن بہی کیا یہ خلیفہ غیر تمند بہت تہا چنانچہ سب مخنثوں کو حکم دیا جو مدینہ میں تہے کہ اونکو خصی کر ڈالنا چاہیئے چنانچہ اوسکے عامل نے جو ابوبکر بن محمد بن عمر انصاری تہا سب کو خصی کر ڈالا۔

بیان خلافت عمر بن عبدالعزیز کا

واضح ہو کہ عمر بن عبدالعزیز بیٹا مروان بن الحکم کا ہے وہ بیٹا ابی العاص بن امیہ کا اور وہ

عبد الشمس کا وہ عبد مناف کا یہ شخص آٹھواں خلیفہ خلفائے بنی امیہ سے ہے والدہ عمر بن عبد العزیز کی ام عاصم بن عمر بن الخطاب رضہ کی ہے اسکی خلافت کیواسطے سلیمان بن عبد العزیز نے حالت بیماری سخت میں درمیان وابق کے وصیت کردی تھی جب وہ مرگیا تب درمیان ماہ صفر سنہ ۹۹ کے خلیفہ ہوا اور لوگوں نے اوسکی بیعت کی۔

بیان موقوف کرنے عمر کا سب علی رضہ کا منبر پر سے

واضح ہو کہ جمیع خلفائے بنی امیہ کے حضرت علی رضہ کو ابتدائی سنہ ۴۱ ہجری سے یعنی اوس سال سے جسمیں کہ حضرت امام حسن خلافت سے دست بردار ہوئے اول سال ننانوین تک یعنے آخر ایام دولت سلیمان بن عبد الملک تک برابر منبروں پر چڑھ کر کہا کرتے اور اوپر تبرا بھیجا کرتے۔ جب عمر خلیفہ ہوا اوسنے اس رسم بد کو موقوف کیا اور اپنے تمام نائبوں کو لکھا کہ اس رسم بد کو باطل کریں چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑھا اور آخر خطبہ میں یہ آیت پڑھی کہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے اسبات کا کہ عدل اور انصاف اور احسان لوگوں پر کرو اور رشتہ داروں اور حقداروں کا حق دو اور برے کلمے منہ سے نہ نکالو بغاوت اختیار نہ کرو اللہ نصیحت کرتا ہے تمکو تاکہ تم یاد رکھو۔ اوس روز سب علی موقوف ہوگیا۔ سب خطیبوں نے اس آیت کا پڑھنا خطبہ میں مقرر کیا اس کار خیر کے باعث سے کثیر بن عبد الرحمن خزاعی نے اس خلیفہ کی مدح کی تھی۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۱ ہجری نبوی کا

بیان وفات عمر بن عبد العزیز رضی اللہ کا

پوشیدہ نہ رہے کہ درمیان سال ایکسو ایک ہجری کے عمر بن عبد العزیز رضہ پچیسویں تاریخ رجب کو دن جمعہ کے خناصرہ میں فوت ہوئے اور دیر سمعان میں مدفون ہوئے بعضے یہ کہتے ہیں کہ دیر سمعان ہی میں انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ قاضی جمال الدین جن واصل مولف ایک تواریخ کا جس سے یہ میں نقل کرتا ہوں کہتا ہے کہ ظاہرا میرے نزدیک دیر سمعان معروف بنام دیر تفرہ ہے جو کہ

مضافات معرۃ النعمان سے ہے قبر اوسکی وہاں مشہور ہے اور اکثر اہل ناقلین بیان کرتے ہیں کہ یہ شخص زہر کھاکر مرا باعث اسکا یہ کہتے ہیں کہ بنی امیہ نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص مدت دراز تک جیتا رہا تو ہماری ہاتھ سے سلطنت گئی کیونکہ بعد اسکے اوسکا ولیعہد جسکو وہ اس کار کی لایق جانیگا مقرر کریگا اسلئے اونہوں نے کچھہ درنگ کی جلدی سے اوسکو شربت سم آمیز پلاکر مار ڈالا پیدائش اسکی مصر کی ہے بموجب ایک قول کے سنہ ۶۱ ہجری میں پیدا ہوا خلافت کل دو برس پانچ مہینے کی۔ عمر اوسکی چالیس برس چھ مہینے کی ہوئی اوسکے چہرہ پر چونکہ ایک داغ نیزہ کا تھا حالت صغر سن میں اسواسطے اوسکو اشجع کہا کرتے تھے اور وہ پیرو اور تابع خلفائے راشدین کا تھا۔

بیان یزید بن عبدالملک بن مروان کا

مجتبٰی رہے کہ یزید بیٹا ہے عبدالملک کا وہ مروان بن الحکم کا وہ ابی العاص کا وہ امیہ کا وہ عبدالشمس کا وہ عبد مناف کا یہ شخص نوان خلیفہ ہے اور ماسوا اسکے عاتکہ بیٹی یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی ہے اسکی بیعت خلافت بعد مرنے عمر بن عبدالعزیز کے درمیان ماہ رجب سنہ ۱۰۱ ہجری کے بہ سبب اوس وعدہ کے جو سلیمان بن عبدالملک نے اوس سے کہا تھا کہ بعد عمر کے تو خلیفہ ہوگا ہوئی۔ اور درمیان ایام یزید بن عبدالملک کے یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا اوسکے پاس بہت لوگ جمع ہوگئے تھے یزید نے اپنے بھائی مسلمہ کو واسطے لڑائی کے بھیجا چنانچہ وہ لڑا اور یزید بن المہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفرہ مارے گئے یہ لوگ کرم اور شجاعت میں بہت مشہور ہیں

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۲ ہجری ھ

اسی سال میں عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہہ فقہا سبعہ سے جو مدینہ میں تھے فوت ہوا۔ یہ عبید اللہ مذکور بھتیجا عبداللہ بن مسعود صحابی کا ہے۔ یہ سات فقہا وہ ہیں جنھے علم فقہ اور علم فتوی کا پھیلا ہے اب ہم اونکو ترتیب وار بیان کرتے ہیں۔ اول اونمیں کا عبید اللہ مذکور ہے یہ شخص بڑے علما تابعین سے ہے اسنے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے اور دوسرا عروہ ابن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی ہے۔ اس شخص کا باپ صحابہ عشرہ مبشرہ بالجنہ سے

اور والدہ عروہ کی اسما بیٹی ابی بکر کی ہے یہی عورت ذات النطاقین سے مشہور ہے۔ یہ فقیہہ بھائی عبداللہ بن زبیر کا ہے جو کہ والی خلافت تھا اس عالم نے درمیان سنہ ۹۳ ہجری کے اور بعضے کہتے ہیں کہ چورانویں سنہ میں وفات پائی۔ پیدائش اسکی سنہ ۲۴ ہجری میں ہوئی تھی۔ تیسرا فقیہہ مدنی قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے یہ فاضل اپنے زمانہ میں سب سے افضل تھا۔ باپ اوسکا محمد بن ابی بکر رضہ ہے جو مصر میں مقتول ہوا جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا۔ چوتھا فقیہہ سعید ابن المسیب بن حزن بن ابی وہب قرشی ہے یہ شخص علم حدیث اور فقہ کا جامع تھا اور زاہد اور عابد بھی تھا دو برس خلافت عمر رضہ سے گذر چکے تھے جب یہ پیدا ہوا اور سنہ ۹۱۔ یا سنہ ۹۳ ہجری میں بر سبیل اختلاف وفات پائی۔ پانچواں فقیہہ سلیمان بن یسار غلام حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ جناب رسول اللہ کا ہے وہ روایت ابن عباس۔ اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے کرتا ہے اوس نے سنہ ۱ ہجری میں اور بعضے کچھ اور بیان کرتے ہیں وفات پائی عمر اوسکی ستتر برس کی تھی چھٹا فقیہہ ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام بن المغیرہ المخزومی القرشی ہے اس شخص کی کنیت اور نام ایک ہے یہ عالم سادات تابعین میں سے ہے اسکو راہب قریش کہا کرتے تھے۔ دادا اوسکا الحارث ہے جو کہ بھائی ابوجہل بن ہشام کا تھا۔ اس ابوبکر مذکور نے درمیان سنہ ۹۴ ہجری کے وفات پائی خلافت عمر بن الخطاب میں پیدا ہوا۔ ساتواں خارجہ ابن زید بن ثابت انصاری ہے باپ اوسکا زید بن ثابت جو اکابرین صحابہ سے مشہور تھا جسکے حق میں رسول خدا نے ارشاد کیا تھا کہ زید بہت فرائض جانتا ہے۔ خارجہ مذکور درمیان سنہ ۹۹ ہجری کے فوت ہوا بعضے کہتے ہیں کہ سنہ ۱ ہجری میں فوت ہوا درمیان مدینہ کے بہر تقدیر اوسنے حضرت عثمان ابن عفان رضہ کا زمانہ دیکھا ہے یہ سات فقیہہ فقہاء مدینہ کے مشہور ہیں انہی سے فتوی اور علم فقہ پھیلا ہے چند کہ اونکے طبقہ میں اور بھی فاضل تھے لیکن مثل سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضہ وغیرہ کے اور لوگ ذکر نہیں کئے گئے سالم مذکور درمیان سنہ ۱۰۶ ہجری کے فوت ہوا بعضے اور سنہ بیان کرتے ہیں یہ بھی بڑے نامور علماء تابعین سے ہے ہر چند کہ اور مواضع مختلفہ میں وفات تابعین مذکورین کی بیان ہوئی ہیں لیکن ہمنے مجتمعہ واسطے ضبط اور یاد کے ذکر کر دیا ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۳ اور سنہ ۱۰۴ اور سنہ ۱۰۵ ہجری

اس سال یعنی سنہ ۱۰۵ ہجری میں پچیسویں تاریخ شعبان کو یزید بن عبدالملک نے وفات پائی۔ عمر اوسکی چالیس برس کی تھی بعضے کچھ اور بیان کرتے ہیں اور چار برس ایک مہینے تک خلافت کی۔ یزید مذکور نے اپنے بھائی ہشام کو ولیعہد اپنا کر دیا تھا پھر اپنے بیٹے ولید بن یزید بن عبدالملک کے واسطے وصیت کی تھی کہ وہ خلیفہ ہو۔ یہ یزید مذکور واہیات اور گانے بجانے اور خوشی میں رہتا تھا اوسکے پاس دو عورتیں تھیں ایک سماۃ حبابہ۔ دوسری سلامۃ القس اون دونوں پر مبتلا رہتا تھا اور فریفتہ بہت تھا چنانچہ بعد حبابہ کے مرنیکے سترہ دن بعد آپ بھی بسبب فرط عشق کے مرگیا اور سلامۃ القس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن عمار یہ بسبب عبادت کے قس کہلاتا تھا یہ شخص فقیہہ تھا ایک دفعہ سلامہ کے اوستاد کے گھر پر گیا اور سلامہ کا گانا سنا اور اوسپر عاشق ہوگیا اور وہ بھی اوسکی دیوانی ہوگئی پھر باہم مجتمع ہوگئے اور سلامہ نے اوسکو کہا کہ میں تجھکو چاہتی ہوں اوسنے کہا کہ میں بھی تجھپر مرتا ہوں سلامہ بولی کہ اگر کہو تو ایک بوسہ آپکا لوں اوسنے کہا کہ میں بھی یہی چاہتا ہوں سلامہ بولی کہ پھر کون مانع ہے اوسنے کہا کہ پرہیزگاری اور تقوی خدا کا یہ کہکر کھڑا ہوگیا اور چلا گیا اسیسبب سے سلامۃ القس بسبب عبدالرحمن مذکور نام رکھا گیا۔

بیان خلافت ہشام بن عبدالملک

واضح ہو کہ یہ دسواں خلیفہ خلفائے بنی امیہ میں سے ہے عمر اوسکی بروقت خلیفہ ہونیکے چونتیس ۳۴ برس کی تھی اور چند مہینے کی۔ اور بروقت وفات یزید بن عبدالملک کے ہشام درمیان شہر اصافہ کے تھا اوسکے پاس قاصد آیا اور وہ وہاں سے سوار ہوکر دمشق کو گیا۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۶ لغایت سنہ ۱۱۱ تک

اسی سال میں حضرت حسن بن ابی الحسن بصری نے وفات پائی انکی پیدائش ایام خلافت حضرت عمر میں ہوئی تھی اور یہ بڑے نامور تابعین میں سے ہیں اور اسی سال میں محمد ابن سیرین رح نے بھی وفات پائی انکے باپ کا نام سیرین تھا۔ سیرین غلام انس بن مالک کا تھا۔ انس مذکور نے

اِس سے مکاتبت کرلی تھی کہ اگر اتنا روپیہ تو مجھکو کما دے تو آزاد ہو جائیگا چنانچہ اوسنے کما دیا اور وہ آزاد ہو گیا وہ سیرین خالد بن ولید کے گرفتاروں میں سے تھا اِس محمد بن سیرین مذکور نے بہت صحابہ سے روایت کی ہے ازانجملہ ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر۔ اور عبد اللہ ابن الزبیر وغیرہ ہیں اور یہ شخص بڑے نامور تابعین میں سے ہے اسکو فن تعبیر خواب میں بڑی دست قدرت تھی

اب شروع ہوا ۱۱۱ھ سنہ ۱۱۶ ہجری نبوی تک

اِنہی سالوں میں باقر محمد بن زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابیطالب جنکا ذکر اوپر آچکا بادیہ پیمائے ملک بقا ہوئے بعض اوُنکی وفات ۱۱۴ھ اور بعض ۱۱۷ھ اور بعض ۱۱۸ھ ہجری میں بیان کرتے ہیں۔ اِنکی عمر ستر برس کی تھی اور اونہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ میرے ہی کپڑے میں جس سے میں نماز پڑھا کرتا ہوں کفن دینا اور باقر انکو بسبب تبحر علوم کے کہا کرتے تھے پیدائش اِنکی ۵۷ھ ہجری میں ہوئی جبکہ اونکے جد بزرگوار حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے اوسوقت اونکی عمر تین برس کی تھی اِنکی وفات درمیان حمیمہ کے جو کہ ایک شہر ہے بشر ازکا وہاں ہوئی لیکن آپکا جنازہ وہاں سے بقیع میں مدفون کیا گیا تھا۔

اب شروع ہوا ۱۱۷ھ سنہ ہجری نبوی

اور بیان اِسی سال کے یا بموجب قول بعض کے ایکسو بیسنہ میں نافع غلام حضرت عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب رضؓ کا فوت ہوا۔ اونکو اونکے مولا عبد اللہ نے کسی لڑائی میں زخم پہنچایا تھا۔ یہ نافع مذکور بڑے تابعین میں سے گذرا ہے اپنے آقا عبد اللہ اور ابا سعید خدری سے بہت کچھ سنا اور نافع الزہری اور مالک بن انس سے اِسنے روایتیں کی ہیں۔ اہل حدیث کہتے ہیں کہ امام شافعی حضرت مالک ابن انس سے روایت کرتے ہیں اور وہ نافع سے اور نافع ابی عمر سے یہ گویا لڑی اور ایک سلسلہ ہونے کا بہ سبب جلیل الشان ہونے ہر ایک راوی کے اِن راویوں میں سے ہے۔

اب شروع ہوا ۱۱۸ھ سنہ اور ۱۱۹ھ سنہ نبوی

ان سالوں میں مسلمانوں نے ترکستان کے ملکوں میں لڑائی کی اور فتحمند ہوئے اور بہت کچھ مال غنیمت لائے اور بہت ترکوں کو قتل کیا اور خاقان سلطان ترک کو بھی مار ڈالا اس لڑائی کا سپہ سالار مسلمانوں میں سے اسد بن عبد القسری تھا۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۰ ہجری ھ

اس سال میں ابو سعید عبد اللہ بن کثیر نے جو ایک قاری قرآر سبعہ سے ہے انتقال کیا۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۱ ہجری ھ

اس سال میں مروان ابن محمد بن مروان نے صاحب السریر سے (یہ جزیرہ ارمینیہ پر تھا) جہاد کیا چنانچہ صاحب السریر نے ہر سال ستر ہزار راس بطور جزیہ کے دینے مان لئے۔ اپنی سالوں میں مسلمہ ابن عبد الملک نے بلاد روم میں لڑائی کی اور وہاں کے قلعے فتح کئے اور مال لوٹ لایا اسی سال میں نصر بن سیار نے بلاد ماوراء النہر پر جہاد کیا اور ترکستان کے بادشاہ کو مار ڈالا پھر فرغانہ میں جا کر بہت لوگوں کو گرفتار کیا اور درمیان سنہ ۱۲۱ ہجری کے یا بموجب ایک قول کے سنہ ۱۲۲ ہجری میں حضرت زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نے کوفہ میں خروج کر کے لوگوں کو اپنی طرف بلایا چنانچہ بہت لوگوں نے انکی بیعت کی اول ایام میں کوفہ کا والی جانب ہشام سے یوسف بن عمر الثقفی تھا اسنے لشکر جمع کر کے حضرت زید سے جنگ کی آپکی پیشانی پر ایک تیر بہت سختی سے آکر لگا ہر چند لوگوں نے گھر میں لیجا کر تیر کھینچا لیکن طائر روح اوسکا روضۂ جنت کو فوراً اڑ گیا۔ جبکہ یوسف والی کوفہ کو آپکے شہید ہونیکی خبر پہونچی اوسکی تلاش کی اور لاشہ آپکا منگوا کر سر کاٹکر ہشام بن عبد الملک کے پاس بھیجدیا اور لاش کو سولی دی ہشام نے اوس سر کو دمشق میں ٹنگوا دیا جبتک ہشام زندہ رہا اتنی ہی مدت تک وہ لاشہ سولی پر لٹکا رہا جب ہشام مر گیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسنے حکم کیا کہ اس لاش کو جلوا دو چنانچہ حسب الحکم اوسکی لاش جلائی گئی بروقت شہادت حضرت امام حسین رض کے زید رض کی عمر ایک برس کی تھی۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۲ ہجری

اس سال میں ایاس ابن معاویہ بن قرۃ المزنی جو کہ مشہور نبراست و ذکا تھے اور ایام خلافت عمر بن عبدالعزیز میں بصرہ کے قاضی تھے فوت ہوئے۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۳ اور سنہ ۱۲۴ ہجری

اسی سال میں اور بعض کہتے ہیں کسی اور سال میں محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر انکی ستر برس کی تھی یہی مشہور بنام زہری ہیں یہ بنسبت طرف زہرۃ بن کلاب کے ہے۔ یہ زہری مذکور بڑے عالم تابعین میں سے ہیں اونہوں نے دس صحابہ کو دیکھا اور زہری سے بہت لوگوں نے امیہ میں سے مثل مالک اور سفیان الثوری وغیرہ کے روایت کی ہے۔ عادت زہری یہ تھی کہ جب اپنے گھر میں بیٹھتے کتابوں کو اپنے گرد رکھتے اور ہر ایک کتاب کے مطالعہ میں مشغول رہتے اوسکی بیوی تنگ ہوکر کہا کرتی کہ قسم خدا کی یہ کتابیں مجھ پر تین سوت کے ہونیسے زیادہ بھاری ہیں۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۵ ہجری نبوی ص

بیان وفات ہشام کا

اسی سن میں ہشام ابن عبدالملک بن مروان رصافہ کی چھٹی تاریخ ربیع الاول کو فوت ہوا ایام خلافت انیس ۱۹ برس کچھ اوپر نو مہینے ہیں بیماری اوسکو درد حلق کی تھی عمر پچپن ۵۵ برس کی پائی جب ہشام مرگیا تو لوگوں نے تہڑا واسطے گرم پانی غسل میت کے لئے طلب کیا۔ عیاض منشی ولید نے تہڑا بھی نہ دیا۔ کیونکہ اوسنے ولید کی ملکیت سب ضبط کر دیا تھا جو اوسکے پاس موجود تھا اور اوسپر مہر کر دی تھی ہمسایوں میں سے اوسکے واسطے قمقمہ مانگ لائے اوس مانگے ہوئے برتن میں غسل کا پانی گرم ہوا۔ رصافہ میں دفن کیا ہشام آنکھوں میں بہت بھینگا تھا۔ اوسنے پیچھے اپنے چند بیٹے چھوڑے ایک ولید کا ابو عبدالرحمان سے جو اندلس میں جاکر اوسکا مالک ہوگیا جبکہ سلطنت بنی امیہ کی جاتی رہی تھی۔ اور ہشام استوار و مضبوط عقل کا عزیز العقل اور علم سیاست اور انتظام کا عالم تھا شہر رصافہ ہشام کا بنایا ہوا ہے چنانچہ اوسی کی طرف اوسکو منسوب کرکے رصافہ ہشام کہتے ہیں واقعہ میں وہ شہر رومیہ کا تھا لیکن خراب و ویران ہوگیا تھا اوسکی آب و ہوا بہت اچھی تھی یہ شہر اسواسطے اوسنے بنایا تھا

کہ خلفائے بنی امیہ دبا کے ڈر سے جنگلوں میں بھاگ جایا کرتے تھے اسواسطے ہشام نے رصافہ اختیار کیا کیونکہ وہاں کی زمین اچھی تھی وہاں دو محل بنائے اوسمیں سے ایک یہ مشہور ہے۔

بیان خلافت ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروانکا

واضح ہو کہ یہ گیارہواں خلیفہ خلفائے بنی امیہ میں سے ہے بعد وفات ہشام مذکور کے ولید بن یزید عبدالملک کے پاس نامے لوگوں کے پہنچے۔ ولید ایک جنگل میں درمیان ارزق کے ہشام سے ڈرتا ہوا رہا کرتا تھا اور ولید بے یار اور وہ خود بُرے حال میں پھنسے ہوئے تھے اوپر بہت تنگی تھی اسی اثنا میں ہشام کے مرنیکی خبر سنکر خوش ہوا اور تیسری تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۲۵ ہجری میں بروز چارشنبہ ولید کی بیعت ہوئی مگر ولید نے شراب پینا اور راگ سننا اور عورتوں سے صحبت کرنا شروع کیا اور لوگوں پر خراج بہت بڑھایا پھر اہل شام پر بڑھا دیا اور جو اوس سے سوال کیا جاتا تھا کبھی جواب نہیں کہتا تھا۔ تمام ہوئی نقل تاریخ قاضی جمال الدین بن واصل کی اسجا تک اب ہم شروع کرتے ہیں اسجا سے نقل تاریخ ابن اثیر کامل سے۔ اسی سال میں یعنی سنہ ۱۲۵ ہجری میں قاسم بن ابی برمشہور قاری نے وفات پائی۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۶ ہجری نبوی

اسی سال میں ولید بن یزید بن عبدالملک نے خالد بن عبداللہ القسری کو یوسف بن عمر کے حوالہ کیا یہ عامل اوسکی طرف سے عراق پر تھا اسنے خالد مذکور کو عذاب دیکر قتل کیا۔

بیان قتل ہوتے ولید بن یزید کا

اسی سال میں ولید مقتول ہوا حال اسکا یہ ہے کہ اوسکو یزید بن ولید بن عبدالملک نے جسکو یزید ناقص کہا کرتے تھے درمیان جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ہجری کے بہ سبب کثرت عشق اور لہو ولعب اور شرب خمر اور ہمصحبتی فساق کی نے مارڈالا بات یہ تھی کہ جب اوسکا فسق و فجور حد سے تجاوز کر گیا تو یہ امر تمام رعیت اور لشکر پر گراں گذرا اور ہشام کی اور ولید کے چچازاد بھائیوں نے بھی بہت ایذا اوٹھائی تھی اسلئے اوسکو نسبت بکفر کیا اور کہا کہ یہ شخص اپنے باپ کے جوڑوں پر چڑھتا ہے یہ بات مشہور کرکے

یزید نے اپنی بیعت لوگوں سے کروائی چنانچہ حمص کے آدمی سب اوسکی طرف ہوگئے ہرچند کہ عباس بن ولید بن عبد الملک نے اسبات سے اوسکو منع بھی کیا اور تہدید بھی کی لیکن یزید نے یہ بات اپنے بھائی سے پوشیدہ رکھی اور یزید جنگل دمشق ناساز وار میں رہا کرتا تہا جب اوسکا کار بخوبی انجام ہوگیا دمشق کو اوسنے پوشیدہ کوچ کیا اپنے ہمراہ سات آدمی لئے اوس جنگل سے دمشق چار روز کا راہ تہا وہ بحیرہ پر جو ایک منزل دمشق کی ہے آکر اترا اور رات کے وقت دمشق میں گیا وہاں کے اکثر باشندوں نے اوسکی بیعت کی ولید کیطرف سے جو دمشق کا عامل عبد الملک بن محمد بن الحجاج تہا وہ وبا کے زور و شور سے ڈر کر ایک گانوں میں جو بنام قطن مشہور تہا جا اترا تہا اسلئے یزید نے بیخوف دمشق میں ظہور کیا اوسکے ہمراہ تمام لشکر اور رعیت ہوگئی۔ اوسنے دو سو سوار واسطے پکڑنے عبد الملک مذکور عامل ولید کے جو دمشق پر مقرر تھا قطن پر بھیجے اوہنوں نے اوسکو پکڑ لیا اور امن دینے کا وعدہ کیا بعد ازاں یزید نے ایک لشکر ولید بن یزید بن عبد الملک کے پکڑنے کے واسطے تیار کر کے بھیجا اس لشکر کا سپہ سالار عبد العزیز بن الحجاج بن عبد الملک تہا۔ جب یزید بن ولید نے دمشق میں ظہور پکڑا اوسوقت بعضے ولید کے غلاموں نے اوسکے پاس آکر یہ خبر دی کہ ولید مقام اعذق میں ہے جو کہ مضافات عمان سے ہے اسلئے ولید نے بحیرہ پر آکر نعمان بن بشیر کے محل تک پہنچکر عبد العزیز کے اوپر آپڑا ان دونوں میں لڑائی ہونے لگی۔ اور عباس ابن ولید بن عبد الملک جو بہائی یزید مذکور کا تہا وہ چاہتا تہا کہ اپنے باپ ولید کے ہمراہ ہوکر اوسکی کمک کروں اور بہائی پر چڑہائی کروں۔ لیکن عبد العزیز نے منصور بن جمہور کو عباس کے پیچھے بھیجا اور زبردستی سے اوسکو پکڑ کر عبد العزیز کے پاس حاضر کیا اوسنے کہا کہ اپنے بہائی کی بیعت کر جبر آ اوسنے بھی بیعت کی عبد العزیز نے ایک نیزہ کہڑا کر کے یہ مشہور کیا کہ نیزہ عباس کا ہے اوسنے امیر المومنین یزید کی بیعت کر لی ہے۔ اس جہنڈے کے کہڑے ہونے سے ولید کے ہمراہی بہت متفرق ہوگئے لیکن ولید اپنے ہمراہی ساتھ لیکر سوار ہوا اور داد جوانمردی کی دی اور خوب لڑا مگر اوسکے ہمراہی سب بہاگ گئے جب وہ اکیلا رہ گیا لاچار ایک محل میں گہسکر دروازہ بند کر لیا لوگوں نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوس میں گہسکر مار ڈالا اور اوسکا سر کاٹ لائے۔ اور اوسکے بیٹے یزید ابن ولید کے پاس بھیجدیا یزید نے اپنے باپ ولید کا سر کٹا ہوا دیکہہ کر سجدہ شکر ادا کیا اور اوس سر کو ایک نیزہ پر رکہوا کر تمام دمشق میں پھروایا یہ شخص اٹہائیسویں جمادی الآخر

سنہ ۱۲۶ ہجری کو مقتول ہوا اوسنے ایک برس تین مہینے خلافت کی عمر اوسکی بیالیس ۴۲ برس کی تھی بعضے اور کچھ بیان کرتے ہیں ولید بن امیہ کے جوانوں میں اور ظرفا میں شمار کیا جاتا ہے مگر دائم الخمر اور لہو ولعب اور سماع غنا میں ڈوبا ہوا تھا۔

بیان خلافت یزید ابن ولید بن عبد الملک کا

واضح ہو کہ یہ بارہواں خلیفہ خلفائے بنی امیہ سے ہے اٹھائیسویں تاریخ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ہجری کو یزید الناقص مسند خلافت پر بیٹھا۔ اور وجہ تسمیہ یزید ناقص کی یہ ہے کہ وہ عشر جو ولید نے خراج میں رعیت پر ٹھہرا دیا تھا وہ اوسنے ناقص اور کم کر دیا تھا اور جو خراج ہشام کے وقت میں مقرر تھا وہی سابق دستور رہنے دیا اسلئے اوسکو یزید ناقص کہتے ہیں جب ولید مارا گیا اور یزید مسند خلافت پر بیٹھا اوسوقت اہل حمص نے اوس سے یعنی ہو کر اوسکے بھائی عباس کے گھر پر چڑھائی کی اور اوسکا سب مال لوٹ لیا اور اوسکے حرم کو چھین لے گئے اور ارادہ کیا کہ یزید سے چلکر دمشق پر لڑیں اسلئے یزید نے لشکر آمادہ کر کے اونکے مقابلہ کیواسطے روانہ کیا۔ جانبین کا مقابلہ ثنیۃ العقاب میں ہوا یہ لڑائی بہت بھاری ہوئی مگر حمص والوں کو شکست ہوئی اور یزید اونپر غالب آیا اون سے بھی بیعت کروائی پھر ایک اور یہ گل کھلا کہ باشندگان فلسطین نے یزید مذکور کے عامل پر تاخت لاکر فلسطین سے نکالدیا اور یزید بن سلیمان بن عبد الملک کو اپنا سردار بنالیا اوسنے سب کو یزید ناقص کی لڑائی کیواسطے فراہم کیا سب نے مان لیا یزید کو جب یہ خبر پہونچی اوسنے ایک لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا اور سرداران فلسطین کو کچھ ڈرایا کچھ منایا غرضیکہ اونکو بھی اوسنے توڑ لیا جب سلیمان لشکر لیجا کر جا پڑا سب الگ الگ ہو گئے مگر لشکر نے یزید بن سلیمان بن عبد الملک کا تعاقب کر کے اوسکو لوٹا۔ پھر سلیمان بن ہشام بن عبد الملک طبریہ میں جا کر اوترا اور یزید ناقص کے نام کی بیعت کروائی۔ وہاں سے کوچ کر کے الرملہ آیا وہاں کے باشندوں سے منصور ابن جمہور کو اوسکا عامل مقرر کیا اور عراق کے ساتھ خراسان بھی ملا دیا۔ یہ حال دیکھکر نصر بن سیار درمیان خراسان کے بھی ہو گیا اوسنے نامنظور کیا۔ پھر یزید ابن ولید نے منصور بن جمہور کو عراق سے معزول کیا اور وہاں کا والی عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز مقرر ہوا اور اسی سال یعنی سنہ ۱۲۶ ہجری میں

مروان بن محمد بزید سے پھر گیا - اسی سال میں یزید ناقص مذکور نے بیعت تاریخ ذالحجہ میں عالم بقا کو کوچ کیا اسنے پانچ مہینے بارہ روز خلافت کی اور دمشق میں مراعمر اوسکی چھیالیس ۴۶ برس کی بتی بعضے کہتے ہیں تیتیس ۳۳ برس کی تھی اور بعض اور کچھ بیان کرتے ہیں بہرکیف گندم گوں طویل القامت چھوٹا سر خوبصورت آدمی تھا - جب یزید ابن ولید مرگیا اوسکے بعد اوسکا بھائی ابراہیم جو نیز ہوا ں خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے مسند پر بیٹھا مگر اسکی سلطنت تمام نہ ہونے پائی کیونکہ کبھی وہ امیر تصور کیا جاتا تھا اور کبھی ایک شخص مثل رعایا کے اسطور پر چار مہینے ٹھہر البعض کہتے ہیں ستر روز خلافت غیر مستقل کی - اسی سال میں عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق فوت ہوا اور اسی سال میں ابوحمزہ یا رابن عباس کا بھی فوت ہوا -

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۷ ہجری ھ

اس سال میں مروان ابن محمد بن مروان بن الحکم امیر دیار جزیرہ نے شام کا قصد کیا تاکہ ابراہیم ابن ولید کو خلافت سے دور کرے جب وہ قنسرین کے پاس پہونچا سب وہاں کے باشندے اوسکے ہمراہ ہوگئے اور ساتھ ہوئے جب حمص کے پاس پہنچا وہاں کے باشندوں نے بھی اوسکی بیعت کی اور ہمراہ ہوگئے جبکہ مروان دمشق کے پاس آگیا اوسوقت ابراہیم نے اوسکے لڑنیکے واسطے لشکر ہمراہ سلیمان ابن ہشام بن عبدالملک کے روانہ کیا لیکن اوسکے لشکر میں ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تھے اور مروان بن محمد کے لشکر میں اسّی ہزار جوان تھے دن چڑھتے ہی لڑائی شروع ہوئی عصر کے وقت تک خوب جم کر لڑائی ہوئی اور بہت آدمی جانبین کے کھیت رہے مگر ابراہیم کا لشکر معہ اوسکے سپہ سالار سلیمان ابن ہشام کی دمشق کیطرف بھاگ گیا اور ابراہیم کے پاس جا ملا اونہوں نے دونوں بیٹے ولید بن یزید کے جو قید خانہ میں قید تھے مار ڈالے پھر ابراہیم وہاں سے بھاگ کر چھپ گیا اور سلیمان بن ہشام نے بیت المال پر ہاتھ مارا خوب مال لوٹا اور اپنے ہمراہیوں اور سپاہ کو تقسیم کرکے دمشق سے نکلا -

بیان بیعت مروان بن محمد بن مروان ابن الحکم کا

یہ خلیفہ چودھواں بنی امیہ کا سب سے پچھلا ہے اسی سال میں یعنی درمیان سنہ ۱۲۷ ہجری کے مروان مذکور کے درمیان دمشق کے بیعت کی گئی جبکہ وہ مستقل ہوگیا تب اپنے گھر بیں جو حران میں تھا گیا

اور ابراہیم بن ولید کو جسکی خلافت جاتی رہی تھی اور سلیمان ابن ہشام کو طلب کیا ان دونوں نے مروان سے عرض کی کہ اگر ہماری جان بخشی ہو تو ہم حاضر ہوں چنانچہ اونکو امن دیا گیا وہ دونوں اوسکے پاس گئے سلیمان معہ اپنے اہل بیت اور بھائیوں کے حاضر ہوا اور مروان بن محمد کی بیعت کی۔ اسی سال میں اہل حمص مروان سے بھی ہو گئے چنانچہ مروان حران سے حمص کو گیا وہاں کے باشندوں نے شہر کے دروازے بند کر لئے اسنے شہر کا محاصرہ کیا لیکن پھر دروازے کھول دیئے اور مطیع ہو گئے مگر پھر اونمیں لڑائی ہو گئی اسی لڑائی میں بہت اہل حمص مارے گئے اور شہر پناہ بھی حمص کی کچھ گر گئی اور ایک گروہ کو سولی ہوئی جب حمص فتح ہو چکی اوسوقت یہ خبر آئی کہ اہل غوطہ بھی ہو گئے ہیں اونہوں نے یزید بن خالد القسری کو اپنا متولی کر لیا ہے اور دمشق کا محاصرہ کر رکھا ہے اسلئے مروان نے دس ہزار سوار ہمراہ ابی الورد بن الکوثر اور عمر بن الصباح کے کر کے روانہ کئے اونہوں نے دمشق پر پہنچکر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا لیکن وہاں کے باشندے بھی نکلے اور لڑے مگر آخرکار اونکو شکست ہوئی لشکر ظفر پیکر نے جو مال پایا خوب لوٹا اور قریہ کو معہ چند اور گانوں کے جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا اسبات کو کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ اہل فلسطین بھی ہو گئے اونکا سردار ثابت بن نعیم مغرور ہوا۔ جب مروان نے صورت حال اس طور پر دریافت کی فوراً ابی الورد کو لکھا کہ فلسطین پر جاؤ چنانچہ وہ گیا اور طبریہ پر شکست دیکر فلسطین پر لڑائی کی ثابت ابن نعیم کو شکست ہوئی اور اوسکے معاون اور یار سب بھاگ گئے ابوالورد نے تین بچے اوسکے پکڑ کر مروان کے پاس بھیجدیئے اور اطلاع فتح کی کی پھر مروان قرقیسیا میں گیا اوسجانے سلیمان بن ہشام بن عبدالملک نے مروان مذکور سے بغاوت اختیار کر کے ستر ہزار آدمی اہل شام کے اور ایک لشکر قنسرین کا اپنی مدد کو لیکر مستعد جنگ ہوا ادہر سے مروان نے بھی قرقیسیا سے کوچ کیا دونوں کی ملاقات قنسرین میں ہوئی اور خوب لڑائی ہوئی لیکن سلیمان بن ہشام شکست ہوئی اور اوسکا لشکر بھی بھاگ گیا مروان کے سواروں نے بھاگتوں کو قتل کیا اور جو بچ گئے اونکو گرفتار کیا چنانچہ سلیمان کے لشکر سے تیس ہزار آدمی سے زیادہ مقتول ہوئے پھر سلیمان حمص کو گیا وہاں کے باشندے اوسکے ہمراہ ہو گئے اور جو بھگوڑوں سے بچے تھے وہ بھی اکٹھے ہو گئے مروان یہ خبر پاکر وہاں بھی گیا اور شکست ثانی دی مگر سلیمان مذمر کیطرف بھاگ گیا اور اہل حمص مروان سے پھر بھی ہو گئے چنانچہ مدت دراز تک مروان اونکا محاصرہ کئے رہا

پھر طالب امن کے ہو گئے اوس حاکم کو جو سلیمان کیطرف سے تہا مروان کے سپرد کر دیا اور سو قت آونے اونکو امن دی - اسی سال یعنی سنہ ۱۲۷ ہجری میں محمد بن واسع الازدی زاہد نے انتقال کیا اور عبداللہ بن اسحاق غلام الحضرمی کا جو عبدالشمس کے دوستوں میں سے تہا اوسکی کنیت ابو بحر ہے اور وہ درمیان علم نحو اور لغت کے امام تہا فوت ہوا کہتے ہیں کہ یہ شخص فرزدق شاعر کو منسوب بغلطی کرتا تہا اوسنے فرزدق کی ہجو کی ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۸ ہجری نبوی ص

اسی سال میں مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو طرف عراق کی خارجیوں سے لڑنے کے واسطے روانہ کیا تہا اور خراسان میں نصر بن سیار حکومت کرتا تہا اس شہر میں بہ سبب مدعیان بنی العباس کے فتنہ برپا ہو رہا تہا اسی سال میں عاصم بن ابی النجود صاحب قرأت فوت ہوئے۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۹ و سنہ ۱۳۰ ہجری نبوی ص

اسی سال میں ابو مسلم شہر مرو میں آیا اور محل شاہی میں درمیان ربیع الآخر کے اکرا دنیا اور اور نصر بن سیار مروسی بہاگ گیا یہ قحطبہ امام ابراہیم کے پاس آیا اور اوسکے پاس ایک نیزہ امام ابراہیم کا تہا ابو مسلم نے قحطبہ کو اپنے پیش خیمہ کا سردار مقرر کیا اور عزل و نصب کا اختیار اوسکو دیکر تمام لشکر میں اس امر کی اطلاع کر دی - اور اسی سال میں یعنی درمیان سنہ ۱۳۰ ہجری کے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایکسو چونتیس ہجری کے ربیعۃ الرای بن فروخ فقیہہ باشندہ مدینہ کا فوت ہوا اسنے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے اور اس سے حضرت امام مالک رض نے علم سیکہا۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۳۱ ہجری نبوی ص

اسی سال میں نصر بن سیار نے درمیان ساوہ کے قریب الری کے وفات پائی اسکی عمر پچاسی برس کی تہی اور اسی سال میں ابو حذیفہ واصل بن عطا الغزال المعتزلی فوت ہوا اسکی پیدائش سنہ ۸۰ ہجری کی ہے یہ شخص حضرت حسن بصری رض سے علم پڑہتا تہا پھر اس مسئلہ میں علیحدہ ہو کر مخالف ہو گیا

وہ کہتا تھا اصحاب کبار مسلمین سے نہ مسلمان تھے نہ کافر تھے بلکہ وہ کفار نعمت بین بین کہتا تھا اسی واسطے اوسکے ہمراہی اور وہ خود بنام معتزلہ مشہور ہیں۔ واصل ابن عطا، قوم کا جولاہا نہ تھا بلکہ وہ سوت کاتنے والیوں کو اسی واسطے نوکر رکھتا تھا تاکہ معلوم کرے کہ کونسی عورت عفیفہ ہے تاکہ صدقہ اوسکے واسطے پہنچا دے اور اسی سال میں یعنی سنہ ۱۳۱ ہجری میں مالک بن دینار ایک غلام جو غلاموں میں اسامہ بن لوذ القرشی سے تھا فوت ہوا یہ شخص عالم و زاہد و عابد مشہور تھا۔

اب شروع ہوا سنہ ۱۳۲ ہجری

اسی سال میں قحطبہ بہت لشکر خراسان سے لیکر یزید ابن ہبیرہ امیر عراق کا طالب ہو کر گیا یہ مروان پچھلے خلیفہ بنی امیہ کیطرف سے عراق کا عامل تھا وہ فرات کو طے کر گیا اور دونوں مقابل آکر مگر یزید بن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور قحطبہ گم ہو گیا بعضے کہتے ہیں ڈوب گیا بعض کہتے ہیں کہ لاش اوسکی پائی گئی تھی وہ مقتول ہو گیا تھا مگر اوسکے بعد بیٹا اوسکا حسن بن قحطبہ اوسکے قائم مقام ہوا۔ اسی سال میں ابوالعباس السفاح کی بیعت ہوئی نام اوسکا عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہے یہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول کے یا بموجب قول بعض کے ربیع الآخر میں درمیان کوفہ کے خلیفہ ہوا بعد اونکے جانیکے جمعہ سے اوسکی بیعت ہوئی واضح ہو کہ اونکے جانیکا سبب جمعہ سے اور مقام پر یہ تھا کہ ابراہیم امام نے والی خلافت کا اپنے بھائی السفاح کو کر دیا تھا اسلئے ابوالعباس السفاح اپنے اپنے اہل بیت سمیت جنمیں اونکا بھائی ابوجعفر منصور وغیرہ تھا درمیان ماہ صفر کے کوفہ کیطرف گئے اور ربیع الآخر تک چھپے رہے پھر ظاہر ہوئے اور لوگوں نے اونکی خلافت تسلیم کی اور اونکے بھائی امام ابراہیم کی تعزیت کی ماتم پرسی کو آئے یہ صاحب جمعہ کی صبح بارہویں تاریخ ربیع الاول سنہ ہذا میں کوفہ میں داخل ہوئے یعنی درمیان سنہ ۱۳۲ ہجری کے بعد ازاں مسجد میں گئے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو نماز پڑھائی پھر منبر پر دوسری دفعہ چڑھے اور اونکا چچا داؤد بن علی بھی منبر پر چڑھے اونہوں نے نیچے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور لوگوں کو اطاعت کیطرف برانگیختہ کیا پھر السفاح اترے اور اونکے چچا داؤد بن علی آگے اونکے تھے یہانتک کہ محل میں داخل ہوئے اور اپنے بھائی ابوجعفر کو مسجد میں بٹھلایا کہ میری بیعت کیواسطے لوگوں کو کہو اور بیعت کرواؤ پھر سفاح مع لشکر حمام اعین کو گئے اور اپنا خلیفہ کوفہ پر اور اوس نواح کی زمین پر اپنے چچا داؤد بن علی کو مقرر کر گئے ان ایام میں درمیان السفاح اور عبداللہ

بن یسام تہا۔ پہر السفاح رضہ مذکور نے اپنے چچا عبد اللہ ابن علی بن عبد اللہ بن عباس کو شہرزور کو بہیجا۔ اور باشندے وہاں کے یقین کرتے تہے کہ ہم بنی العباس کی اطاعت کرینگے اوس شہر میں بنی العباس کی طرف سے ابو عون عبد الملک بن یزید الازدی تہا۔ اور اپنے بہائی عیسے بن موسی بن محمد کو طرف حسن بن قحطبہ کے روانہ کیا ابی ابن ہبیرہ کا محاصرہ کئے ہوئے مقام واسط میں پڑا تہا۔ اور یحیی بن جعفر بن تمام بن عباس کو پاس حمید ابن قحطبہ بہائی حسن کے درمیان بدائین کے روانہ کیا اور چند مہینے السفاح نے درمیان لشکر کے قیام کرکے کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ میں درمیان محل امارت کے جا اترا۔ یہ شہر ہاشمیہ کوفہ میں ہے۔

بیان شکست دینے مروان کا قتل ہونے تک زاب میں اور بیان ہے اوس کے حالات کا

واضح ہو کہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف پچہلا خلیفہ ہے خلفائے بنی امیہ کا اوسکو مروان الجعدی اور حمار الجزیرہ بہی کہا کرتے تہے وہ حران میں تہا وہاں سے بعزم گرفتاری ابو عون عبد الملک بن یزید الازدی سے جو کہ بنی العباس کیطرف سے شہرزور پر غالب ہوگیا تہا چلا جب مقام زاب پر پہنچا اوسجائے اوتر کر ایک خندق کہدوائی اور اوسکے ساتھ ایک لاکہ بیس ہزار جنگی جوان تہا۔ ادہر سے ابو عون بہی شہرزور سے جتنے آدمی اوسکے ہمراہ تھے لیکر زاب کی طرف چلا اور پیچھے اوسکے السفاح بہی لشکر لیکر آیا اوسکے ہمراہ چند سپہ سالار تہے از انجملہ سلمہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی اور چچا السفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس تہا جیسا کہ ذکر ہوا جبکہ عبد اللہ بن علی سلمنے ابو عون کے آئے۔ ابو عون اپنے خیمہ کے پردہ سے باہر نکل آیا اور اوسکو معہ اوسکے جو اوس میں تہا خالی کردیا۔ پہر مروان نے ایک پل زاب پر بنا کر طرف عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے عبور کیا اور عبد اللہ بن علی بہی مروان کیطرف نکلا اونکے دہنی طرف ابو عون اور بائیں طرف ولید بن معاویہ کو لیا مگر لشکر میں عبد اللہ کے بیس ہزار آدمی تہے بعضے اس سے بہی کم بتلاتے ہیں غرضیکہ جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہونی شروع ہوئی مگر مروان کے لشکر میں کاہلی اور سستی ایسی ہوئی کہ جو وہ چاہتا تہا وہ نہ ہوتا تہا یہانتک کہ اوسکو

شکست ہوئی اور بھاگا بہت آدمی مروان کے بھاگتے ہوئے ڈوب بھی گئے مغروقین میں سے
ابراہیم ابن الولید بن عبد الملک بن مروان الخلوع بھی ہے وہ آجکے روز ہمراہ مروان حجاز کے
تھا۔ اور عبد اللہ بن علی السفاح کیطرف فتح کی خبر لیکر لشکری لوگ مروان کے ہتھیار جو ڈال گئے
تھے اونکے ہاتھ آئے یہ شکست مروان کو زاب پر ہفتہ کے روز گیارہویں جمادی الآخر سنہ ۱۳۲ ہجری
کو ہوئی تھی جبکہ مروان زاب پر سے شکست کھاکر موصل پر آیا وہاں کے باشندوں نے بہت گالیاں
اوسکو دیں اور کہا کہ شکر ہے اللہ کا جسنے ہمارے نبیؐ کے اہل بیت سے تمکو شکست دلوائی وہ وہاں سے
کوچ کرکے حران میں آیا اوسجائے کچھ اوپر بیس روز قیام کیا یہانتک کہ السفاح کا لشکر آپہنچا مروان
اپنے اہل بیت اور گھوڑے وغیرہ اسباب لیکر حمص کو بھاگ گیا۔ اور عبد اللہ ابن علیؓ حران
میں آپہنچا اوسوقت مروان حمص سے بھاگ کر دمشق کو گیا پھر دمشق سے بھاگ پر فلسطین کو گیا
اور السفاح نے اپنے چچا عبد اللہ بن علی کو لکھا کہ مروان سے بیعت کرواؤ اسلئے عبد اللہ اوسکے
پیچھے ہی چلا یہانتک کہ دمشق میں پہنچا اور اوسکا محاصرہ کیا اور چارشنبہ کے روز پانچویں رمضان
شریف سنہ ۱۳۲ ہجری کو بزور شمشیر اوس میں گھس گئے عبد اللہ بن علی نے دمشق کو فتح کرکے پندرہ
روز تک وہاں قیام کیا پھر دمشق سے کوچ کرکے فلسطین پر آیا اوسکے پاس ایک نامہ السفاح کا آیا
اوسمیں لکھا تھا کہ اپنے بھائی صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو مروان کے تعاقب میں چھوڑ
دو چنانچہ صالح ماہ ذیقعدہ اسی سال میں گئے یہانتک کہ نیل مصر میں پہنچے اور مروان اونکے آگے
بھاگا جاتا تھا یہانتک کہ ایک گرجا میں شہر بوصیر کے جا گھسا وہاں سے پکڑا گیا یہ شہر مضافات
مصر سے ہے اور اصحاب مروان کے بھاگ گئے اور مروان کی آنکھ کی ٹپلی میں ایک نیزہ کا کوچہ لگا
وہ مقتول ہوا ایک باشندہ کوفہ کا انار پہنچا پھرتا تھا اوسنے اوسکا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور ستائیسویں
تاریخ ذالحجہ سنہ ۱۳۲ ہجری کو مقتول ہوا۔ جبکہ اوسکا سر سامنے صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے
حاضر کیا گیا آپنے ارشاد کیا کہ اسکو پھاڑ ڈالو بروقت پھاڑنے کے زبان اوس میں سے نکل پڑی
اوسجائے ایک بلی موجود تھی وہ اوٹھاکر لیگئی وہ سر صالحؓ نے السفاح کے پاس روانہ کیا اور کہا
کہ خدا تعالی نے مصر واسطے تمہارے بزور شمشیر فتح کیا اور فاجر جوری کو خدا نے ہلاک کیا کیونکہ
وہ اپنی سزا کو پہنچا جیسا اوسنے ظلم کیا تھا ویسی سزا پائی اور یہی مقولہ اوس بلی کے بارہ میں ہے

جواد سکی زبان کینچی پھیرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کافر سے انتقام لیتا ہے۔ بعد ازاں صالح مذکور اعوان کو مصر میں ٹھہرا کر شام کی طرف مراجعت کر آئے۔ جب وہ سرالسفاح کے پاس درمیان کوفہ کے پہنچا سجدہ شکر ادا کیا جب مروان مارا گیا دونوں بیٹے اوسکے عبداللہ اور عبیداللہ حبشہ کی زمین کیطرف بھاگ گئے حبشی اونسے لڑے چنانچہ عبداللہ مقتول ہوا مگر عبیداللہ مع چند اپنے ہمراہیوں کے بچ گیا خلافت مہدی تک وہ جیتا رہا اوسکو نصر بن محمد بن الاشعث عامل فلسطین نے پکڑ کر مہدی کے پاس بھیجدیا بعد مقتول ہونے مروان کے اوسکی عورتیں اور بیٹیاں صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس کے سامنے حاضر کی گئیں اونکے باب میں حکم ہوا کہ قرآن میں انکو بیچو اور جب وہ عورتیں وہاں گئیں اور مروان کے محل دیکھے بہت روئیں عمر مروان کا ۶۲ برس کی تھی اور مدت خلافت اوسکی پانچ برس ساڑھے نو مہینے کنیت اوسکی ابا عبدالملک ہے ماں اوسکی ام ولد کردیہ تھی اور لقب اوسکا حمار اور حمدی تھا کیونکہ وہ مذہب کی تعلیم سے پایا تھا اور وہ قرآن اور قضاء قدر کے مخلوق ہونیکا قایل تھا حلیہ مروان کا یہ ہے مروان بن محمد بن مروان بن الحکم مذکور سفید رنگ بزرگ چشم سرکلاں ریش انبوہ دار چوتھائی سفید رکھتا تھا اور شجاع اور استوار تھا مگر جب مدت اوسکی زندگی کی پوری ہوئی وہ استواری اوسکے کچھ کام نہ آئی یہ سب سے پچھلا خلیفہ خاندان بنی امیہ کا ہے۔

بیان اون لوگوں کا جو بنی اُمیہ میں سے مقتول ہوئے

واضح ہو کہ سلیمان بن ہشام بن عبدالملک کو السفاح نے امن دی تھی اور جان بخشی کی تھی مگر سدیف شاعر نے السفاح کے پاس آکر چند شعر اوسکے قتل کرنیکے باب میں پڑھے وہ سنکر السفاح نے حکم دیا کہ اپہا سلیمان کو مار ڈالو فی الفور مارا گیا اور عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس کے پاس چند آدمی بنی امیہ میں سے آجمع ہوئے تھے کہتے ہیں کہ قریب نوے آدمیوں کے تھے جب وہ دسترخوان پر کھانا کھانے حاضر ہوئے اوسوقت شبل بن عبداللہ غلام بنی ہاشم عبداللہ عم سفاح کے پاس حاضر ہوا اور چند شعر اونکے قتل کے باب میں اونسے پڑھے عبداللہ نے حکم دیا کہ انکو مار ڈالو چنانچہ اوسیوقت اونکو ذبح کر دیا گیا اتنا خون بہتا پھرتا تھا اور لوگ کہانا

کہاتے جاتے تھے اور اونکے مرنے کیوقت خڑخڑ کی آوازیں سنتے تھے اور کہاتے تھے یہانتک کہ سب مارے گئے اور عبداللہ نے حکم دیا کہ بنی امیہ کی قبریں اوکہاڑکر دمشق سے مُردوں کو بھی پھینکدو۔ چنانچہ معاویہ بن ابی سفیان۔ اور یزید ابن معاویہ کی قبر اور عبدالملک ابن مروان کی قبر اور ہشام بن عبدالملک کی قبر اکہڑوا کر پھینکدی گئیں مگر مُردوں کو اونہیں صحیح سالم پایا حکم دیا کہ انکو سولی دو پہر حکم کیا کہ جلا ڈالو چنانچہ آگ میں لاشیں جلائی گئیں۔ اور جس شخص کو اولاد بنی امیہ سے پایا اوسکو قتل کیا کوئی شخص بنی امیہ میں سے نہ بچا مگر جو لڑکے دودہ پیتے یا جو اندلس کیطرف بہاگ گئے تھے وہ بچ گئے اور اسیطرح سلیمان ابن ہشام بن عبدالملک بن عبداللہ بن عباس نے بصرہ میں ایک جماعت بنی امیہ کو قتل کرکے راہ میں اونکی لاشیں ڈلوادیں کتوں نے اونکو پہاڑ ڈالا اور جو بنی امیہ میں سے رہ گیا تہا اوسنے جب یہ حال دیکہا کسی ملک کو نکل گیا اور پہاڑوں میں چہپ گیا ۔۔

تمام ہوئی جلد دوسری تاریخ ابوالفدا کی

مطبوعہ مطبع افغانی امرتسر

باہتمام نیاز علی خاں تاجر کُتب مالک مطبع افغانی امرتسر